MM

533

حسام

سلسلہ اول جلد سیزدہم

فسانۂ لندن

ترجمہ مسٹریز آف لنڈن

مصنفہ جارج ڈبلیو۔ ایم۔ رینالڈس

پبلشر لال برادرس مترجم تیرتھ رام فیروزپوری
۷ پارسنز روڈ نولکھا۔ لاہور

مسٹریز آف لنڈن

سلسلۂ اوّل

مکمّل اُردو ترجمہ ۷ جلدوں میں

از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

رینالڈس کے ناولوں میں سب سے دلچسپ عبرت خیز اور سبق آموز ناول یہی ہے۔

قابل مصنف نے اس میں نیکی اور بدی کے دو راستے معین کئے ہیں اور دو نوجوان ایک ہی وقت میں ان دو سڑکوں پر ایک ہی منزل مقصود کامیابی کی طرف روانہ ہوتے ہیں پہلی دشوار گذار اور پرشور مقامات سے گذرتی ہے مگر اس کے کنارے جابجا آسایشی فردگاہیں موجود ہیں دوسری سیدھی ہموار اور بظاہر شاداب مگر چلنے والے کے لئے ہر قسم کے خطرات سے پُر ہے مصنف یہ دکھانا چاہتا ہے کہ باوجود ہر قسم کی صعوبتوں کے نیکی کی شاہراہ ہی انسان کو مسرت میں کامیاب ہوتی ہے۔

یہ اس ناول کا خاص پلاٹ ہے مگر جزوی طور پر اسقدر متنوع ایسے عجیب اور اتنے حیرت خیز کیریکٹر شامل کئے گئے ہیں کہ انسان پڑھتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور ایک بار شروع کر کے ختم کئے بغیر طبیعت کو چین نہیں آتا غضب کا دلفریب ناول ہے اور اس پر مصنف کی جادو بیانی اور شستہ طرز تحریر نے غضب کر دیا نیکی اور بدی۔ گناہ اور پاکبازی۔ افلاس و تمول کے بیشمار حیرت خیز نظارے پیش کئے گئے ہیں اس کتاب کا ترجمہ بڑی محنت سے کیا گیا ہے۔ جو ہر لحاظ سے اصل عبارت کے مطابق ہے گو بھی ترجمہ معلوم نہیں ہوتا سیکڑوں سندات خوشنودی موصول ہوئی ہیں۔ ضخامت ۲۳۰۰ صفحے سے زیادہ قیمت ... محصولڈاک الگ۔

... طلب کئے جا سکتے ہیں حصہ اول کی قیمت ... اور باقی ہر حصہ کی ۱۲ علاوہ ...

۸۱

... پارسنز رو ڈ نولکھا لاہور

سلسلہ اوّل

فسانہ لندن

جلد سیزدہم

پہلا باب — دوست مگر اجنبی

کھانا کھانے کے کمرہ میں پہنچکر لیڈی ریونسورتھ نے اپنے شوہر کے ذاتی نوکر کوئٹین کو بلایا اور اُسے حکم دیا۔ کہ لارڈ ریونسورتھ کو اطلاع دے آؤ۔ صبح کی حاضری تیار ہے اور دسترخوان بچھا دیا گیا ہے۔

کوئٹین نے جھک کر سلام کیا اور چلا گیا۔ مگر حقیقت میں لیڈی ر [illegible] دونوں اس بات کو سمجھتے تھے۔ کہ یہ اطلاع محض رسمی ہے۔ کیونکہ چھ دن سے یا یوں کہنا چاہیے جس روز سے لڈیا ہچنسن اس مکان میں آئی۔ لارڈ موصوف کبھی دسترخوان پر نہ آئے تھے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ نوکر کو اس بات کا شبہ تک نہ تھا کہ نئی خادمہ کی آمد کو لارڈ ریونسورتھ کے مرض اور لیڈی ریونسورتھ کے غم کی زیادتی میں کس حد تک دخل ہے

چند منٹ کے عرصہ میں کوئٹین نے واپس آکر عرض کیا "حضور اپنی عدم تشریف آوری کے لیے معافی چاہتے ہیں"۔ یہی فقرہ تھا جو وہ ہر روز واپس آکر جواباً کہا کرتا تھا۔

اڈلین نے ایک گہری آہ کھینچی اور پوچھنے لگی "آج اُن کی طبیعت کیسی ہے؟"

نوکر نے کہا "ہاں تو اُن کی حالت تھی کچھ روبہ اصلاح نظر نہیں آتی۔"

ایڈلین نے پھر آہ سرد کھینچی اور خاموش ہو رہی۔ نوکر چلا گیا اور بدنصیب عورت نے چند لقمے کھانے کی کوشش کی۔ مگر اشتہا بالکل نہ تھی۔ ہر چیز سے نفرت سی محسوس ہو رہی تھی۔ اس لیے کچھ کھائے بغیر پلیٹ کو پرے سرکا دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک دو گھنٹہ تازہ ترین ناول یا صبح کے اخبارات دیکھنے کی کوشش کی۔ مگر جلدی ہی محسوس ہو گیا کہ خیالات از خود ان سے زیادہ دردناک اور تکلیف دہ معاملات کی طرف دیا رہے ہیں۔

دوپہر کا وقت تھا اور وہ محض کی حالت میں ایک آرام چوکی پر اس کھڑکی کے قریب بیٹھی تھی جس سے پائیں باغ کا نظارہ دکھائی دیتا تھا کہ اتنے میں ایک گاڑی تیزی سے محل کی طرف آتی دکھائی دی۔ نوکروں نے اس قسم کی وردی پہنی ہوئی تھی جس سے وہ پیشتر واقف نہ تھی۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی ایک نوکر کو بلا کر ہدایت کر دی کہ اگر کوئی مجھ سے ملنے والا ہو۔ تو اسے ٹال دینا۔ میں کسی سے ملنا نہیں چاہتی۔

گاڑی صدر دروازہ کے باہر آکر رک گئی۔ اور نوکر نے وہ حکم جو کہ مالکہ نے دیا تھا۔ آنے والے شخص کو پہنچا دیا۔ مگر باوجود اس کے گاڑی واپس نہ گئی۔ کچھ دیر تک لیڈی ریونسورتھ کو نوکر اور اس شخص میں جو گاڑی پر سوار تھا۔ گفتگو کی آواز آتی رہی مگر وہ اس کا مطلب بالکل نہ سمجھ سکی۔ آخر چند منٹ کے بعد نوکر نے واپس آکر عرض کیا "حضور گاڑی میں ایک صاحب سوار ہیں۔ جنہیں ڈوئل میں خطرناک زخم آیا ہے۔ ان کے ساتھی اس بات کی درخواست کرتے ہیں..."

لیڈی ریونسورتھ نے قطع کلام کر کے کہا "خیر یہ معاملہ کچھ اور ہے تم انہیں ٹھہرنے کی اجازت دے دو۔"

نوکر واپس چلا گیا۔ اور اس کے ذرا دیر بعد ایڈلین نے کھڑکی کے راستہ دیکھا کہ دو شریف آدمی گاڑی سے اترے۔ اور انہوں نے ایک تیسرے کو جو نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا نیچے اتارا۔ مگر ان میں سے کسی کا چہرہ لیڈی ریونسورتھ کو نظر نہ آیا۔

اب وہ اس فکر میں تھی کہ میرا طرز عمل اس معاملہ میں کیا ہونا چاہیے۔ وہ جانتی تھی کہ میرا شوہر اپنے کمرہ سے نکل کر مہمانوں کی مدارات نہ کرے گا۔ اور یہ بات نہایت نامناسب تھی کہ وہ خود ان شخصوں سے ملنے جاتی۔ جب ایسے عجیب حالات پیدا ہو گئے

پہنچتی ہے۔ یہاں پر اُس کا قدم ایک منٹ کے لیے پھر رُک جاتا ہے اور دل بڑے زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ مگر وہ حوصلہ کر کے کہتی ہے" یہ بیوقوفی ہے امتحان جو پیش آیا۔ اُس میں سے گذرنا ضروری ہے۔ اس لیے تامل بے سود ہے"

یہ سوچکر وہ جی کڑا کر کے کمرہ کے اندر داخل ہوگئی۔ وہاں اس وقت صرف ایک ہی مہمان موجود تھا۔ اور وہ بھی دروازہ کیطرف پیٹھ کیے بیٹھا تھا لیکن طویل قد اور اُس کی بانکی سجیلی صورت کو دیکھ کر اُس نے فوراً ہی اُسے پہچان لیا۔ موٹے گدیلوں پر اُس کے پاؤں کی چاپ ہرچند کہ بالکل ہلکی تھی۔ مگر اُس کی آواز اُس شخص کے کانوں تک پہنچ گئی۔ اُس نے جلدی سے پیچھے کیطرف دیکھا۔ اور ایک سکنڈ کے عرصہ میں ایڈلین اور اُس کا آشنائے قدیم دونوں رُو در رُو ہو گئے۔

کرنیل نے جو اس ملاقات کی نزاکت کو اچھی طرح محسوس کرتا تھا۔ اپنی نگاہیں ایک طرف کو ہٹا کر کہا" لیڈی ریولسورتھ مجھے کسی خوشی سے نہیں بلکہ انتہائی مجبوری کی وجہ سے آپکی مہمانی سے بہرہ اندوز ہونا پڑا ہے۔ میرے دوست لارڈ ڈنسٹیبل کا کل شام اپنی رجمنٹ کے ایک افسر سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ اور اُس کا فیصلہ جو ئیل کے سوا کسی اور طریق سے نہ ہو سکتا تھا۔ آداب تہذیب کا تقاضا تھا۔ کہ مقام اور وقت کا انتخاب لارڈ ڈنسٹیبل کا مخالف کرے۔ اتفاق سے اُس نے ایک مقام جو آپ کے اس محل کے قریب ہی ہے اس مطلب کے لیے پسند کیا۔ میرے دوست لارڈ ڈنسٹیبل کو پہلی گولی سے ہی ایک خوفناک زخم آگیا اور میرے لیے سوائے اس کے چارہ نہ تھا کہ اُسے کسی قریب ترین مکان میں پہنچاؤں۔ ان حالات میں آپ سمجھ سکتی ہیں کہ کن مجبوریوں کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا۔"

ایڈلین کے چہرہ پر شرمیلے پن سے سرخی چھا گئی تھی۔ اُس نے اپنی نگاہیں فرش زمین پر ڈالکر کہا" مجھے اس بات کا سخت افسوس ہے کہ لارڈ ریولسورتھ کی طبیعت کس قدر ناساز ہے کہ وہ بذاتِ خود فرائض میزبانی ادا نہ کر سکے۔ کیا آپ کے اُن دوست کا زخم کچھ زیادہ خطرناک ہے؟"

کرنیل نے جواب دیا" مسٹر گراہم جو ایک مشہور ڈاکٹر ہیں۔ اُس کا علاج کر رہے ہیں اور انہیں پختہ امید ہے کہ گولی جو دائیں پہلو میں لگی ہے نکالی جا سکے گی۔

یہ صحیح ہے کہ میرا صدر مقام کے آس پاس رہنا بجائے خود خطرناک ہے لیکن میں اس پر بھی آمادہ نہیں ہو سکتا کہ جب تک مجھے پورے طور سے اپنے دوست کی حالت کا اطمینان نہ ہو اُسے چھوڑ کر چلا جاؤں۔"

اس اثنا میں لڈیا بھی چپکے سے کمرہ کے اندر داخل ہو گئی تھی۔ اور نہ کرنل چولمونڈلے اور نہ لیڈی ریولسورتھ کو اُس کی موجودگی کا علم تھا۔ اُس نے یکایک اِس گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا "امیر طبقہ کے لوگوں میں یہ بات بھی فیشن میں داخل ہے کہ دوست کا ساتھ کسی حال میں نہ چھوڑا جائے لیکن کسی عورت کو منزل عصمت سے گرانے کے بعد اُس سے طبیعت اکتا جائے تو اُسے بڑی بے دردی سے چھوڑ دیا جاتا ہے۔"

یہ عجیب فقرہ سنکر کرنل تھوڑی دیر لڈیا کی طرف تعجب کے ساتھ گھورتا رہا لیکن بظاہر اس نے اسے پہچانا نہیں۔ پھر اُس نے اڈلین کی طرف استفہامیہ انداز سے دیکھا لیکن وہ سر جھکا کر خاموش کھڑی رہی۔

لڈیا اور آگے بڑھ کر کرنل چولمونڈلے کے پاس پہنچ گئی۔ اور اپنی آنکھیں اُسکی آنکھوں سے ملا کر کہنے لگی "معلوم ہوتا ہے آپ مجھے بھول گئے ہیں۔ کیا اب بھی آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟"

کرنل نے نخوت اور طعن آمیز مذاق کے مشترکہ لہجہ میں کہا "میری نیک دل بی بی! عورت جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے تمہیں کسی ایسے گھرانے میں ملازمت کرتے نہیں دیکھا جس سے میں واقف ہوں اور اگر کہیں دیکھا بھی ہو۔ تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرا حافظہ اس قدر مضبوط نہیں ہے کہ اُس میں ہر ایک خادمہ کی جسے میں نے کبھی دیکھا ہو تصویر قائم رہ سکے۔"

لڈیا نے حقارت کی نظر سے اڈلین کی طرف دیکھتے ہوئے۔ جو زرد رُو اور کانپتی ہوئی ایک نشست پر بیٹھ گئی تھی کہا "لیکن آپ کو یہ معلوم ہو گا۔ کہ ہر ایک خادمہ کے اندر اتنی ہمت نہیں کہ سامنے کسی مہمان سے یوں کھلے طور پر آشنائی کے طریق سے گفتگو کی جرأت نہیں ہو سکتی۔"

جبکہ وہ یہ الفاظ کہہ رہی تھی۔ یکایک کرنل کے دل میں حقیقت کے متعلق کچھ شبہ پیدا ہونی شروع ہو گیا۔ مڈل نے کہا کہ ہر ایک کے سوا جو لیڈی ریولسورتھ

راز سے واقف ہو۔ اور کس کیطرف سے ایسا طرز عمل اختیار کیا جا سکتا ہے۔ یہ سوچکر
اُس نے لڈیا ہچنسن کے چہرہ کیطرف زیادہ غور اور توجہ کے ساتھ دیکھا۔ اور گو اب
اُس پر شباب کی تازگی باقی نہ تھی۔ تاہم خط وخال سے اُس نے سمجھ لیا کہ یہ وہی جوان
بد قسمت عورت ہے جو میرے دوست لارڈ ڈنسٹیبل کے نفس کا شکار ہوئی تھی۔

کرنیل کیطرف سے اس قسم کا اشارہ ہوتے دیکھ کر گویا اب اُس نے اُسے پہچان
لیا ہو۔ لڈیا کہنے لگی۔ دیکھا اب آپ نے مجھے پہچان لیا۔ کیوں صاحب کیا مجھے آپ کو
نفرت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں؟ کیا آپ ہی کے مکان پر نہ مجھے تباہ اور برباد نہ کیا
گیا؟ اور کیا نہ مجھے اُس دغابازی کا شکار بنانے میں آپ کا کچھ دخل نہ تھا لیکن آپکو
شرم نہیں آنے لگی۔ آپ تو ایک فیشن ایبل جنٹلمین ہیں اور اس حیثیت سے بے بس
عورتوں کو منزل عصمت سے گرانا آپ کے لئے ایک امیرانہ تفریح ہے۔ دھوکہ
میں آئی ہوئی تباہ حال لڑکیوں کے تلخ آنسو آپ کے لئے کیا حقیقت رکھتے ہیں
اپنی اولاد سے محبت کرنے والے والدین کے شکستہ دلوں کی آپ کے نزدیک کیا
ہستی ہے۔ کچھ بھی نہیں! ... کچھ بھی نہیں! کیونکہ میں خود اس حقیقت سے اچھی
طرح واقف ہوں۔ اس لئے میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتی کہ آپ مجھے
ہٹائیے۔ سے ساتھ جو کبھی آپ کی داشتہ تھی۔ گفتگو کیجئے۔ یہ کہتے ہوئے اُس نے انتہائی
نفرت کے ساتھ ایڈلین کیطرف اشارہ کیا جس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں اور شال
ڈھکا ہوا تھا۔ اُس نے یہ الفاظ سنکر ایک ہلکی چیخ ماری اور اُس کے پیچھے باہر
چپ چاپ کمرہ سے باہر چلی گئی۔

لیڈی ریونسورتھ اور کرنیل چولمونڈلے کی پوزیشن اسوقت نہایت ناگوار۔ اور
اول الذکر اُس ذلت سے جو اُسے اپنی خادمہ کے ہاتھوں برداشت کرنی پڑی نظر
پانی ہوئی جاتی تھی۔ اور آخر الذکر اس قدر متعجب اور اُس کے ساتھ ہی اُس درجہ
گھبرایا تھا کہ اُسے حیرت تھی مجھے کیا کرنا چاہئے۔ وہ محسوس کرتا تھا کہ لیڈی ریونسورتھ
ایڈلین کے لئے کوئی لفظ زبان سے نکالنا گستاخی میں داخل ہوگا۔ لیکن باوجودیکہ
معاملہ اس قدر اہم تھا کہ بالکل خاموش بھی نہ رہا جاتا تھا حسن اتفاق سے
مسٹر گراہم یعنی لارڈ ڈنسٹیبل کا معالج کمرہ میں داخل ہوا۔ ایڈلین نے اُس

کی تمام خواہشوں اور امید دل پر ضرور پانی پھر جائیگا۔"
ان خیالات کے سلسلہ میں بعض اور خیالات اس کے دل میں پیدا ہونے لگے گو
یہ سب اس کی اپنی خوشی اور غم ہی کے متعلق تھے۔ وہ اپنے خیالات میں اس قدر محو
تھی اور تازہ ہوا نے اس کی طبیعت پر ایسا خوشگوار اثر ڈالا کہ لاعلمی کی حالت میں وہ بہت
دور آگے نکل گئی۔ یہانتک کہ ہر طرف شام کی تاریکی چھانے لگی۔
وہ اس چوکیدار کی شکستہ حال جھونپڑی کے قریب پہنچ گئی تھی۔ جو اس سمت
میں لارڈ ریونسورتھ کی حد کے طور پر قائم تھی۔ کہ اسے یکایک تکان محسوس ہوئی۔ اور
وہ اس جھونپڑی کے شکستہ دروازہ کے قریب ایک پنج پر دم لینے کے لئے بیٹھ گئی۔
ہی اسے دیوار کے کھنڈروں کے دوسری طرف کسی کی آواز نے چونکا دیا۔ جو الفاظ
جو اس کے کانوں میں پہنچے۔ انھوں نے فوراً ہی خطرہ کے احساس کو دور کر کے تعجب کا مادہ
پیدا کر دیا۔ اس لئے وہ گفتگو سننے کی غرض سے اسی جگہ بیٹھی رہی اور چونکہ ہر طرف تاریکی
پھیلتی جا رہی تھی۔ اس لئے اسے اس بات کا بھی اندیشہ نہ رہا کہ کوئی مجھے دیکھ لیگا۔
ٹوٹی ہوئی دیوار کے دوسری جانب کسی نے بے صبری کے لہجہ میں کہا "میں سچ کہتا ہوں
کہ روپیہ کی خاطر مجھے کوئی کام کرنے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگر تم یہ سمجھو۔ کہ میں
بزدل ہوں یا کسی کام میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ تو یہ تمہاری غلطی ہے۔ جس
کام کا میں نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ اسے میں وقت مقررہ پر پورا کر دوں گا۔ یعنی اس
حالت میں کہ اس کی ضرورت باقی رہ گئی ہو میرے نزدیک انسانی ہستی کسی کتے کی جان
سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اگر کوئی شخص آ کر یہ بات کہے کہ یہ میرا دشمن ہے۔ اور یہ
اس کی جان لینے کا معاوضہ اب تم اسے ٹھکانے لگا دو۔ تو میں سب سے پہلے روپیہ
کو احتیاط سے گن لونگا اور اس کے بعد اطمینان رکھو کہ وہ کام فوراً ہی ہو جائیگا۔"
اس کے جواب میں کسی اور شخص نے جس کی آواز شام کی تاریکی اور خاموشی میں بہت بھلی
اور خوفناک معلوم ہوتی تھی کہا "میں تمہاری بات کو صحیح تسلیم کرتا ہوں۔ جو کچھ تم
نے کہا مجھے منظور ہے اور اب منظوری کے سوا چارہ نہیں۔ مگر اب وقت ہے
کہ ہم ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں۔"
جو شخص پہلے بولا تھا۔ اس نے دوبارہ پوچھا "تو اب میں پھر تم سے کب

ملوں؟ کیونکہ جو تازہ واقفیت تم نے اب بہم پہنچائی ہے۔ اس کی بنا پر میں ہمیشہ ٹوہ میں لگا رہوں گا۔ اور اس کے نتائج سے تمہیں وقتاً فوقتاً مطلع کرتا رہوں گا۔ اس مطلب کے لیے تم سے کئی بار ملنے کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ اہم معاملات میں چٹھیاں لکھنے کی عادت بے مجھے ناپسند ہے۔"

اسی کھوکھلی آواز والے شخص نے کہا "بہتر یہ ہوگا۔ کہ تم مجھے اپنے مکان کا پتہ دے دو۔ میں ہر تیسرے دن شام کو وہاں آکر حالات معلوم کر لیا کرونگا۔"

پہلے شخص نے کہا "بہتر ہے یوں ہی سہی" اس کے بعد تھوڑی دیر وقفہ رہا جس میں ایڈلین کو کاغذ کی کھڑکھڑاہٹ صاف طور سے سنائی دی۔ پھر شخص مذکور نے پوچھا "تمہارے پاس پنسل ہے اگر ہے تو لاؤ۔ میں تاریکی میں بھی چند لفظ آسانی سے لکھ سکتا ہوں۔"

دوسرے شخص نے کہا "ہاں یہ لو پنسل موجود ہے۔"

اس کے بعد تھوڑی دیر پھر وقفہ رہا جس کے خاتمہ پر پہلے شخص نے کہا "اس پرزہ کاغذ پہ اس شخص کا نام اور پتہ درج ہے۔ جس سے زیادہ دلیر اور جری آدمی لندن میں آج تک پیدا نہیں ہوا۔" پھر اس نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہا "تم ہسپانیہ یا اٹلی کے دلیر مردوں کا ذکر کیا کرتے ہو۔ بندۂ خدا اس کے سامنے اُن کی کیا ہستی ہے اور کیا یہ بات عجیب نہیں ہے کہ لندن بھر میں جب بڑے یا مالدار شخص کو کوئی اہم خدمت لینا ہو وہ کسی نہ کسی ذریعہ سے مجھی تک پہنچتا ہے۔"

کھوکھلی آواز والے شخص نے کسی قدر بے صبری سے نخوت آمیز لہجہ میں کہا "مجھے معلوم ہے کہ تمہاری سرپرستی کرنے والے بہت لوگ ہیں۔ لیکن جاؤ اب ہمیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ پرسوں شام کو میں تم سے ضرور ملونگا۔"

دوسرے شخص نے جواب دیا "اچھی بات ہے میں تمہارا انتظار کروں گا۔"

اس کے بعد یہ دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ ایک سمت مخالف میں چلا گیا اور دوسرا شکستہ دیوار کی نکڑ سے گھوم کر ایڈلین کے بالکل پاس ہو کر گذرا۔ جس کی وجہ سے وہ زیادہ سکڑ کر دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ کیونکہ وہ ڈرتی تھی کہ کسی کو میری موجودگی کا پتہ نہ لگ جائے۔ اس لیئے کہ گفتگو پر اسرار تھی۔ مگر اس سے ایک

بات ضرور ظاہر ہو گئی تھی۔ یعنی کہ دونوں نہایت بدخصلت اور ہر قسم کے جرم کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔

اب چاروں طرف رات کی سیاہی چھا چکی تھی۔ اس لیے اُس شخص نے جو ایڈلین کے پاس ہو کر گذرا اُسے بالکل نہیں دیکھا۔ خصوصاً اس لیے کہ جہاں وہ بیٹھی تھی۔ اُس جگہ اور بھی زیادہ تاریکی تھی اور نہ اس نے کسی قسم کی حرکت کی۔

خود ایڈلین بھی اُس شخص کا چہرہ نہ دیکھ سکی۔ اُسے صرف اتنا دکھائی دیا۔ کہ وہ ایک لمبے قد کا اور کسی قدر مضبوط آدمی ہے۔ اس کے چند منٹ بعد پھر خاموشی چھا گئی اور اب اُن شخصوں کے قدموں کی چاپ بھی اُسے سنائی نہ دیتی تھی۔

وہ کچھ عرصہ اور اُسی جگہ بیٹھی رہی۔ کیونکہ اس عجیب اور پر اسرار گفتگو نے اُس کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا کر دیئے تھے۔ لیکن باوجود بہت کچھ غور و فکر کے وہ کوئی خاص نتیجہ اخذ نہ کر سکی۔ سوائے اس کے کہ دونوں میں سے ایک کوئی انتہا درجہ کا بدمعاش مجرم ہے۔ جو معقول معاوضہ حاصل کر کے ہر قسم کے جرم کے لیے تیار رہتا ہے۔ اور دوسرا اُس کا ساتھی۔ یا اُس خوفناک کام میں جس کا دونوں نے ذکر ہوا مدد لینے والا ہے۔

بدمعاش مذکور کے منہ سے ایک فقرہ خصوصیت سے اس قسم کا نکلا تھا جس پر لیڈی ریونسورتھ بہت دیر تک غور کرتی رہی اور وہ فقرہ یہ تھا" جو تازہ واقفیت اب تم نے حاصل کی ہے اُس کی بنا پر میں ہمیشہ تمہیں مددگار رہونگا۔ اور اُس کے نتائج سے تمہیں وقتاً فوقتاً مطلع کرتا رہوں گا"

سوال یہ تھا۔ کہ اس تازہ واقفیت کا تعلق کہیں ان نواحات سے تو نہیں ہے؟ کیا اُس شخص کا اشارہ لارڈ ریونسورتھ کی جائداد کی طرف تھا۔ یا یہ دونوں شخص کسی اور ہی مقام یا شخص کے معاملات پر ان کھنڈروں میں بحث کر رہے تھے۔ دیر تک سوچنے کے بعد ایڈلین اپنے دل سے کہنے لگی۔ غالباً یہ آخری خیال ہی صحیح ہوگا۔ کیونکہ ان نواحات کے متعلق دلچسپی لینے والا شخص صرف ایک یعنی گلبرٹ ورنن ہے۔ اور وہ اس وقت ٹرکی میں ہے۔ اگر وہ انگلستان میں ہو تو بھی اُسے یوں تاریکی میں پھرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اُس کے اپنی لبانی کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں۔ اس لیے

وہ جب چاہے یہاں آ سکتا ہے۔ اس طرح پر اُن مبہم اور عارضی اندیشوں کو دُور کرنے کی کوشش کرتی ہوئی جو اس گفتگو سے اس کے اندر پیدا ہو گئے تھے۔ ایڈلین اپنی جگہ سے اٹھی۔ اور محل کیطرف روانہ ہوئی۔ عین اس وقت چاند یکایک بادلوں کے پیچھے سے نکل آیا۔ اور اس کی روشنی میں اُسے کوئی سپید چیز راستہ پر پڑی نظر آئی۔ اُس نے اُسے اٹھا لیا۔ دیکھا تو کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا تھا۔ چاند کی روشنی میں اُسے یہ بھی نظر آیا کہ اس پر چند الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ مگر ان لفظوں کو وہ اس وقت پڑھ نہ سکی۔ گو طرز تحریر سے اُسے یہ ضرور معلوم ہو گیا کہ اس کاغذ پر کسی کا پتہ لکھا ہوا ہے۔ اور اُس گفتگو کی بنا پر جسے وہ تھوڑی دیر پہلے سُن چکی تھی۔ یہ خیال اس کے دل میں پختہ ہو گیا۔ کہ یہ اُسی بدمعاش کا پتہ ہے۔ جس نے اپنے ہمراہی سے تاریکی میں اپنے کارناموں کا ذکر کرنے کے بعد کاغذ پر اپنا پتہ لکھ کر دیا تھا۔ جو شاید اُس کے ساتھی کے ہاتھ سے اتفاقیہ طور پر یہاں گر پڑا۔

اسے اپنی جیب میں ڈالکر وہ تیزی سے قدم اٹھاتی محل کی طرف روانہ ہوئی۔ وہاں پہنچکر سیدھی اپنے کمرہ میں گئی۔ اور شمع روشن کرکے ٹوپی اتارنے سے بھی پہلے اُس نے اُس کاغذ کو دیکھا۔

بے شک اس پر کسی کا پتہ لکھا ہوا تھا۔ اور لفظوں کی ہیئت سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ تاریکی میں لکھے گئے ہیں۔ اس سے اُسے یقین ہو گیا کہ یہ وہی پتہ ہے جو نامعلوم شخص نے جھونپڑی کے کھنڈروں میں لکھ کر اپنے ساتھی کو دیا تھا۔

اس پرزہ کاغذ کو اپنے جواہرات کے ڈبہ میں بڑی احتیاط سے چھپاتے ہوئے لیڈی ایڈلین دل سے کہنے لگی "یہ واقفیت بہت فائدہ مند ہے کہ ایسے بدمعاش کی خدمات روپیہ کے عوض حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ اگر کوئی شخص مجھ سے آکر یہ بات کہے۔ یہ میرا دشمن ہے اور یہ اُس کی جان لینے کا معاوضہ تم اُسے ٹھکانے لگا دو۔ تو میں روپیہ گِن کر اُس کام کو فوراً ہی کر دونگا۔ اس کے علاوہ اُس نے فخریہ انداز سے یہ بھی کہا تھا کہ بڑے بڑے مالدار اور ذی عزت لوگ میری سرپرستی کرتے ہیں۔ ظاہر ہے ایسے شخصوں کو اس کی خدمات کسی اچھے کام کے لئے درکار نہ ہوتی ہونگی۔" پھر اپنی معجوؤں کو سکیڑ کر جبکہ اُس کے چہرہ

پر غصّہ کا تاریک بادل چھایا ہوا تھا۔ اس نے کہا" لڈیا اب اطمینان رکھو۔ تم میرے قابو میں آچکی ہو"

لیکن یہ خوفناک خیال لفظوں کی صورت میں اس کی زبان سے نکلا ہی تھا۔ کہ فوراً خوف زدہ ہو کر وہ پیچھے کو ہٹ گئی۔ اور اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے ڈھک کر چیخ کر کہنے لگی" نہیں نہیں یہ کام مجھ سے نہ ہو سکیگا!"

"میری جان وہ کونسا کام ہے جس سے تم اتنا ڈرتی ہو" کسی نے اس [illegible] بالکل قریب پہنچکر کہا۔ اور جب اس نے چہرہ سے اپنے ہاتھ اٹھا کر دیکھا۔ تو [illegible] کرنیل چولمونڈلے نے اسے چھاتی سے لگا لیا ہے!

اس کے قابو سے نکلنے کی جدوجہد کرتے ہوئے ایڈلین نے چلا کر کہا" یہ کیا غضب ہے! مجھے چھوڑ دو... مجھے جانے دو..."

"اس وقت تک نہیں کہ میں ان شیریں لبوں کا ایک اور بوسہ نہ لے لوں" کرنیل نے جواب دیا" اور نہ اس وقت تک کہ میں زمانہ گذشتہ کے متعلق پورے طور سے مصالحت کر لوں کیونکہ اسی کام کی خاطر میں یہاں آیا ہوں"

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے ہونٹ اس کے لب لعلین سے لگا دیئے۔ اور گو وہ اس کی گرفت سے نکلنے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارتی رہی۔ مگر آخر بے بس تھی۔ کچھ نہ کر سکی۔

دبی زبان سے اس کے منہ سے فقط یہ لفظ نکلے" اے خدا کیا میرے لئے یہ بے عزتی باقی تھی؟"

چولمونڈلے سہارا دیکر اسے صوفہ کیطرف لے گیا۔ اور خود اس کے قدموں میں دوزانو ہو کر اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر پُرجوش انداز سے کہنے لگا" ایڈلین... میری جان سے پیاری ایڈلین کیا بات ہے کہ تم اس قدر سرد مہری سے پیش آتی ہو؟ کیا وہ خوشگوار جذبات محبت تمہیں بالکل ہی بھول گئے۔ جو صرف چند سال پہلے ہم دونوں کے سینوں میں موجزن تھے؟ شاید میری ناشکرگذاری اور میری خودغرضی نے ان کو مٹا کر ان کے بدلے نفرت اور حقارت کا احساس پیدا کر دیا ہے۔ میری جان میں اپنی غلطی کو تسلیم کرتا ہوں۔ بیشک جو

کچھ مجھ سے ہوا وہ نہایت خود غرضانہ تھا۔ میں نے اس وقت تمہارا ساتھ چھوڑ دیا جب تمہیں سب سے زیادہ میرے مشورہ اور امداد کی ضرورت تھی لیکن کیا میرا قصور بالکل ہی ناقابل معافی ہے؟ جب اتفاق یا یوں کہنا چاہیئے کہ ایک خاص ضرورت آج صبح مجھے اس محل میں لے آئی۔ تو میں نے اپنے دل میں سوچا تھا۔ اب میں ایک بار پھر اپنی پیاری ایڈلین کو دیکھونگا۔ لیکن افسوس ایک دوسرے کے لئے ہم دونوں کو اجنبیت کا اظہار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ رسمی آداب ان دلوں میں جو کبھی محبت کے رشتہ میں منسلک ہو کر ایک ہو چکے تھے تفرقہ پردازی کر چکے ہیں۔ پیاری ایڈلین تم اچھی طرح جانتی ہو میں نے تم سے کس بیہودہ طریق پر سلوک کیا۔ لیکن جب میں نے تمہیں اس قدر حسین اور اس کے ساتھ ہی اس قدر مغموم دیکھا ۔۔۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ تم دوشیزگی کے حسن سے نکل کر بلوغ کی پوری دلفریبی حاصل کر چکی ہو۔ تو بے اختیار جی چاہتا تھا۔ کہ ان سرد رسمی فقروں کو ترک کر کے تمہیں فوراً چھاتی سے لگا لوں۔۔۔ ایڈلین میں تم سے معافی کا خواستگار ہوں۔ مگر ہائے! اتنی بات تمہاری زبانی سننا چاہتا ہوں کہ تمہیں مجھ سے نفرت نہیں ہے۔ اگرچہ اب تم مجھے اپنا عاشق یا دوست نہیں سمجھتی ہو لیکن میری نسبت محبت ۔۔۔ کم از کم ہمدردی کا پاس اپنے دل میں ضرور رکھتی ہو۔"

ایڈلین سر جھکائے بیٹھی تھی۔ آنسوؤں کے گرم قطرے اس کی لمبی ریشمی پلکوں پر شبنم کی طرح چمک رہے تھے۔ اور اس کے ہاتھ بدستور کرنیل چولمونڈلے کے ہاتھوں میں تھے۔ اس حالت میں جب اس نے اپنے سابق آشنا کی یہ موثر اپیل سنی ۔۔۔ جب اس کی زبان سے دوست کا لفظ نکلا۔ تو اس کا اس کے دل پر خاص اثر ہوا اور وہ بولی "بے شک مجھے ایک دوست ۔۔۔ ایک مشیر کی اب بہی ضرورت ہے۔ جو مجھے ڈھارس ۔۔۔ جو مجھے تسلی دے سکے کیونکہ میری حالت بہت زار ہے۔"

چولمونڈلے نے جو ایک چالباز مرد دنیا دار تھا سمجھ لیا کہ میری اپیل رائیگاں نہیں گئی اور اب کسی دم میں فتح حاصل ہوتی ہے۔ وہ فرش سے اُٹھ کر ایڈلین کے پہلو میں ہو بیٹھا۔ اور اُسے اپنی طرف کھینچ کر کہنے لگا " میری دل و جان سے پیاری ایڈلین اگر دنیا میں کوئی تمہارا دوست نہیں۔ تو میں ہوں۔ میں تمہیں ہر کام میں مشورہ اور مدد

دونگا۔ میں تمہارے غم والم کو دور کرنے کی کوشش کرونگا۔ تم مجھے بھائی سمجھ کر اپنے دلی راز سے آگاہ کردو۔ تمہاری سابقہ محبت کی قسم جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا تمہاری امداد میں کوتاہی نہ کرونگا اور اس بات کا اطمینان رکھو کہ آیندہ میرے اور تمہارے تعلقات بھائی اور بہن کی طرح ہوں گے"۔

"کاش یہ سچ ہو... کاش میں تمہارے لفظوں کا اعتبار کرسکوں" ایڈلین نے خوش ہوکر کہا۔

چولمونڈلے نے جواب دیا "میں دنیا کی مقدس ترین چیزوں کا حوالہ دے کر کہتا ہوں کہ میرے اس وعدہ میں کبھی خلل نہ آئے گا"۔

اس کے بعد اپنے نیک ارادوں کے اظہار کی ابتدا کے طور پر اس نے اپنا بازو جو اب تک ایڈلین کی کمر میں لپٹا ہوا تھا۔ پرے ہٹا لیا۔ گو اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں بدستور پکڑے رکھا اور اس کے بعد یہ جاننے کے لئے اس کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگا کہ میرے الفاظ اور طریق عمل کا اس پر کیا اثر ہوا ہے۔

ایڈلین کہنے لگی "میں یہ کہتی ہوں کہ اگر جو کچھ تم کہہ رہے ہو۔ سچ ہے۔ تو یقیناً تمہاری دوستی میرے لئے خوشی اور برکت کا موجب ہوسکتی ہے۔ کیونکہ میں اس قدر مصیبت زدہ اور بدنصیب ہوں کہ اب یا رہستی بھی میرے لئے ناقابل برداشت نظر آتا ہے۔ ہمارے درمیان جو تعلقات رہ چکے ہیں۔ ان کا تقاضا یہ ہے کہ کسی اور شخص کی نسبت میں تمہیں کو اپنا دوست بناؤں۔ کچھ عرصہ سے مجھے ایک ایسی شیطان صفت عورت سے واسطہ پڑ گیا ہے کہ تمام عورتوں سے جن میں میں خود بھی شامل ہوں۔ مجھے دلی نفرت ہوگئی ہے۔ تم سے تو میں ان اسباب کا بھی کھلے طور سے ذکر کرسکتی ہوں جو میری اس مصیبت کا باعث ہوئے..."

چولمونڈلے نے نرمی کے لہجہ میں آواز دبا کر کہا "پیاری ایڈلین تمہیں جو کچھ کہنا ہو۔ بلا تکلف کہہ ڈالو۔ میرے لئے شاید یہ جتلانا غیر ضروری نہ ہوگا۔ کہ اس وقت کے بعد جب میں نے اور لارڈ ڈنسٹیبل نے نہایت شرمناک طریقہ پر تمہیں اور لڈیا کو لکھا تھا کہ ہم کہیں باہر جارہے ہیں۔ تم دونوں کے آپس میں جو تعلقات رہے ہیں ان کا کسی حد تک مجھے بھی علم ہوچکا ہے۔ یعنی میں یہ سن چکا ہوں کہ میری بدولت تم جس مصیبت میں پڑ گئی تھیں

اس سے تم نے کس طرح نجات حاصل کی۔ اور اس بچہ کو جو ہمارے تعلقات سے پیدا ہوا تھا کس طرح لڈیا کی وساطت سے ٹھکانے لگا کر تمہاری عزت اور آبرو کو بچایا گیا۔"

لیڈی ریولسورتھ نے ان باتوں سے نہایت متعجب ہو کر کہا "تو کیا تم ان تمام خوفناک تفصیلات سے واقف ہو؟"

"ہاں میری جان۔ کیونکہ سکول سے نکلنے سے تھوڑی دیر بعد لڈیا میرے دوست ڈنسٹیبل کی داشتہ بنکر رہی تھی۔ اور اس زمانہ میں ڈنسٹیبل نے اُسے تمام حالات سے باخبر کر دیا تھا۔ اس نے یہ واقعات مجھ سے بیان کر دیئے اور ایسا ہونا قدرتی تھا کیونکہ ہمارے باہمی تعلقات محبت ایک دوسرے پر پہلے ہی سے ظاہر ہو چکے تھے۔ اس لیئے میری جان سے پیاری ایڈلین" کرنیل نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "میں اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں کہ وہ قابل نفرت عورت تم پر کتنی سختی کرتی ہے"

"اور تم یہ بھی اچھی طرح محسوس کر سکتے ہو کہ مجھے ایک دوست کی کتنی بڑی ضرورت ہے" لیڈی ریولسورتھ نے کہا "کیونکہ دن رات اپنے غم و الم ہی میں کڑھتے رہنا اپنی مصیبتوں کو چھپانے کی کوشش کرنا اور اپنے دلی حالات کسی پر بھی ظاہر کرنے کے قابل نہ ہونا نہایت تکلیف دہ ہے۔"

چولمونڈلے بولا "ایڈلین بے شک تمہیں ایک رفیق کی ضرورت ہے اور وہ رفیق میں بنتا ہوں؟"

"لیکن اوہ! اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی محسوس کرتی ہوں۔ کہ تم سے ملنے۔۔۔ تمہارے یہاں آنے میں میرے لئے کس قدر خطرات کا سامنا ہے" ایڈلین پاؤ بھیانک انداز سے کہنے لگی "اور ہاں یہ تو میں پوچھنا ہی بھول گئی۔ کہ تم نے اس کمرہ تک آج رسائی کیونکر حاصل کی؟"

چولمونڈلے نے محبت آمیز لہجہ میں کہا "میری دل و جان سے پیاری ایڈلین اب تم خود ہی میرے حوصلہ کو بلند کر کے اسے گھٹانے کی کوشش نہ کرو۔ تم ان حالات سے بے خبر نہیں ہو۔ جن کی بدولت میں دوبارہ یہاں تک پہنچا۔ کیا تم یہ چاہتی ہو۔ کہ میں ناحق کہا حوصلہ افزائی کی تفصیل بیان کروں جو تمہاری عنایت سے مجھے حاصل ہوئی؟"

"حوصلہ افزائی!" لیڈی ریولسورتھ نے انتہا درجہ کے تعجب آمیز لہجہ میں کہا "میں

...ہارا مطلب بالکل نہیں سمجھی!“
تمہیں جان وہ کنجی جو ایک رقعہ کے ساتھ لفافہ میں بند کرکے گاڑی میں میری نشست پر رکھ دی گئی تھی کیا تمہیں نے ...؟“

”اے خدا یہ کیا اسرار ہے“ ایڈلین نے خوف زدہ ہو کر کہا ”ضرور اس معاملہ میں کوئی مہلک غلط فہمی ہوئی ہے۔ اے صاحب اس معاملہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے میں منت کرتی ہوں ...“

اب چولمونڈلے کے حیرت زدہ ہونے کی باری تھی۔ اس نے جلدی سے ایک لفافہ ...زہ اپنی جیب سے نکال کر لیڈی ریونسورتھ کے آگے پیش کیا اور کہنے لگا ”اس رقعہ کے ساتھ ایک کنجی بھی بند تھی۔ تم اسے دیکھ سکتی ہو۔“

ایڈلین نے حالت اضطراب میں اس رقعہ کا مضمون پڑھا۔ لکھا تھا:۔

”کنجی جو اس کے ساتھ ملفوف ہے اس دروازہ کی ہے جو ریونسورتھ ہال کے جنوب کی طرف کھلتا ہے۔ اس دروازہ سے ایک پرائیوٹ زینہ تک پہنچنے کا راستہ ہے جو میرے کمرہ تک جاتا ہے۔ میں تم سے تخلیہ میں کچھ گفتگو کیا چاہتی ہوں۔ خواہ ایک ہی منٹ کے لئے ہو گو میں سمجھتی ہوں۔ کہ میرا یہ فعل دور اندیشی سے بعید اور ناقابل معافی ہے۔ تاہم مجھے یقین ہے کہ تم میرے جذبات کو ضرر نہ پہنچانے کے خیال سے میری موجودگی میں اس واقعہ کا اشارۃً بھی ذکر نہ کروگے کہ کنجی کیونکر تمہارے ہاتھوں تک پہنچی۔“

”خداوندا تیری پناہ!“ ایڈلین نے رقعہ کو پڑھ کر حسرت آمیز لہجہ میں کہا ”اے فلک یہ کیا ستم گاری ہے۔ میں تباہ ہوگئی! میں برباد ہوگئی! ضرور یہ اس شیطان صفت لڈیا کی کارروائی ہے۔ جس نے مجھے بالکل تباہ کرنے کے لئے یہ نیا حیلہ سوچا ہے۔“

لیڈی ریونسورتھ کے لہجہ میں مایوسانہ وحشت کی جھلک پائی جاتی تھی اور چولمونڈلے کو ایک لمحہ بھر کے لئے بھی اس بات کا خیال نہ ہو سکتا تھا کہ وہ کسی بناوٹ یا ظاہر داری سے کام لے رہی ہے۔

”ایڈلین تم کیا کہہ رہی ہو؟“ اس نے متعجب ہو کر پوچھا ”کیا تم نے خود وہ کنجی میرے پاس نہیں بھیجی؟ کیا تم نے اپنے ہاتھ سے یہ رقعہ نہیں لکھا؟ بلاشبہ تحریر تمہاری اپنی ہے“

اس نے زوردار لہجہ میں کہا ”چولمونڈلے خدا شاہد ہے۔ نہ میں نے تمہارے

پاس کبھی بھیجی۔ اور نہ یہ سطور قلمبند کیں یہ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ ساری شرارت اس لڈیا کی ہے وہ میرے طرز تحریر سے اچھی طرح واقف ہے اور اس نے اس جعلسازی میں پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ چولمونڈلے جاؤ تم رخصت ہو جاؤ۔ کہیں دور نکل جاؤ۔ میرے لئے تباہی اور بربادی کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ تم ناحق خطرہ میں نہ پڑو۔"

کرنیل اس کے جواب میں ایک لفظ بھی زبان سے نہ کہہ سکا۔ کیونکہ ایڈلین کے جوشیلے انداز سے اسے اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے بالکل سچ ہے اور حقیقت میں اس نے مجھے یہاں نہیں بلایا۔

اپنی جگہ سے اٹھ کر اس نے جلدی سے بدنصیب حسینہ کی پیشانی پہ ایک بوسہ دیا۔ اور اس کے بعد کہنے لگا "کم از کم مجھے اس بات کی تو امید دلاؤ۔ کہ ہم پھر تھوڑے عرصہ میں ایک دوسرے سے مل سکیں گے؟"

ذہنی اذیت کے عالم میں وہ چلا کر کہنے لگی "ہاں ہاں تم جو چاہو گے اسی طرح ہوگا۔ لیکن خدا کے لئے اس وقت جاؤ ... رخصت ہو جاؤ ..."

چولمونڈلے گھبرا کر دروازہ کی طرف لپکا۔ ایڈلین شمع ہاتھ میں لئے اس کے پیچھے پیچھے برامدہ تک آئی۔ ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ جب شمع کی روشنی میں چاروں طرف دیکھنے پر اسے اپنی اذیت دہ خادمہ کہیں نظر نہ آئی۔ تو اسے کس قدر اطمینان حاصل ہوا۔ کیونکہ اس نے سمجھ لیا کہ کم از کم اس معاملے میں اسے مجھ پہ غالب آنے یا مجھے ذلیل کرنے کا موقعہ نہ ملیگا۔

زینہ سے نیچے اترتے ہوئے چولمونڈلے نے دبی زبان سے کہا "الوداع!"

ایڈلین اس وقت تک زینہ کے بالائی سرے پہ کھڑی رہی جب تک کہ اس نے نچلے دروازہ کو آہستگی سے کھلتے اور پھر اسی آہستگی سے بند ہوتے سنا۔ اس کے بعد وہ زیادہ سکون پذیر ہو کر اپنے کمرہ کی طرف واپس گئی۔ وہاں پہنچکر وہ ذہنی اور جسمانی تکان کی حالت میں ایک صندوق پہ بیٹھ گئی اور اپنے دل سے کہنے لگی "لڈیا بدبخت نے یہ نئی چال کیا سوچی ہے؟ وہ میرے اضطراب کو دیکھنے کے لئے خود نہیں آئی اور نہ نوکروں کو ساتھ لے کر ہم دونوں کو تنہائی میں یک جا دکھانے لائی ہے جس سے اس کو مجھے اپنے شوہر سے بے وفا ثابت کرنیکا موقعہ ملتا۔ آخر اس شرارت میں اس کا مدعا کیا ہے ..."

وہ اسی سوچ میں تھی کہ کمرہ کا دروازہ کھلا اور لڈیا جنس اندر داخل ہوئی۔

تمہارا مطلب بالکل نہیں سمجھی!"
"پیاری جان وہ کنجی جو ایک رقعہ کے ساتھ لفافہ میں بند کرکے گاڑی میں میری نشست پر رکھوائی گئی تھی کیا تمہیں نے ...؟"
"اے خدا یہ کیا اسرار ہے!" ایڈلین نے خوف زدہ ہو کر کہا "ضرور اس معاملہ میں کوئی مہلک غلط فہمی ہوئی ہے۔ اے صاحب اس معاملہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے میں منت کرتی ہوں ..."
اب چولمونڈلے کے حیرت زدہ ہونے کی باری تھی۔ اس نے جلدی سے ایک لفافہ کا پرزہ اپنی جیب سے نکال کر لیڈی ریونورتھ کے آگے پیش کیا اور کہنے لگا "اس رقعہ کے ساتھ ایک کنجی بھی بند تھی۔ تم اسے دیکھ سکتی ہو۔"
ایڈلین نے حالت اضطراب میں اس رقعہ کا مضمون پڑھا۔ لکھا تھا:-
"کنجی جو اس کے ساتھ ملفوف ہے اس دروازہ کی ہے جو ریونورتھ ہال کے جنوب کی طرف کھلتا ہے۔ اس دروازہ سے ایک پرائیوٹ زینہ تک پہنچنے کا راستہ ہے جو میرے کمرہ تک جاتا ہے۔ میں تم سے تخلیہ میں کچھ گفتگو کیا چاہتی ہوں۔ خواہ ایک ہی منٹ کے لئے ہو گو میں سمجھتی ہوں۔ کہ میرا یہ فعل دور اندیشی سے بعید اور ناقابل معافی ہے۔ تاہم مجھے یقین ہے کہ تم میرے جذبات کو ضرر نہ پہنچانے کے خیال سے میری موجودگی میں اس واقعہ کا اشارۃً بھی ذکر نہ کروگے کہ کنجی کیونکر تمہارے ہاتھوں تک پہنچی۔"
"خداوندا تیری پناہ!" ایڈلین نے رقعہ کو پڑھ کر حسرت آمیز لہجہ میں کہا "اے فلک یہ کیا ستم گاری ہے۔ میں تباہ ہوگئی! میں برباد ہوگئی! ضرور یہ اس شیطان صفت لڈیا کی کارروائی ہے۔ جس نے مجھے بالکل تباہ کرنے کے لئے یہ نیا حیلہ سوچا ہے!"
لیڈی ریونورتھ کے لہجہ میں مایوسانہ وحشت کی جھلک پائی جاتی تھی اور چولمونڈلے کو ایک لمحہ بھر کے لئے بھی اس بات کا خیال نہ ہو سکتا تھا کہ وہ کسی بناوٹ یا ظاہرداری سے کام لے رہی ہے۔
"ایڈلین تم کیا کہہ رہی ہو؟" اس نے متعجب ہو کر پوچھا "کیا تم نے خود وہ کنجی میرے پاس نہیں بھیجی؟ کیا تم نے اپنے ہاتھ سے یہ رقعہ نہیں لکھا؟ بلاشبہ تحریر تمہاری اپنی ہے۔"
اس نے زوردار لہجہ میں کہا "چولمونڈلے خدا شاہد ہے۔ نہ میں نے تمہارے

پاس کبھی بھیجی۔ اور نہ یہ سطور قلمبند کیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ ساری شرارت اس لڈیا کی ہے وہ میرے طرز تحریر سے اچھی طرح واقف ہے اور اس نے اس جعلسازی میں پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ چولمونڈلے جاؤ تم رخصت ہو جاؤ۔ کہیں دور نکل جاؤ۔ میرے لئے تباہی اور بربادی کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ تم ناحق خطرہ میں نہ پڑو۔"

کرنیل اس کے جواب میں ایک لفظ بھی زبان سے نہ کہہ سکا۔ کیونکہ اڈلین کے پریشانہ انداز سے اسے اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے بالکل سچ ہے اور حقیقت میں اس نے مجھے یہاں نہیں بلایا۔

اپنی جگہ سے اٹھکر اس نے جلدی سے بدنصیب حسینہ کی پیشانی پہ ایک بوسہ دیا۔ اور اس کے بعد کہنے لگا "کم از کم مجھے اس بات کی تو امید دلاؤ۔ کہ ہم پھر تھوڑے عرصہ میں ایک دوسرے سے مل سکیں گے؟"

ذہنی اذیت کے عالم میں وہ چلا کر کہنے لگی "ہاں ہاں تم جو چاہو گے اسی طرح ہو گا۔ لیکن خدا کے لئے اس وقت جاؤ ... رخصت ہو جاؤ ..."

چولمونڈلے گھبرا کر دروازہ کیطرف لپکا۔ اڈلین شمع ہاتھ میں لئے اس کے پیچھے پیچھے برآمدہ تک آئی۔ ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ جب شمع کی روشنی میں چاروں طرف دیکھنے پر اسے اپنی اذیت وہ خادمہ کہیں نظر نہ آئی۔ تو اسے کس قدر اطمینان حاصل ہوا۔ کیونکہ اس نے سمجھ لیا کہ کم از کم اس معاملے میں اسے مجھ پر غالب آنے یا مجھے ذلیل کرنے کا موقعہ نہ ملیگا۔

زینہ سے نیچے اترتے ہوئے چولمونڈلے نے دبی زبان سے کہا "الوداع"

اڈلین اس وقت تک زینہ کے بالائی سرے پر کھڑی رہی جبتک کہ اس نے نچلے دروازہ کو آہستگی سے کھلتے اور پھر اسی آہستگی سے بند ہوتے سنا اس کے بعد وہ زیادہ سکون پذیر ہو کر اپنے کمرہ کی طرف واپس گئی۔ وہاں پہنچکر وہ ذہنی اور جسمانی تکان کی حالت میں ایک صوفہ پر بیٹھ گئی اور اپنے دل سے کہنے لگی "لڈیا بدبخت نے یہ نئی چال کیا سوچی ہے؟ وہ میرے اضطراب کو دیکھنے کے لئے خود نہیں آئی اور نہ نوکروں کو ساتھ لے کر ہم دونوں کو تنہائی میں یکجا دکھانے لائی ہے جس سے اس کو مجھے اپنے شوہر سے بے وفا ثابت کرنیکا موقعہ تھا۔ آخر اس شرارت میں اس کا مدعا کیا ہے ..."

وہ اسی سوچ میں تھی کہ کمرہ کا دروازہ کھلا اور لڈیا مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

سلسلۂ انتقام کی لڑیاں

تیسرا باب

ایڈلین نے اسکی طرف بڑھتے ہوئے قدرتی طور پر سب سے پہلے وہی سوال پوچھا جو اُسکے ذہن میں تھا۔ چنانچہ وہ کہنے لگی "اے خوفناک عورت تیری یہ نئی حرکت کیا معنی رکھتی ہے؟"

لڈیا نے فاتحانہ انداز سے مسکرا کر جواب دیا "کیا تم نے جان لیا کہ تمہارے لئے ایک نیا ذریعہ عذاب تلاش کرنیوالی میں ہی ہوں؟"

ایڈلین بولی "مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ تو نے میرے خط کی نقل اتار کر ایک جعلی رقعہ لکھا..."

"اور اس کا اثر وہی ہوا جس کی اُمید تھی" لڈیا نے مسرت بھری سے قطع کلام کر کے کہا "کیونکہ بمشکل پانچ منٹ گذرے ہیں کہ کرنیل چومونڈلے خفیہ دروازہ سے نکل کر باغ کیطرف جاتا دکھائی دیا تھا۔"

"کیا تم اپنی اس قابل نفرت سازش کے نتائج کو تکتی رہی ہو؟" لیڈی ریونسورتھ نے غصہ کے انتہائی تلخ لہجہ میں پوچھا۔

لڈیا بولی "نہ صرف میں بلکہ اس نظارہ کو دیکھنے والے گھر کے نصف درجن نوکر اور بھی تھے۔"

"خدایا رحم!" بدنصیب لیڈی ریونسورتھ نے چلا کر کہا "کمبخت ذات عورت کیا تیری سفاکی اس حد تک پہنچ گئی ہے؟ نہیں نہیں یقیناً تم ایسی شریر نہیں ہوسکتی ہو..."

لڈیا نے حسب معمول پُرسکون انداز سے جواب دیا "میں مانتی ہوں۔ یہ سب کچھ میں نے ہی کیا ہے۔"

ایڈلین نے جذبات کے اس طوفان کو جو اس کے سینہ میں موجزن تھا۔ قابو میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے ایک صوفہ پر گر کر جبکہ اس کے خیالات اس پرزہ کاغذ کیطرف لگے ہوئے تھے جس پر کسی شخص کا پتہ درج تھا اور جسے وہ اپنے زیورات کے ڈبہ میں چھوڑ کر آئی تھی کہا "خیر تو اب آخرکار مجھے بھی انتقام کا کوئی ذریعہ سوچنا ہی پڑے گا۔"

"تم اور انتقام!" لڈیا نے حقارت کے ساتھ کہا "میں تو چاہتی ہوں تم مقابلہ میں آؤ تاکہ میں اس سزا کو جو تم کو اس وقت دے رہی ہوں بڑھاؤں اور مکمل کرنے کا ذریعہ اور

بہانہ تلاش کر سکوں۔ مگر پہلے تم اس تجویز کی تفصیلات تو سن لو جس میں آج شام مجھے اس درجہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔"

"بدبخت"! ایڈلین نے دانت کچکچا کر گلوگیر آواز سے کہا۔

لڈیا کہنے لگی "بیگم صاحب اطمینان رکھو۔ گالیاں دینے سے میرا کچھ نہیں بگڑتا لیکن ذرا اس معاملہ کے تفصیلی حالات تو سنو۔ میں تمہارے طرز تحریر سے پورے طور پر واقف تھی۔ اس لئے میرے واسطے اس کی نقل اتارنا مشکل نہ تھا۔ میں نے ہی وہ چٹھی لکھی تھی جو کرنل نے تمہیں دکھائی۔ اور میں نے ہی اس کے ساتھ کنجی بند کر دی تھی۔ میں نے عمداً اس خط میں لکھ دیا تھا کہ اس چٹھی کا اثنائے ملاقات میں ذکر نہ کیا جائے۔ کیونکہ میں چاہتی تھی ملاقات طویل ہو۔ اور مجھے خیال تھا کہ کرنل کے یکایک کمرہ میں نمودار ہونے سے بہت دیر تک گفتگو ہوتے رہنے کے بعد یہ سوال پوچھا جا سکے گا کہ تم یہاں تک کس طرح پہنچے۔ دیکھو میرا یہ خیال غلط ثابت نہ ہوا۔"

"تم ہماری گفتگو۔۔۔ ہماری تمام باتوں کو بھی سنتی رہی ہو؟" ایڈلین نے پوچھا۔

"کم و بیش ہر ایک لفظ" لڈیا نے جواب دیا "کیونکہ میں کمرہ کے دروازہ سے اسی وقت ہٹ کر گئی تھی۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ جانے لگا ہے۔"

"پھر اس بارہ میں تو تمہارا اطمینان ہو چکا ہوگا کہ میں نے ہرگز اس کی مجرمانہ حوصلہ افزائی نہیں کی؟"

لڈیا طنز آمیز لہجہ میں کہنے لگی "بہت خوب! کیا کسی عورت کے لئے یہ بات گناہ میں داخل نہیں کہ وہ اس شخص کو جو کسی زمانہ میں اسے منزل عصمت سے گرا چکا ہو۔۔۔ جو اس کا سابق عاشق اور اس کے پہلے بچہ کا باپ ہو۔ اپنا دوست تسلیم کرے اور پھر دوست بھی کیسا! جیسا چرلوٹن ہے!" لڈیا نے اور بھی زیادہ طعن آمیز انداز سے کہا "بخدا کیا تم سمجھتی ہو کہ وہ شخص جس نے شروع سے آخر تک پوری خود غرضی سے کام لیا۔۔۔ جس نے اپنی ادنیٰ خواہشات پورا کرنے کے لئے کسی چال کو نامناسب نہ سمجھا۔ وہ دوستی کے مختصر حقوق جائز رکھے گا؟ نہیں بانو تم اطمینان رکھو کہ اگر وہ تمہارے پاس آنے لگا تو تیسری ملاقات میں تم پھر گنہگار ہو جاؤ گی!"

"کیا مجھے گنہگار کرنے ہی کی غرض سے تم نے یہ خوفناک جعلسازی کی؟" ایڈلین نے

چلا کر پوچھا۔

لڈیا بولی "میرا منشا ہرگز یہ نہ تھا۔ گو یقین جانو کہ تمہاری پاکبازی کی حفاظت میرے لئے کچھ دلچسپی نہیں رکھتی۔ بھلا ایڈلین انفیلڈ یا لیڈی ریولسورتھ سے بڑھکر کس کی پاکبازی زیادہ محفوظ سمجھی جا سکتی ہے!"

ان تلخ الفاظ کو سنکر ایڈلین کو پھر ایک بار اسی پرزہ کاغذ کا خیال آیا۔ جسے اس نے زیورات کے ڈبہ میں بند کر رکھا تھا۔ اور وہ کہنے لگی "لڈیا دیکھو میرے اندر نیکی اور تحمل کا جو حصہ موجود ہے۔ اسے بھی تلف کرنے کی کوشش نہ کرو"۔

لڈیا کہنے لگی "اگر تم مجھے جان سے مار سکو تو یقیناً اس سے دریغ نہ کرو۔ کیونکہ جتنی مجھے تم سے نفرت ہے اس سے زیادہ تمہیں مجھ سے ہے۔ لیکن میں پہلے ہی تم سے کہہ چکی ہوں کہ میں تم سے زیادہ مضبوط ہوں اور تم مجھ پہ غالب نہ آسکو گی"۔

ایڈلین نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن اب جو اس نے اس بارہ میں غور کیا کہ اس پرچہ سے جو زیورات کے ڈبہ میں محفوظ ہے۔ لڈیا کے خلاف کیا کام لیا جا سکتا ہے تو اس کے دل میں خوف کا نسبتاً کم احساس پیدا ہوا۔ اسے خاموش دیکھ کر لڈیا بولی "سوچو.. غور سے سوچو۔ کہ تم مجھ سے کیونکر انتقام لے سکتی ہو۔ مگر یاد رکھو۔ مجھے تمہاری کسی چالبازی کی پروا نہیں۔ تمہارے چہرہ پہ غصہ کا بادل چھایا ہوا ہے اور اس میں کینہ کی خوفناک جھلک نظر آتی ہے۔ مگر وہ ہرگز مجھے خوفزدہ نہیں کر سکتی۔ ہاں پہلے ساری داستان تو سن لو۔ میں نے تمہاری اور چولمونڈلے کی ملاقات کو اس غرض سے طول دینے کا انتظام کیا تھا۔ کہ لارڈ ولکنز کو جنہیں میں پہلے ہی تمہارے بے وفا ہونے کا شبہ دلا چکی تھی سب کچھ دیکھنے سننے کا موقعہ مل جائے"۔

ایڈلین گھبرا کر کچھ کہنے کو تھی۔ مگر اس نے ضبط سے کام لے کر اپنے لفظوں کو روک لیا اور لڈیا نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "میں گھر کی بڑی خادمہ کو ساتھ لیکر باغ میں کھڑی رہی۔ کیونکہ مجھے یقین تھا کہ نیلی اس اجازت سے جو اسے رقعہ کے ذریعہ دی گئی تھی۔ فائدہ اٹھانے میں تامل نہ کرے گی۔ چنانچہ رات کی تاریکی میں ہم نے اسے دیکھا کہ وہ دبے پاؤں خفیہ دروازہ تک پہنچکر اندر داخل ہوا۔ میں تمہاری گفتگو سننے کے لئے پیچھے پیچھے چلی آئی اور وہ دوسری خادمہ کو ٹیشن کو بتانے چلی گئی

"کونٹینو!" ایڈلین نے کانپ کر پوچھا۔

لڈیا بولی "ہاں کونٹینو جو تمہارے شوہر کا خاص نوکر ہے۔ اس نے اور چار اور نوکروں نے اپنی آنکھوں سے تمہارے عاشق کو رخصت ہوتے دیکھا۔ مگر اطمینان رکھو۔ اس واقعہ کی خبر تمہارے شوہر کے کانوں تک نہ پہنچے گی۔ کیونکہ اپنے انتقام میں میں اسے کوئی تکلیف پہنچانا نہیں چاہتی۔ الٹا وہ میرے نزدیک قابل رحم ہے۔ میں تو صرف نوکروں کی نظروں میں تمہیں ذلیل کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ میری دلی خواہش ہے۔ تمہیں بھی اسی نوبت تک پہنچاؤں جس تک میں پہنچی تھی۔ تاکہ تمہیں بھی معلوم ہو۔ میں نے کیا کیا تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ اور یہ کہ میرے انتقام کے اسباب کس قدر زبردست ہیں۔"

لیڈی ریولسورتھ نے یہ دیکھ کر کہ میں تباہی اور ذلت کی خوفناک غار کے دہانہ پر کھڑی ہوں۔ کانپتے ہوئے کہا "لیکن اے قابل نفرت عورت۔ اس کا تمہیں کیونکر یقین ہے۔ کہ نوکر اس واقعہ کو چھپائے رکھیں گے؟ تم کونٹینو کو کس طرح خاموش کر سکتی ہو۔ جس کی بدولت اس واقعہ کی خبر میرے شوہر تک پہنچنے کا اندیشہ ہے؟"

لڈیا کہنے لگی "میں نے بہت سی وجوہ کی بنا پر انہیں خاموش کر لیا ہے۔ سب سے پہلے تو میں نے انہیں جتلا دیا ہے۔ کہ تمہارے گناہ کا زیادہ مکمل ثبوت حاصل کرنا ضروری ہے۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا ہے۔ کہ تم چونکہ عنقریب ایک بچہ کی ماں بننے والی ہو۔ اس لئے موجودہ حالات میں کوئی کارروائی ایسی نہ کی جائے۔ جس سے تمہیں صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ تیسری دلیل میں نے یہ پیش کی ہے۔ کہ لارڈ ریولسورتھ کی خاطر جس سے ان سب کو دلی محبت ہے خاموشی اختیار کی جائے..."

ایڈلین تلخی کے لہجہ میں بولی "یہ بھی تمہاری بڑی عنایت ہے۔ اگرچہ میں جانتی ہوں کہ میں اگر اب تک اس بچہ کی ماں بن چکی ہوتی۔ تو تم اس بے گناہ غریب کو بھی اپنے شیطانی انتقام کی لپیٹ میں لانے سے درگذر نہ کرتیں..."

"خدا نہ کرے"۔ لڈیا نے زوردار لہجہ میں کہا "یاد رکھو میں صرف تمہیں کو سزا دینا کافی سمجھوں گی"

لیڈی ریولسورتھ نے تشنجی انداز سے دونوں ہاتھ اپنے دل پر رکھ کر کہا "باوجود اس جانتی ہو۔ کہ ہر ایک طعنہ جو تم مجھے دے رہی ہو... ہر ایک ذلت جو تم مجھ سے برداشت

گراں ہو ... ہر ایک اذیت جو تم مجھے پہنچا رہی ہو۔ اس کا اثر اس معصوم بچے کے لئے جو میرے بطن میں ہے۔ نہایت خوفناک ثابت ہو رہا ہے۔"

لڈیا نے سرد مہری سے کہا۔" میں اس بات کو جانتی ہوں۔ اور مجھے اس کا افسوس بھی ہے مگر کیا کروں۔ اس کی وجہ سے میں ذرا سی اذیت سے بھی جو میں تمہیں بطور سزا پہنچا رہی ہوں۔ دست بردار نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ تمہارے جیسی بری اور سنگدل عورت کسی بھی رعایت کی مستحق نہیں۔ اب میں جاتی ہوں۔ کیونکہ مجھے ایک ضروری کام درپیش ہے۔ پہلی نصف شب میں نے زخم خوردہ لارڈ ڈنسٹیل کے کمرہ میں نگرانی کی خاطر بیٹھنا ہے۔ باقی نصف شب بڑی خادمہ بیٹھے گی۔"

"اف! اف!" ایڈلین نے چلا کر کہا۔" کیا تم نے اس غریب سے بھی انتقام لینے کا کوئی ذریعہ سوچا ہے؟ خدا اس بدنصیب پر رحم کرے۔"

"ہاں ایڈلین تم اس کے لئے دعا کرو۔ بیشک وہ تمہاری ہمدردی کا محتاج ہے۔"

یہ الفاظ کہکر لڈیا ہینسن باہر چلی گئی۔

اب رات کے نو بج چکے تھے۔ مسٹر گراہم نے تنہا ہی کھانا کھایا تھا۔ مگر ایڈلین کو قہوہ میں شریک ہونے کی غرض سے ضرور گول کمرہ میں اس کے پاس جانا پڑا۔ وہاں جاکر اس نے کھانے کے وقت موجود نہ ہونے کے متعلق علالت کا بہانہ پیش کیا۔ اور اس کے بعد مریض کے متعلق مختلف سوالات پوچھے جن کا مسٹر گراہم نے اطمینان بخش جواب دیا۔

بہت دیر تک یونہی وقت گذر گیا۔ ایڈلین کی طبیعت اس قدر افسردہ تھی کہ وہ مسٹر گراہم کے لئے دل خوش کن رفیق ثابت نہ ہو سکتی تھی۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی محسوس کرتی تھی۔ کہ جس وقت نوکر قہوہ کی پیالیاں رکھنے آئے۔ تو ان کے چہروں پر گستاخانہ تضحیک کے آثار نمودار تھے۔ اور گویہ امر محض اس کے واہمہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کی بدولت اس کا اضطراب بڑھ گیا تھا۔ اور گفتگو کی طاقت بالکل ہی سلب ہوگئی حقیقت یہ ہے کہ اگر اس وقت اسے خیال کا آسرا نہ ہوتا۔ کہ میں عنقریب ان تمام اذیتوں کا بدلہ لینے والی ہوں ... اگر اسوقت اسے اس بات کی امید نہ ہوتی۔ کہ میں بہت جلد اس اذیت دہ خادمہ سے جو محض اتفاقات زمانہ کی بدولت اس پر نازل ہوئی۔

کو کھڑا ہوا۔ تو کیا تم اس کے خلاف جسے مجھ سے بدسلوکی کر کے تم بالواسطہ اپنی بدسلوکیوں کا نشانہ بنا چکے تھے۔ اپنے قاتلانہ ہتھیار لے کر کھڑے نہیں ہو گئے! اے عصمت دری کرنے والے تو ذلیل بدمعاش ہے!... اے ڈوئیل لڑنے والے تو قابلِ نفرت قاتل ہے!..."

"گڈ یا لیڈیا آخر تم کون ہو؟" لارڈ ڈنسٹیبل نے پوچھا "کیا شیطان تمہاری صورت میں ایک زخم خوردہ شخص سے جو بے بس پڑا ہے۔ اس قسم کی بدسلوکی کرنے کے لئے آ پہنچا...؟"

لڈیا نے کہا "اس وقت کو بھی یاد کرو جب میں اسی طرح تمہارے عیاش دوست پولمونڈ کے مکان میں بے بس پڑی تھی۔ کیا تم نے ایک خاص مطلب کے لئے مجھے بیہوش کرنیوالی شراب نہیں پلائی تھی؟ اگر بالفرض محال یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ بیہوشی کثرت شراب نوشی کے باعث تھی۔ گو میں ایمان سے کہتی ہوں کہ اس دن سے پہلے میں نے کبھی شراب نہیں پی۔ تاہم ان سب باتوں کو مانتے ہوئے بھی کیا اس بے بسی کی حالت میں مجھ سے جوہر عصمت کا چھیننا تمہارے لئے داخلِ عزت تھا! ہر چند کہ میں غریب تھی۔ مگر پاکباز تھی۔ اس پاکبازی کو جو میری عزت اور نیک نامی کا موجب تھی۔ تم نے مجھ سے بڑی بے دردی کے ساتھ چھینا۔ کسی نقب زن بدمعاش... کسی نقاب پوش چور نے بھی رات کی تاریکی میں ایسا شیطانی فعل نہ کیا ہوگا۔ جیسا تم نے اس وقت کیا!"

لارڈ ڈنسٹیبل نے نقاہت کی وجہ سے مشکل سے بولنے کی کوشش کر کے حقارت آمیز لہجہ میں کہا "اوہ! اتنی مدت گذرنے پر تم اس حقیر سے واقعہ کو کتنی اہمیت دے رہی ہو! جسے تم جوہر قرار دیتی ہو۔ اور جسے بلاشبہ میں نے موقعہ پا کر تم سے حاصل کیا تھا۔ کیا وہ ایسی ہی چیز نہ تھی۔ جسے اگر میں انتظار کرتا۔ تو چند دن بعد تم خود ہی میرے حوالہ نہ کر دیتیں؟"

"غلط ہے! بالکل غلط ہے! سراسر غلط ہے!" لڈیا نے انتہائی غصہ کی وجہ سے جو ... مجھے ... لفظوں سے اس کے اندر پیدا ہو گیا تھا۔ گلوگیر آواز میں کہا "میں اپنے جوہر ... ہرگز ہرگز تمہارے حوالہ کرنے پر آمادہ نہ تھی۔ لیکن جب ایک بار میں منزل عصمت ... پائی ... تو ان تمام عورتوں کی طرح جو اس حالت سے گذر کر بگڑ جاتی ہیں۔ میں بھی نتائج ... نہیں ... بے خبر ہو گئی۔ اے شریر النفس امیر کیا تمہیں اپنی خطاؤں پر پردہ پوشی کرتے ... لیکن قصور تمہارا نہیں اس سوسائٹی میں جسے تم لوگ فیشن ایبل کہتے ہو

اغوا اور عصمت دری کو بالکل معمولی بات سمجھا جاتا ہے۔ اور اس مطلب کے لئے ان حالات کی بھی پروا نہیں کی جاتی۔ جن میں کسی غریب کو برباد کیا جائے۔ تمہارے ایسے اوباش لفنگے جب دوستوں میں مل کر شراب پینے بیٹھتے ہیں۔ یا جب لیڈیوں کی نظروں میں اپنے آپ کو مقبول بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ ان واقعات کو اپنی فتوحات کے نام سے ظاہر کیا کرتے ہیں۔ مگر کیسی شرمناک فتوحات! کیا سچ مچ تم اپنے آپ کو اس وقت ایک فاتح سمجھتے تھے۔ جب تم نے ایک بے بس کمزور اور بیہوش لڑکی سے اس کا واحد جوہر جو اس کے لئے موجب زینت تھا دھوکے اور غداری سے چھین لیا! اور اس فتح کی خوشی کس طرح منائی گئی؟ میرے آنسوؤں کے ذریعہ ... اس کا نتیجہ کیا ہوا! میری ذلت اور بربادی! اے قابل نفرت آدمی۔ شرم کر کر تو ان باتوں پر فخر کرتا ہے۔ ایک غریب اور بے یار و مددگار عورت کو تباہی کی دلدل میں پھنسانا ... اس کے بدنصیب باپ کو دل شکستہ کر کے قبرستان میں پہنچانا ... اس کے بھائی کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرنا اے شیطان سیرت انسان کیا انہی کا نام فتوحات ہے؟"

لارڈ ڈنسٹیبل کچھ تو پہلے ہی کمزور تھا۔ اس ذہنی اور جسمانی تکلیف سے جو اب اسے ان طعن آمیز کلمات سے ہوئی۔ اور بھی زیادہ پریشان ہو گیا۔ کیونکہ الفاظ وحشیانہ اور پرجوش انداز سے کہے گئے تھے۔ اور ان کے کہنے والی اس وقت نصف شب کی خاموشی میں جبکہ سارے مکین سو رہے تھے تنہا اور ذی اختیار تھی۔

وہ جوش جو فطرتاً لارڈ ڈنسٹیبل میں موجود تھا۔ اور جس کی ہلکی سی جھلک اس بیماری میں بھی باقی رہ گئی تھی۔ اب ان طنزیہ کلمات سے بالکل دور ہو گیا۔ ذہنی اور بدنی کمزوری کی حالت میں اب وہ اپنے آپکو مبہم اور خوفناک خطرات میں گھرا ہوا محسوس کرنے لگا۔ اور اسکے اندر رفتہ رفتہ یہ خیال پیدا ہو چلا۔ کہ میں سچ مچ ویسا ہی بدمعاش ہوں۔ جیسا لڈیا ظاہر کر رہی ہے۔

اتنے میں سلسلہ تقریر جاری رکھ کر لڈیا نے کہا "پھر جب تمہارے جیسے بدمعاش فیشن ایبل دنیا میں اپنے نزدیک کوئی فتح حاصل کر کے نمودار ہوتے ہیں۔ اور جب ان کا وہ کارنامہ سوسائٹی میں مشہور ہوتا ہے۔ تو وہ کیسے مغرور اور فتحمند نظر آتے ہیں۔ ہر جگہ اسی کا ذکر ہوتا ہے۔ اسی پر خیال آرائیاں کی جاتی ہیں۔ لیکن میں پوچھتی ہوں۔ سوسائٹی کے خلاف جو یہ جرم سرزد ہوتا ہے۔ اسکی ان بدمعاشوں

بلدینہ دھم ہے؟ یہ کہ حسین لیڈیاں اپنے خوشنما پنکھوں سے انہیں چھو کر شوخی سے کبھی
بہت جلد پہنچ کیسے شریر ہو۔ شریر مرد خوشی سے مسکرا کر اپنے سفید دانت دکھاتا ہے
"ہلمات اسے پارٹی کا ہیرو سمجھنے لگتے ہیں۔ لیکن تمہیں معلوم ہے۔ دوسری
دو" ج کا اثر کیا پڑتا ہے؟ کس قدر تلخ آنسو بہائے جاتے ہیں؟ کتنے دل اس
تب لت لوٹ جاتے ہیں؟ لارڈ ڈنسٹیبل یہ سزائیں ہیں۔ جن سے تمہاری بدولت
پڑا۔ اس وقت تمہارے دل میں جو خیالات گذر رہے ہیں۔ وہ یقیناً قابل رشک
پیاسہ کو عدہ ہیں۔ کیونکہ اگر تمہارا یہ زخم مہلک ثابت ہوا... اگر موت نے عنقریب تمہیں آگھیرا
مختصر یہ کہ اگر یہ بستر تمہارے لئے بستر مرگ ثابت ہوا۔ تو تم اس قادر مطلق... اس گناہ
اور ثواب کے دیکھنے والے سب سے بڑے منصف کے روبرو جو تمام نیکیوں کی جزا
اور تمام بدیوں کی سزا دینے کی توفیق رکھتا ہے۔ اور جس کے دربار میں امیر و غریب یکساں
سلوک کے مستحق سمجھے جاتے ہیں۔ کیا جواب دو گے؟"

"پانی لڈیا پانی" لارڈ ڈنسٹیبل نے اضطراب کے لہجہ میں کہا۔ "ہائے میرا گلا خشک
ہے۔ مجھے تھوڑا سا پانی دو"

"نہیں مائی لارڈ تم نے مجھے شراب پلائی تھی۔ کیا میں ایسی ہی احسان فراموش ہوں۔
کہ تمہیں شراب کے بدلے پانی دوں؟"

"خدا کے لئے ان طنز آمیز باتوں کو جانے دو۔ میں پیاس سے مرا جاتا ہوں"

"لیکن میری پیاس راحت بخش ہے۔ کیونکہ وہ انتقام کی پیاس ہے"

"پانی! پانی! ہائے میری جان نکلی جاتی ہے"

"عظیم گناہوں کے لئے عظیم تر استغفار کی ضرورت ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ کہ تم
کس کے محل میں اقامت گزین ہو؟ حضرت یہ ریولسورتھ ہال ہے۔ اور لیڈی ریولسورتھ
وہی ایڈلین ہے۔ جو تمہارے دوست چولمونڈلے کی داشتہ تھی..."

"مجھے سب کچھ معلوم ہے" ڈنسٹیبل نے کمزور لہجہ میں کہا۔ "لیکن تم یہاں کیسے آئیں...؟"

"یہ داستان بہت لمبی ہے"

"پانی لڈیا۔ پہلے مجھے تھوڑا پانی دو"

"نہیں۔ پہلے یہ تسلیم کرو۔ کہ میں ایک بدمعاش شخص اور سبھوں کی عصمت دری کرنے والا

ہوں۔ اور اب مجھے اپنے گناہوں سے پشیمانی ہے"

"خدا کے لیے مجھے پانی دو۔ پھر جو کچھ تم کہو گی کروں گا"

"نہیں۔ پہلے ان لفظوں کو اپنی زبان سے کہو۔ جو میں نے تمہیں بتائے ہیں" لڈیا نے تحکمانہ انداز سے کہا۔

"میں عصمت دری کرنیوالا ہوں"

"نہیں یوں کہو میں ایک بدمعاش اور عصمت دری کرنیوالا ہوں ۔۔۔"

"میں ایک بدمعاش اور عصمت دری کرنیوالا ہوں۔ اور اب مجھے گناہوں سے پشیمانی ہے۔ لاؤ اب تو پانی دو"

"ابھی نہیں۔ کہو میں بے رحم قاتل ہوں۔ اور مجھے اپنے فعل پر توبہ ہے"

"نہیں ہرگز نہیں" ڈنسٹیبل نے پیاس کی ناقابل برداشت تکلیف سے کراہتے ہوئے کہا "پانی ہائے پانی!"

"تمہاری سب التجائیں بے سود ہیں۔ پہلے جس طرح میں کہتی ہوں کرو"

"اچھا میں مانتا ہوں" بدنصیب امیر نے کہا "میں مانتا ہوں کہ ۔۔۔ افسوس میں کہہ نہیں سکتا"

"تو پھر پیاسے تڑپا کرو" لڈیا نے تندی سے جواب دیا۔

"نہیں خدا کے لئے مجھے اس حال میں چھوڑ کر نہ جاؤ پانی! ہائے پانی کا ایک قطرہ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ میں نے ایک ڈویل میں تمہارے بھائی کو قتل کیا۔ اور اب مجھے اس فعل سے بھی پشیمانی ہے۔ لاؤ خدا کے لئے اب تو پانی دو"

لڈیا نے لیمونیڈ کا ایک گلاس بھر کر اس کے منہ سے تھوڑے فاصلہ پر پکڑے رکھا اور کہنے لگی "پہلے اس بات کی قسم لو۔ کہ میں کسی شخص سے اس بات کی شکایت نہ کروں گا۔ کہ لڈیا نے آج رات مجھ سے کسی طرح بدسلوکی کی"

تشنگی کی شدت سے ناقابل برداشت تکلیف اٹھاتے ہوئے لارڈ ڈنسٹیبل نے جواب دیوانہ وار جلدی سے دیا۔ کہا "میں ہر بات میں تمہارا کہا ماننے کی قسم کھاتا ہوں"

"یوں نہیں" لڈیا نے گلاس کو اور بھی آگے اس کے منہ کے قریب لیجا کر کہا "اس طرح کہو کہ میں اس خدا کو حاضر و ناظر جان کر قسم کھاتا ہوں۔ جس کے روبرو مجھے

بہت جلد پیش ہونا ہے۔۔۔"

"ہاں ہاں میں قسم کھاتا ہوں۔۔۔ میں دوبارہ قسم کھاتا ہوں۔ لاؤ جلد لاکے مجھے پانی دو۔"

تب لڈیا نے گلاس اس کے منہ سے لگا دیا۔ اور اس نے خوب پیٹ بھر کر پانی پیا۔

عین اس وقت ٹائم پیس نے ایک بجایا۔ اور اس کے ساتھ ہی کسی نے باہر دروازہ پر ہلکی سی دستک دی۔ اس آواز کو سنکر لڈیا نے زخمی امیر کے اوپر جھک کر آہستگی سے اس کے کان میں کہا "اب میں جاتی ہوں۔ رات کے باقی حصہ کے لئے دوسرا شخص تمہاری نگرانی پر مقرر ہوا ہے۔ لیکن کل پہلی رات کو میں پھر آؤنگی۔ خبردار تم نے جو حلف لیا ہے اس کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ تم نے حلف وردعی کر کے ڈاکٹر سے اگر کوئی بیہودہ شکایت کی۔ جس کی بدولت میں دوبارہ تمہاری نگرانی کے لئے نہ آسکی۔ تو میں تمہیں سزا دینے کا کوئی اور ذریعہ تلاش کرلوں گی۔ اور اس صورت میں میرا انتقام بہت خوفناک ہوگا۔"

لارڈ ڈینیبل نے ذہنی اذیت کے عالم میں کراہتے ہوئے اس طرح آنکھیں بند کرلیں گویا وہ کسی خوفناک وجود کو اپنی نظروں سے دور کرنا چاہتا ہے۔ لڈیا کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ کے آثار تھے۔ اس نے فوراً دروازہ کھولا۔ اور بڑی خادمہ اندر داخل ہوئی۔ مریض کو اس کے حوالہ کرتے ہوئے لڈیا نے اس سے کہا "اس کی طبیعت میں انتشار پایا جاتا ہے۔ اور بہکی باتیں کرتا ہے۔ کئی بار اس نے اس قسم کے خیالات ظاہر کئے۔ گویا میں اسے تکلیف پہنچانا چاہتی ہوں۔"

خادمہ نے بدستور دبی زبان میں کہا "سرسام کی حالت میں یہ ایک معمولی بات ہوتی ہے۔ اور مریض بارہا ہذیان کرنے لگتا ہے۔ میں اس کا خیال رکھوں گی۔ شب بخیر"

لڈیا نے بھی کہا "شب بخیر" اور وہ اپنے دل میں یہ اطمینان لئے وہاں سے رخصت ہوئی۔ کہ اگر زخم خوردہ شخص نے میرے متعلق کسی قسم کی شکایت کی بھی۔ تو اس کیفیت کی وجہ سے جو میں نے بیان کی ہے۔ اس پر توجہ نہ دی جائے گی۔

اس کے بعد جب وہ اپنے کمرہ میں پہنچی۔ تو اس بات سے غیر معمولی طور پر خوش

تھی۔ کہ جس شخص نے مجھے تباہ اور برباد کیا۔ اس کے خلاف میرے انتقام کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ اور میں اس اذیت کو اور بڑے پیمانہ پر کل رات پھر شروع کرونگی۔

اس باب کو ختم کرنے سے پیشتر ہمیں ایک واقعہ اور بھی بیان کرنا ہے۔ جس کا ان معاملات سے جن کا ذکر آگے چل کر آئیگا گہرا تعلق ہے۔

اس خوفناک رات کے دوسرے دن ایڈلین علی الصباح بیدار ہوئی۔ اور لڈیا کے آنے سے پیشتر ہی اس نے لباس پہن لیا۔ پھر نچلے کمرہ میں آکر اس نے حکم دیا۔ کہ حاضری فوراً ہی میز پر لائی جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی گاڑی تیار رہے۔ پھر جب وہ سفری لباس پہننے کی غرض سے دوبارہ اپنے کمرہ میں گئی۔ تو لڈیا وہاں موجود تھی وہ کہنے لگی "میڈم کیا بات ہے۔ آج تم جلدی ہی بیدار ہو گئی ہو۔ اگر تم یہ سمجھو کہ اس طرح پر روزمرہ کی سزا سے بچ جاؤ گی۔ تو تمہاری غلطی ہے"

ایڈلین کہنے لگی "لڈیا میں ایک نہایت ضروری کام پر جس کا تعلق لارڈ ریڈلسورتھ کی ذات سے ہے۔ لندن جا رہی ہوں۔ چونکہ تم بارہا کہہ چکی ہو۔ کہ تمہارے انتقام کا اثر صرف مجھی تک محدود ہے۔ ۔ ۔"

"بس میڈم اس سے زیادہ کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ مجھ سے کوئی حرکت ایسی نہ ہو گی۔ جس سے تمہارے ذی رتبہ شوہر کے اغراض و مقاصد کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو۔ کیونکہ ان پر مجھے سچ مچ رحم آتا ہے" پھر اس نے تحکمانہ انداز سے پوچھا "ہاں مگر تم واپس کب تک آؤ گی ؟"

"آج رات تک یا زیادہ سے زیادہ کل"۔ ایڈلین نے بڑی حلیمی سے جواب دیا۔ کیونکہ اس موقعہ پر وہ اس خوفناک عورت کو ناراض کرنے کا حتی الوسع کوئی موقعہ نہ دینا چاہتی تھی۔

لڈیا کہنے لگی "ایڈلین تم جاؤ۔ میرا ساتھ جانا ضروری نہیں کیونکہ تم ہر وقت میرے اختیار میں ہو۔ البتہ لارڈ ڈنسیبل کی نسبت احتمال ہے۔ کہ وہ بہت جلد میرے حلقۂ انتقام سے نکل جائے گا۔ اس لئے میں آج کی رات اس کی نگرانی میں بسر کرنے کا موقعہ ہاتھ سے دینا نہیں چاہتی"

اس عرصہ میں ایڈلین جانے کے لئے تیار ہو چکی تھی۔ لڈیا ظاہرداری کی خاطر

اسے گاڑی تک چھوڑنے گئی۔ گاڑی کا دروازہ بند ہونے سے پہلے لیڈی ریولسورتھ نے لڑیا سے کہا "حسب معمول رات کو میرا کمرہ تیار رکھنا۔ اور گیارہ بجے کے قریب آگ بھی جلادینا۔ کیونکہ غالباً میں آج ہی رات واپس آجاؤنگی"

لڑیا نے اپنی مالکہ پر ایک قہرآلود نظر ڈالی۔ جس سے پایا جاتا تہا کہ وہ کہنا چاہتی ہے۔ "تمہیں بہت جلد اس تحکمانہ انداز کے لئے پشیمان ہونا پڑے گا" لیکن ادب کے مصنوعی لہجہ میں اس نے کسی قدر بلند آواز سے کہا۔ "بہت اچہا بانو"

اس کے بعد نوکر نے کھڑکی بند کردی۔ اور گاڑی تیزی سے لارڈ ریولسورتھ کے اس عالیشان محل کی طرف جو لندن کے حصہ ویسٹ اینڈ میں واقع تہا روانہ ہوئی

راستہ طے کرتے ہوئے ایڈلین نے اپنے دل سے اس طرح باتیں کرنی لگی "لڑیا آخر کار تجہہ سے بدلہ لینے کا وقت آگیا۔ تونے مجھے انتہائی صورت اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ بہرحال اب وہ وقت آپہنچا ہے۔ کہ ہم میں سے ایک کی ہستی مٹ جائے۔ تو دیکھ لیگی کہ میں ہی تجہہ پر غالب آئی۔ کمبخت تو اس خیال میں ہے کہ میں اپنے شوہر کے کسی کام پر جارہی ہوں۔ حالانکہ اس کام کا تعلق خود تیری ذات سے ہے۔ میرا یہ اندازہ غلط نہ تہا کہ تو بدنصیب زخمی امیر کے خلاف اپنی انتقام آمیز کارروائی جاری رکھنے کے لئے ضرور محل میں ٹھہر گئی۔ اور میرے ساتھ چلنے پر تیار نہ ہوگی۔ لڑیا اب تو میرے بس میں ہے!"

ان خیالات نے ایڈلین کے خوشنما چہرہ پر انتقام کی خوفناک چمک پیدا کر دی۔ اور اس کی تلخ مسکراہٹ میں شیطانی قہقہہ کے آثار نظر آنے لگے۔ پھر اس نے جیب سے نکال کر اس پتہ کو غور سے پڑھا۔ جو ایک پرزہ کاغذ پر لکہا ہوا اسے چوکیدار کی جہونپڑی کے قریب ملا تہا۔

شہروالے محل میں حفاظت کی غرض سے صرف ایک بوڑھی خادمہ رہتی تہی اور اس لئے ایڈلین کو اس بارہ میں کچہ اندیشہ نہ تہا۔ کہ کوئی میری نقل و حرکت کو دیکھیگا

گیارہ بجے کے قریب گاڑی شہروالے محل کے سامنے ٹھہری۔ ایڈلین سیدہی ایک کمرہ میں گئی۔ اور خادمہ سے کہنے لگی "مجھے بہت سی چٹھیاں لکھنی ہیں اس لئے تنہائی میں بیٹھنا چاہتی ہوں"

خادمہ آداب بجالاکر باہر چلی گئی۔ اور اس کے جاتے ہی ایڈلین نے اپنے گرد ایک

بڑا سا لبادہ لپیٹ لیا۔ سر پر ایک معمولی ٹکولا کی ٹوپی رکھ لی۔ اور موٹی سیاہ نقاب لگا کر اس مکان کے عقبی دروازہ کے راستہ جس کی کنجی اس کے پاس موجود تھی۔ باہر نکل گئی۔

چوتھا باب — مردہ فروش کا نیا قیدی

جس روز ایڈلین لنڈن میں پہنچی۔ اس کی صبح کو انتھنی ٹڈگنز اپنے مکان سے باہر نکل کر جلد جلد قدم اٹھاتا اس تاریک گلی کیطرف جو اس کے پہلو میں واقع تھی۔ گیا اور دروازہ کھول کر نچلی منزل میں داخل ہوا۔

لیکن اس موقعہ پر وہ تنہا نہ تھا۔ کیونکہ مسٹر بنیکس لفٹیا جو اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا تھا۔ اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ جب یہ دونوں مکان کے عقبی کمرہ میں پہنچ گئے۔ تو مردہ فروش نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کہا "لو تم ذرا اندھی لالٹین جلاؤ میں اتنے میں چور دروازہ کھولتا ہوں۔ آج جس طرح بھی بن پڑے۔ اس معاملہ کا تصفیہ ہو جانا چاہیئے"

بنیکس کہنے لگا "مجھے امید ہے کہ آج یہ قضیہ ضرور طے ہو رہے گا۔ اب اس بڑھیا میں یقیناً زیادہ تاب مقابلہ نہیں ہوگی۔ دس دن تو اسے یہاں سڑتے ہوئے ہو گئے"

مردہ فروش بولا "تم ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن جب تک وہ مجھے مطلوبہ واقفیت مہیا نہ کرے گی۔ میں اسے ہرگز باہر نہ نکلنے دوں گا۔ بیشک یہ ایک نفع بخش سودا ثابت ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکی اپنے والدین کی نسبت سارے حالات جاننے کے لئے بے چین تھی۔ اور جب وہ اس کمبخت بڑھیا سے ملی۔ تو اس نے کہا تھا میں اپنے دشمنوں سے روپیہ حاصل کر سکتی ہوں"

لفٹیا نے کہا "خیر ہمیں امید کرنی چاہیئے۔ کہ بڑھیا عورت نے خود اپنے فائدہ کیلئے ضد چھوڑ دی ہوگی۔ کیونکہ اگر ہمیں اس کا سر ہی پھوڑنا پڑا۔ تو یہ ایک نہایت افسوسناک اور بالکل بے سود فعل ثابت ہوگا۔ کیونکہ ڈاکٹر سے تو اس کی لاش کا بھی کچھ نہیں مل سکتا"

ڈکنز بولا "تم اس کی فکر نہ کرو۔ امید نہیں کہ معاملہ اس حد تک پہنچ پائے کل رات میں جب حسب معمول اس کے کمرہ میں گیا۔ تو وہ سارے حالات ظاہر کرنے پر نیم آمادہ تھی۔ آؤ دیکھیں۔ آج اس کی کیا کیفیت ہے"

مردہ فروش پتھر کے زینہ سے نیچے اتر آگیا۔ اس کے پیچھے پیچھے بنکس کنفیا لالٹین ہاتھ میں لئے قدم اٹھاتا گیا۔ چند منٹ کے عرصہ میں دونوں اس تہ خانہ میں پہنچ گئے۔ جہاں ان کا اپنا قیدی محبوس تھا۔ اور یہ قیدی کون تھا۔ وہی گولڈن لین کی بوڑھی دلالہ۔

تہ خانہ کے اندر ایک میز پر مدہم سا لیمپ جل رہا تھا۔ جب یہ دونوں وہاں پہنچے۔ تو وہ کپڑے پہن چکی تھی اور کرسی پر بیٹھی اپنی حالت اور ان شرطوں پر غور کر رہی تھی جن کی بدولت وہ رہائی حاصل کر سکتی تھی۔ اضطراب کے ساتھ ادھر ادھر ہلتی۔ اور گاہ بگاہ دردناک آواز میں کراہنے لگتی تھی۔

مردہ فروش اور بنکس کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس نے ان کی طرف تیزی کی نظر ڈالی۔ اور اس کے بعد بدستور اسی طرح حرکت کرنے لگی۔ یہ دونوں اس کی چارپائی پر بیٹھ گئے۔ پھر مردہ فروش نے کہا "کیوں بڑھیا تم نے کیا ارادہ کیا ہے؟ میں اور میرا دوست بنکس اب اس تاخیر سے بالکل اکتا گئے ہیں۔ اور اگر تمہیں راہ راست پر لانے میں قید تنہائی کارگر ثابت نہ ہوئی ہو۔ تو پھر فاقہ کا طریق اختیار کیا جائے یا کوئی اور تجویز سوچی جائے"

دلالہ نے مضطرب ہو کر کہا "میری توبہ ہے۔ میں تو اپنے آپ کو ہی سب سے برا سمجھتی تھی۔ لیکن معلوم ہوا کہ تم حقیقی شیطان ہو"

مردہ فروش وحشیانہ انداز سے بولا "اور اگر تمہاری ہٹ کا یہی عالم رہا۔ تو بہت جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ تمہارے لئے اس دنیا میں دوزخ بھی پیدا کیا جا سکتا ہے جس مصیبت میں تم مبتلا ہو۔ وہ تمہاری اپنی حرکات ہی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اگر تم سیدھی طرح چلی چلتیں۔ تو ہرگز یہاں تک نوبت نہ آتی۔ اس کی تصدیق میرا دوست بنکس بھی کر سکتا ہے۔ مگر تم نے مجھ پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کی..."

"نہیں! نہیں!" بڑھیا نے بدستور کرسی میں ہلتے ہوئے کہا

"میں غلط تھوڑی کہتا ہوں" مردہ فروش نے چلا کر کہا "سب سے پہلے تو تم کیتھرائن ولمٹ کی ولدیت کو مجھ سے چھپاتی رہیں۔ اور گو میں نے تم سے اس بارہ میں کبھی سوالات پوچھے

مگر تم نے کسی کا جواب نہ دیا۔ میں نے انہیں صاف لفظوں میں بتا دیا تھا کہ اگر تم نے مجھ سے چالبازی کی۔ تو میں تمہاری گردن میں پھندا ڈال کر ویسی ہی بیدردی سے تمہاری چارپائی کے ساتھ لٹکا دوں گا۔ جیسے تمہاری بوڑھی بلی کو اور سمجھ جاؤ اگر تم اب بھی راستہ پر نہ آئیں۔ تو میں اپنا قول پورا کر کے ہونگا"۔

"ہائے میرا کیا ہوگا!... میرا کیا ہوگا! بوڑھی دلالہ نے درد سے کراہتے ہوئے کہا۔ "افسوس! افسوس!"

"مسز لیلا" جو کچھ ہوگا۔ اسے تم بہت جلد دیکھ لوگی۔ لیکن میں تمہیں جتلا دینا چاہتا ہوں کہ تمہارے متعلق جو کارروائی میری طرف سے ہو رہی ہے۔ اس میں تم کس طرح راستی پر ہو۔ سب سے پہلے تم نے اس بات پر ضد کی کہ میں تنہا کیتھرائن سے گفتگو کروں گی یہی بات کچھ کم مشتبہ نہ تھی پھر تم نے مجھ سے کہا کہ تم نے فاصلہ پر کھڑے ہو کر دیکھتے رہنا۔ اور جب روپیہ ادا ہو تو بھی فاصلہ پر رہنا۔ یہ سب تمہاری شرارتیں تھیں۔ میں نے ابتداء میں تمہیں اپنی مرضی کے مطابق چلنے دیا۔ کیونکہ میں دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ لڑکی تم سے کیا برتاؤ کرتی ہے میرے دوست مینکس نے ہمیں اپنی گاڑی پر سوار کر کے ہوٹل میں پہنچایا۔ اور وہاں سے ہم دونوں کاشتکار کی جھونپڑی کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں ہی کیتھرائن اور ایک نوجوان عورت ملیں۔ اور اس کمبخت مسٹر مفرد نے سارے معاملہ پر پانی پھیر دیا۔ باوجود اس کے کہ تم نے ہمارے سامنے گفتگو کرنے سے انکار کیا۔ ہم دونو ہوٹل کی سرائے میں واپس آ گئے اور وہاں کیپٹ کے نام رقعہ لکھا۔ چونکہ مینکس اس لڑکی سے کسی حد تک واقف تھا اس لئے اس نے رقعہ پہنچانے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ اس نے اپنا فرض اچھی طرح سے ادا کر دیا۔ اور تم سات بجے کیتھرائن سے ملنے کے لئے گئیں صاحب کیا تم یہ سمجھتی ہو۔ کہ میں ایسا احمق تھا کہ اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھاتا۔ ہرگز نہیں۔ میں بھی تمہارے پیچھے پیچھے جا کر جہاں تم لڑکی کے پاس جہاں تم کیتھرائن سے ملی تھیں۔ چھپ گیا۔ اور تمہاری گفتگو کا ایک ایک لفظ سنتا رہا"

"افسوس! افسوس!" بوڑھی عورت نے تاسف کے لہجہ میں کہا۔

مردہ فروش نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "ہاں میں نے تمہاری گفتگو کا ہر ایک لفظ سن لیا تھا۔ جس سے معلوم ہو گیا کہ وہ لڑکی اپنے والدین کی نسبت تفصیلی حالات جاننے کے لئے اپنی نصف دولت دینے کو آمادہ ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ اس

معاملہ میں مارکہیم کا نام آیا ہے۔ اور میں یہ دیکھکر بہت متعجب ہوا۔ کہ جب اس نے تمہیں بتایا کہ رچرڈ مارکہیم جس سے مجھے دلی نفرت ہے۔ لارڈ بن گیا ہے۔ تو تم نے اس بات پر زور دیا۔ کہ وہ معقول معاوضہ دے کر تم سے اپنا راز معلوم کر لے۔ اس بارہ میں تم نے جو شرطیں پیش کیں۔ وہ میرے لئے چنداں حیرت خیز نہ تھیں مجھے تمہاری راستی پر شبہ تو پہلے ہی سے تھا۔ ان باتوں سے یقین ہو گیا۔ کہ تم مجھے سراسر احمق بنانا چاہتی ہو۔ حالانکہ سب سے پہلے میری ہی معرفت تم نے کیتھرائن کا پتہ دریافت کیا۔ اور پھر جب چڑیا جال میں پھنسنے کو تیار ہوئی۔ تو تم خود اس کی مالک بننے کے لئے آمادہ ہو گئیں۔ تم نے اس سے کہا۔ وہ شخص جو صبح میرے ساتھ آیا تھا۔ بڑا بد طینت ہے۔ وہ حریص ہے اور اس واقفیت سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اور بڑھیا قہر کی پڑیا بیشک میں اس راز سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ اور اب بھی چاہتا ہوں۔ پھر تم نے اس سے یہ بھی کہا۔ وہ بڑا موذی ہے۔ اور میں اسے ناراضگی کا موقعہ نہیں دے سکتی۔ یقیناً اب تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ تمہارے یہ الفاظ کس قدر راستی پر مبنی تھے۔ اور جو شخص مجھے ناراض کرے۔ اس کا حشر کیا ہوتا ہے۔ تم نے کہا اسے روپیہ کی خواہش ہے۔ اور وہ روپیہ لئے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ یہ بھی سچ ہے۔ اور اب کیا میں روپیہ لئے بغیر تمہیں چھوڑ دوں گا؟ لڑکی نے تم سے کہا کہ میں مالدار ہوں۔ اور اس راز کے عوض معقول معاوضہ دے سکتی ہوں۔ اس نے تم سے پوچھا۔ کہ معاوضہ کیا ہو۔ تم نے کہا۔ ایک سو پونڈ۔ کیوں ایک سو شیطان کیوں نہیں؟ پھر تم نے اپنے معمولی ذلت آمیز لہجہ میں اپنی بقیہ زندگی کے گذارہ کے لئے روپیہ مانگنا شروع کیا۔"

کریہ المنظر بڑھیا نے افسوسناک انداز سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔" افسوس میں ایک غریب عورت ہوں۔۔ بہت غریب عورت ہوں۔ تم مجھ سے جو کچھ کرنا چاہتے ہو۔ ایک ہی بار کر ڈالو۔ اگر میری جان ہی لینا درکار ہے۔ تو لو مار ڈالو کہ اس عذاب کا خاتمہ ہو۔

"لیکن تمہاری اس پژمردہ لاش سے بھی تو ہمیں کچھ فائدہ حاصل نہ ہو گا۔" مردہ فروش نے کہا۔

"ایک تابوت اس پر ناحق ضائع کرنا پڑے گا۔" بینکس کھنیا کہنے لگا۔

ڈیکنز نے سلسلہ تقریر جاری رکھکر کہا۔" اس میں شک ہی کیا ہے۔ لیکن ٹھیرو میں اس کمبخت کو سارے معاملات جتلا کر پھر اصل مطلب پر آتا ہوں۔" پھر وہ دلالہ سے مخاطب

ہوکر کہنے لگا۔ "میں بیان نہیں کرسکتا۔ کہ اس وقت جب میں نے تمہیں ایسی ادنیٰ چالبازیاں کرتے دیکھا۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ تم میرے اغراض و مقاصد کو نظر انداز کرکے خود اپنا فائدہ سوچ رہی ہو۔ مجھے کس قدر غصہ اور نفرت پیدا ہوئی۔ جی میں آتا تھا۔ کہ باہر نکل کر تمہیں گلے سے پکڑ کر تمام حالات بتانے پر مجبور کردوں۔ اور اس کے بعد کیتھرائن ڈولنٹ کی فیاضی سے جو کچھ حاصل ہوئے دوں۔ رات کی تاریکی میں میں اپنی جگہ سے ہٹ کر تمہاری طرف کو آنے ہی لگا تھا۔ کہ تم نے میرے کپڑوں کی سرسراہٹ سن لی۔ پھر مجھے خیال آیا۔ کہ اس سے بہتر یہ ہوگا۔ تمہیں اس تہ خانہ میں لاکر بند کردوں۔ اور یہاں پر تم سے سارا راز معلوم کروں۔ اس لئے پھر اپنی جگہ پر جاکر چھپ گیا۔ اس کے بعد تم کچھ اور بکواس کرتی رہیں۔ جس کا ہر ایک لفظ میرے کانوں تک پہنچتا تھا۔ بہر حال ان باتوں نے میرے دل میں تم سے بدلہ لینے کے ارادہ کو پختہ کردیا۔ چنانچہ سرائے میں واپس جاکر میں نے اپنے دوست ہینکس سے اس معاملہ کی نسبت گفتگو کی۔ اور اسی رات تمہیں اٹھا لاکر اس راحت بخش مقام میں ٹھیرایا گیا۔ اب تم بتاؤ۔ کہ اپنے افعال کی بدولت تم اس سزا کی مستحق ہو یا نہیں؟"

"ہائے افسوس! ہائے افسوس!" بڈھی عورت نے دردناک لہجہ میں کہا۔

"بیشک یہ اس کی مستحق ہے۔" ہینکس نے سنجیدگی سے سر کو ہلا کر کہا۔ "یہ بڑی بدذات بڑھیا ہے۔ اور اس کی لاش اس قابل ہے کہ میرا دوست جونز قبر کھود کر اسے اپنے مُردہ خانہ میں لا جائے۔"

مردہ فروش حالت اضطراب میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنا ہاتھ بڑھیا کے شانہ پر رکھکر اسے ہلنے سے روک کر بولا۔ "قسم ہے شیطان کی اگر تم نے اس کراہنے اور آہ و زاری کرنے کے ڈھونگ کو نہ چھوڑا۔ تو کوئی ایسا عذاب تلاش کروں گا۔ کہ تم فوراً ہی سیدھی ہو جاؤ۔" پھر اس نے اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے جاکر باواز بلند چلا کر کہا۔ "بول کمبخت تو کیتھرائن ڈولنٹ کا راز ظاہر کرتی ہے یا نہیں؟"

"ابھی نہیں! ابھی نہیں!" بوڑھی دلالہ نے کہا۔ "میں پھر کسی وقت بتاؤں گی۔"

"لیکن میں اب ایک منٹ بھی زیادہ انتظار نہیں کرسکتا۔" مردہ فروش نے چلا کر کہا۔ "خدا کی قسم میں تمہیں کوئی ایسی اذیت دوں گا۔ کہ تم سب کچھ بتا دینے پر آمادہ ہو جاؤ گی

کیوں ہنکس ہمیں اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے تھا؟"

کنفیا بولا "میری رائے میں اسے گھنٹہ دو گھنٹے کسی تابوت میں بند کر دیا جائے۔ تو خوب ہو۔"

"نہیں اس سے کام نہ چلیگا" مردہ فروش نے جواب دیا۔

ہنکس کہنے لگا "میں ہمیشہ اپنے بچوں کو اسی طرح سزا دیتا ہوں۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ اس کا اثر بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔"

"ٹھیرو مجھے ایک اور تجویز سوجھی ہے" ٹڈ کنز بولا "سنا ہے ڈک ٹرپن کا یہ طریقہ تھا۔ کہ بڈھی عورتوں سے ان کا اندوختہ معلوم کرنے کے لئے انہیں آگ پر لٹکا دیا کرتا تھا۔ کیا یہ بہتر نہ ہو کہ اس کمبخت کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے؟"

"مجھے اس پر کچھ اعتراض نہیں" ہنکس نے اس انداز سے کہا۔ گویا اس سے کسی خوشی کے معاملہ میں رائے لی گئی ہو۔ "بھلا تمہارے پاس کوئی انگیٹھی ہے؟"

ٹڈ کنز کہنے لگا "ہاں نچلی منزل کے سامنے والے کمرہ میں جہاں لاش اکھاڑنے کے سب اوزار پڑے ہیں۔ رکھی ہے۔ جاؤ ذرا اسے اٹھا لاؤ۔ بہت سے کوئلے اور لکڑیاں بھی لاؤ۔ دھونکنی بھی موجود ہے۔ ہم اس بڑھیا کو منٹوں میں سیدھا کر لیں گے۔"

کنفیا انگیٹھی لینے چلا گیا۔ اور مردہ فروش نے اس کی عدم موجودگی میں دوبارہ بوڑھی دلالہ سے دلیل بازی شروع کی۔ مگر اس نے سوائے گاہ بگاہ کراہنے کے اور کچھ جواب نہ دیا۔ جب اس نے اس کے شانہ سے اپنا ہاتھ اٹھا لیا۔ تو بڑھیا نے سابق کی طرح پھر آگے پیچھے جھومنا شروع کر دیا۔

یکایک مردہ فروش کو خیال آیا۔ کہیں قید تنہائی کی سختی سے بڑھیا کے حواس حقیقت میں تو نہیں جاتے رہے ہیں۔ چنانچہ اسے اندیشہ پیدا ہونے لگا۔ اس بات کا نہیں کہ وہ دیوانی ہو جائے گی۔ یا مر جائے گی۔ بلکہ اس خیال سے کہ اس صورت میں اس کا راز ظاہر نہ ہو سکے گا۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے بوڑھی عورت کے چہرہ پر نظر ڈالی اور دیکھا۔ کہ آیا وہ ظاہر داری کے لئے دیوانوں کی سی حرکات کر رہی ہے۔ حقیقت میں اس کی نظریں میرے چہرہ پر لگی ہوئی ہیں۔ یہ حالت دیکھکر ٹڈ کنز بولا "تمہارا یہ تمہاری کوئی نئی چال ہے۔ لیکن کیا تم مجھے ایسا ہی احمق سمجھتی ہو۔ کہ میں تمہارے فریب

میں آجاؤں گا؟ بالکل نہیں۔ تم چاہے دیوانی ہو چاہے پگلی۔ مجھے اس کی پروا نہیں۔ ... اور یہ جان لو کہ اگر اس حراست کے اثر سے تم سچ مچ دیوانی ہو گئیں۔ تو میں تمہیں رہا کرنے کی بجائے جان سے مار دوں گا۔ کیونکہ ممکن ہے۔ اس دیوانگی کی حالت میں تم اوروں سے کیٹ ولسٹ کے متعلق میرے منصوبوں کا ذکر کرتی پھرو۔ لیکن اگر تم ایک سمجھدار عورت کی طرح میرے سوالوں کا جواب دیدو۔ تو میں بارہ گھنٹے کے اندر اندر تمہیں رہا کر دونگا مجھے اچھی طرح یقین ہے۔ کہ اپنے ہوش و حواس میں رہ کر تم میری نسبت کسی سے ذکر کرنے کی جرأت نہ کرو گی۔ کیونکہ اس صورت میں لوگوں کو تمہارے اپنے طریق زندگی کا بھی علم ہو جائے گا۔ اور اس کے لئے تم بھی آمادہ نہیں ہو سکتی ہو۔"

بڑھیا نے یہ دیکھکر کہ اس نئی چال کا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ اور اب اس کو جاری رکھنا بے سود ہے کہا۔ "اگر میں تمہیں سارے حالات سے واقف کر دوں۔ تو پھر بارہ گھنٹے کی مہلت کا کیا سوال ہے۔ تم مجھے فوراً ہی کیوں رہا نہیں کر دیتے؟"

بردہ فروش نے سختی سے کہا۔ "اس لئے کہ تم یہاں رات کو آئی تھیں۔ اور تمہاری ذات ہی کو تمہیں باہر نکالوں گا۔ میں تمہاری آنکھوں پر پٹی باندھ کر لایا تھا۔ اور پٹی باندھ کر ہی باہر لے جاؤں گا۔ کیا تم یہ سمجھتی ہو۔ کہ میں تمہارے ایسی دغاباز بڑھیا کٹنی کو اپنے مکان کا پتہ معلوم ہونے کا موقعہ دے سکتا ہوں؟ ہرگز نہیں۔ اس وقت تمہیں بالکل معلوم نہیں ہے۔ کہ تم سینٹ گائیلز کے کسی مکان میں بند ہو یا منسٹر کے۔ کارکمن ویل میں ہو یا شورڈچ میں یا یہ مکان بانڈ سٹریٹ میں واقع ہے یا رودھر ہائی لین میں۔ اور یاد رکھو میں تمہیں اس کے متعلق کبھی واقف نہ ہونے دوں گا ... الیوبنکس انگیٹھی لیکر بھی آپہنچا۔"

کھچ کھچ کھنیا ان چیزوں کو اپنے سامنے سے چلا آتا تھا۔ جنہیں لینے کی خاطر اسے بھیجا گیا تھا۔ بردہ فروش نے انگیٹھی پر لکڑی اور کوئلے رکھکر دیا سلائی سے آگ سلگائی اور چند منٹ کے عرصہ میں دھونکنی کی مدد سے تیز کیا۔ اسے دیکھ کر معلوم ہوتا تھا۔ آگ کے شعلے ابھی سے اتنے تیز ہوتے جا رہے ہیں۔ جس طرح جوہنر کے بڑی خانے میں جہاں وہ ناکارہ لاشوں کو جلایا کرتا ہے۔

یہ حالت دیکھکر بڑھیا سہم گئی اور عالم اضطراب میں بولی۔ "مسٹر گرنز تم ناحق اس

اگ کو تمیز کرتے ہو۔ میں تمہارے ساتھ شرطیں طے کرنے کو آمادہ ہوں۔"

"شرطیں!" مردہ فروش نے غرا کر کہا۔ "بتاؤ تم کیا شرطیں پیش کرتی ہو؟"

بوڑھی عورت کہنے لگی۔ "اگر میں تمہیں سارے حالات سے واقف کر دوں۔ تو تم کیتھرائن سے من مانا روپیہ حاصل کر لوگے۔ اور مجھے ایک کوڑی بھی نہ ملے گی۔"

"ہونا بھی تو ایسا ہی چاہیے۔ کیونکہ تم نے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کی۔"

دلالہ نے کہا۔ "دیکھو مجھ پر اتنی سختی نہ کرو۔ میری مدد کے بغیر تم کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ جب تم کیتھرائن ولمسٹ کے پاس جا کر اس کے سامنے تمام راز ظاہر کرو گے۔ جو میں تمہیں عنقریب بتانے والی ہوں۔ تو وہ تم سے اس کا ثبوت مانگے گی۔ . . ہاں ثبوت"

مکار عورت نے اس لفظ پر زور دیکر کہا۔ "اور تمہارے پاس کوئی ثبوت موجود نہیں۔"

مردہ فروش کہنے لگا۔ "میں وہ ثبوت تم سے جو حاصل کر لوں گا۔ تم اپنے ہاتھ سے سارے حالات لکھو۔ اور اس پر دستخط کر دو۔ میرا دوست ٹنکس اس پر اپنی گواہی کر دیگا"

"ہاں ہاں۔" کفنئے نے اپنے شکستہ حال کالر کے سروں کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔ "اُس پر میری گواہی کر دو۔ لکھو ایڈورڈ ٹنکس سکنہ گلوب ٹون ٹنے اور بالکفانت اصولوں پر کفن و دفن کا انتظام کرنے والا عمدہ دیار کا تابوت آٹھ شلنگ میں دیتا ہے اور . ."

"یار اس بک بک کو چھوڑو۔" ڈدکنز نے گھبرا کر کہا۔ پھر وہ بوڑھی عورت سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "بتاؤ یہ تجویز ٹھیک ہے یا نہیں؟"

"اغلب ہے ٹھیک ہو۔" بڑھیا نے جواب دیا۔ "لیکن ثبوت . . . حقیقی ثبوت جو اس بیان کے ہمراہ ہو۔ وہ اور بھی زیادہ موثر ثابت ہوگا۔"

"تو کیا وہ تحریری ثبوت تمہارے پاس موجود ہے؟" ڈدکنز نے شوق سے پوچھا۔

"ہاں موجود تو ہے۔"

"کہاں؟"

"جہاں تم اسے معلوم نہیں کر سکتے۔ میرے اپنے مکان میں بڑی احتیاط سے چھپایا ہوا۔ تم تو کیا کوئی ہوشیار سے ہوشیار آدمی بھی اس سارے مکان کو مسمار کر دے۔ تو میرے بغیر اس کو حاصل نہ کر سکیگا۔" یہ کہتے ہوئے بوڑھی دلالہ کے چہرہ پر فتحمندی کے آثار نمودار ہوگئے۔

مردہ فروش ایک طرف اپنی غیر معمولی حرص اور دوسری جانب ایسی اہم شہادت کو حاصل کرنے کی اہمیت کے درمیان کچھ دیر کشمکش و پیچ کی حالت میں رہ کر بولا۔ "اس سے تو معاملہ اور بھی زیادہ پیچیدگی حاصل کر چکا ہے۔ خیر تمہارے اپنے لفظوں میں میں تم سے شرطیں طے کرنے کو آمادہ ہوں۔ دیکھو یوں کرو۔ کہ پہلے اس سارے معاملہ کی تفصیل لکھ ڈالو۔ مگر خبردار اس میں کوئی بات رہ نہ جائے۔ اس کا معاوضہ میں دس پونڈ تمہیں نقد دوں گا۔ رات کو میں اور میرا دوست ہینکس دونوں تمہیں تمہارے مکان پر لے چلیں گے وہاں جب وہ تحریری ثبوت جس کا تم ذکر کرتی ہو۔ ہمارے حوالہ کر دو گی۔ تو میں تمہیں دس پونڈ اور دوں گا۔ بتاؤ منظور ہے؟"

"مجبوری ہے منظور کرنا ہی پڑیگا"۔ بڑھیا نے پریشانی کے لہجہ میں کہا۔ "لیکن کیوں نہیں مجھے گھر جا کر ساری سرگذشت لکھنے کا موقعہ دیتے ہو؟"

مردہ فروش بولا۔ "واہ! میں ایسا اُلو کا پٹھا نہیں ہوں کہ تمہاری باتوں میں آ جاؤں۔ اور دیکھو میں تمہیں پھر خبردار کرتا ہوں۔ کہ جو لکھو سچ سچ لکھنا۔ کیونکہ میں آسانی سے یہ بات معلوم کر لوں گا۔ کہ تمہاری تحریر اس بیان سے ملتی ہے یا نہیں۔ جو میں نے اس رات جب تم کیتھرائن سے ملی تھیں۔ تمہاری زبانی سنی تھی۔ اس کے علاوہ تمہارے پیش کردہ تحریری ثبوت سے بھی تمہارے بیان کی صحت یا عدم صحت کا پتہ چل جائے گا۔ یاد رکھو تم نے ان میں سے کسی شرط کی خلاف ورزی کی۔ تو شیطان کی قسم۔ میں ایک کان سے لیکر دوسرے کان تک تمہارا یہ مرجھایا ہوا گلا کاٹ لوں گا۔ بولو منظور ہے؟"

بڑھیا کہنے لگی "یہ منظور ہے لاؤ مجھے قلم دوات اور کاغذ دے دو؟"

اب ٹڈ کنز سامان تحریر تھوڑا کر کے کچھ شراب اور لمپ لانے کے لئے باہر چلا گیا۔ پانچ منٹ کے عرصہ میں واپس آ کر اس نے یہ سب چیزیں میز پر رکھ دیں۔ اور پوچھا "یہ کام تم کتنے عرصہ میں ختم کر لو گی؟"

بدنصیب عورت نے جواب دیا "ظاہر ہے کہ چند گھنٹے ضرور صرف ہو جائیں گے کیونکہ مجھے بہت سی باتیں سوچنی اور بہت کچھ لکھنا ہے" یہ کہتے ہوئے اس نے ایک گہری آہ کھینچی۔

مردہ فروش بولا "میں شام کو پھر آؤں گا"

اس کے بعد وہ اپنے ساتھی ہینکس کے ہمراہ دروازہ بند کر کے تہ خانہ سے نکل آیا۔ گلی میں پہنچکر کفنیا تو اس سے رخصت ہو کر اپنے مکان کی طرف چلا گیا۔ اور مردہ فروش زینہ کے راستہ اپنے بالاخانہ کی طرف چلا۔

پانچواں باب — ایڈلین میدان عمل میں

کمرہ میں پہنچکر مسٹر ٹڈ کنز بڑے اطمینان کے ساتھ ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اپنے پائپ کو اس انداز سکون سے پینے لگا۔ گویا تنہائی میں اسے ان خیالات کا ذرا بھی خوف نہ تھا۔ جو اس کے خوفناک پیشہ کی رو سے اس کے اندر پیدا ہونے یقینی تھے

بالعموم جب کوئی شخص تنہا کہیں بیٹھتا ہے تو سارے خیالات جو اس کے دماغ میں جمع ہوں۔ یکے بعد دیگرے سامنے آنے شروع ہوتے ہیں۔ اور خواہ وہ ایسا کرنا چاہے۔ یا نہ چاہے۔ اسے ان پر ضرور غور کرنا پڑتا ہے۔ مگر ٹڈ کنز کو اپنے خیالات کی طرف سے ذرا بھی خوف نہ تھا۔ کیونکہ وہ ان بدمعاشوں میں سے نہ تھا۔ جو تاریکی میں ڈرتے اور تنہائی سے خوف کھاتے ہیں۔ وہ اپنے ہر ایک فعل کو بڑی باقاعدگی سے سرانجام دیتا اور اس پر پوری توجہ کر غور کرتا تھا۔ وہ تمباکو اس لئے نہ پیتا تھا۔ کہ اس سے اپنی طبیعت کو سکون دے۔ کیونکہ جب تک روپیہ حاصل ہوتا رہے۔ اسے کامل سکون حاصل تھا۔ اسی طرح شراب بھی وہ کبھی احساس تاسف کو مٹانے کے لئے استعمال نہ کرتا تھا۔ کیونکہ تاسف یا پشیمانی کا اس کی ذات سے تعلق ہی نہ تھا۔

کرسی پر بیٹھ کر محض شوق کی خاطر تمباکو پیتے ہوئے وہ اپنے دل سے کہنے لگا۔ "اب اس ملک میں صرف چند ہفتے اور رہنا ضروری ہے۔ اس کے بعد میں امریکہ چلا جاؤں گا۔ اور مغرب بعید میں کسی دور دراز مقام پر جا کر نام بدل کر کہیں زمین خرید لوں گا۔ میری زندگی کے باقی ایام بڑے آرام سے بسر ہوں گے کیتھرائن ولمٹ کے معاملہ میں مجھے معقول معاوضہ حاصل ہونے کی امید ہے۔ اور اس گلبرٹ ورنن سے بھی ضرور کچھ نہ کچھ مل رہے گا اس اثنا میں اگر کوئی نفع بخش کام ہاتھ آ گیا۔ تو اور بھی اچھا ہے۔ افسوس صرف اس بدذات ٹاملنسن کے معاملہ کا ہے۔ جس نے بڑی ہوشیاری سے دھوکا دیا۔ اور اس بوڑھے سے

کمبخت کو بھی ساتھ ہی لے اڑا۔ حیرت تو اس بات کی ہے۔ کہ یہی کام اس نے بہت عرصہ پہلے کیوں نہ کیا۔ بہرحال امید رکھنی چاہیئے۔ میں کسی روز ان سے امریکہ میں بھی جا ملوں گا کیونکہ وہ بھی ضرور وہیں گئے ہیں۔ سینکڑوں لوگ فرار ہو کر امریکہ کو چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کوئی کسی سے پوچھنے والا نہیں۔ اور روپیہ وافر ہو تو کسی جان پہچان کی بھی حاجت نہیں۔ میرے پاس جس قدر روپیہ اب موجود ہے۔ اور جو مجھے عنقریب ملنے والا ہے۔ اسی کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ چند ہزار پونڈ ضرور ساتھ لے چلوں گا۔ لیکن جانے سے پہلے ابھی دو تین شخصوں سے نپٹنا ضروری ہے۔ ایک تو وہ قابل نفرت دارکیم ہے۔ جو شاید کچھ عرصہ تک یہاں واپس آ جائیگا۔ پھر وہ رٹیل سینیک کا معاملہ ہے۔ اور اس ملعون گرینگیم کا بھی خیال لگا ہوا ہے جس کی نسبت اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ اس احمق ہالفورڈ کا مقدمہ پیش ہونے سے پہلے اس کو معافی دے دی جائے گی۔ خیر انگلستان سے روانہ ہونے سے پیشتر میرے لئے کافی مصروفیتیں ہیں۔ اور روپے کی وصولی اور دشمنوں کو سزا دہی کے معاملہ میں مَیں کبھی غفلت سے کام نہیں لیتا۔۔ لیکن ہائیں! یہ کیا آواز تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس وقت مجھ سے کون ملنے کے لئے آیا ہے۔۔؟

مردہ فروش نے گھڑی نکال کر دیکھی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تنہا کو بیٹھے اور خیالات میں پڑے رہنے سے وقت بہت گزر گیا ہے۔ کیونکہ اب تقریباً ایک بجا تھا۔ اتنے میں پھر کسی نے آہستگی سے دو تین دفعہ دروازہ کھٹکھٹایا۔ ڈنکنز کہنے لگا۔ ضرور کوئی شخص ملنے والا ہے۔ چنانچہ وہ زینے سے اتر کر دروازہ کی طرف گیا۔ جب اس نے اسے کھول کر دیکھا تو باہر ایک عورت نظر آئی۔ جس نے ایک بڑا سا لبادہ پہنا ہوا تھا۔ اور اس کے چہرہ پر سیاہ نقاب کی ہوئی تھی اس طریق سے اوڑھی ہوئی تھی۔ کہ نیچے چھپے ہوئے چہرہ کی ہلکی سی جھلک بھی نظر نہ آتی تھی

لیکن ڈنکنز کی عقابی آنکھ نے فوراً پہچان لیا۔ کہ یہ ضرور کوئی اونچے طبقہ کی عورت ہے۔ کیونکہ چھوٹے چھوٹے نازک ہاتھوں پر نہایت نفیس چرمی دستانے پہنے ہوئے تھے ایک پاؤں جو دہلیز پر رکھا ہوا تھا۔ بہت ہی چھوٹا سا اور نہایت خوشنما تھا۔ اور باوجود اس طرح بھیس بدلنے کے اس عورت میں انداز تحکم اور بلند پایہ ہونے کی جھلک پائی جاتی تھی؛

دروازہ کھلنے پر اُس نے کسیقدر خوف زدہ اور کپکپاتی ہوئی آواز میں پوچھا "کیا یہی مسٹر ٹڈکنز کا مکان ہے؟"

مردہ فروش نے اس قدر شستہ انداز سے جتنا وہ اختیار کرسکتا تھا جواب دیا "میڈم میرا ہی نام ٹڈکنز ہے۔ فرمائیے کیا حکم ہے؟"

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نووارد لیڈی کچھ دیر تک موٹے نقاب کے اندر سے اُس کے چہرہ کو غور سے دیکھتی رہی۔ اور اس مختصر جائزہ نے ہی اُس کے بدن میں کپکپی پیدا کردی۔

سچ پوچھو تو ایسا ہونا تعجب خیز نہ تھا۔ کیونکہ اس قدر بھیانک اور خوفناک چہرہ اس سے بیشتر اُس نے کاہے کو دیکھا ہوگا۔ اس کے علاوہ اُس نے آواز بھی پہچانی جو یہی تھی جسے وہ ایک بار پہلے سُن چکی تھی۔

مردہ فروش یہ دیکھکر کہ وہ مکان میں داخل ہونے سے تامل کرتی ہے۔ بولا "آپ بے تکلف تشریف لائیے۔ مکان میں میرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔ اور اگر آپ کسی خاص کام کے لیے تشریف لائی ہیں۔ جیسا کہ یقیناً ہوگا۔ تو اطمینان رکھئے۔ کوئی شخص ہماری گفتگو سُننے والا نہیں ہے"

اڈیلین .. (یہ بات چھپانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ اڈیلین ہی تھی) .. ایک منٹ اور متامل رہی۔ پھر اُسے یکایک لڈیا کی اذیت دہ حرکات کا خیال آیا۔ اور وہ جی کڑا کرکے اندر داخل ہوگئی۔

لیکن اس کے بعد جب ٹڈکنز نے دروازہ بند کردیا۔ اور وہ زینہ پر چڑھنے لگی.. جب اُسے خیال آیا کہ میں اس مکان میں ایک نہائت خوفناک شخص کے ساتھ بالکل تنہا ہوں۔ تو اُس کی ٹانگیں لڑکھڑانے لگیں۔ اس مرتبہ اس نے ان ذلتوں اور تکلیفوں کا تصور پھر اپنی آنکھوں کے روبرو پھیرا۔ جو اُسے لڈیا جنسن کے ہاتھوں برداشت کرنی پڑتی تھیں اس سے اُس کی طاقت بحال ہوگئی۔ اور آخر زینہ پر چڑھ کر وہ اُس عقبی کمرہ میں داخل ہوئی جس کیطرف مردہ فروش نے حتی الامکان شائستگی کا لہجہ اختیار کرکے اُسے جانے کا اشارہ کیا تھا۔ اپنے نامعلوم ملاقاتی کے لیے آگ کے قریب ایک کرسی بچھا کر وہ خود بڑے ادب کے ساتھ فاصلہ پہ ہو بیٹھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایک عزت دار خاتون کے ساتھ اگر

ذرا بھی نامناسب سلوک ہوا تو وہ ضرور خوف زدہ اور مضطرب ہو جائے گی۔

ایک طویل وقفہ کے بعد ایڈلین نے جواب تک نہایت پریشان تھی کہا " یقیناً تمہیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا ہوگا کہ ایک عورت تن تنہا تمہارے مکان پر اس پر اسرار طریق سے ملنے آئی ہے ... "

ڈڈکنز بولا " میڈم اس دنیا کی کوئی بات مجھے حیرت زدہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ میں نے بڑی بڑی حیرت خیز کارروائیاں دیکھی ہیں۔ اس کے علاوہ اونچے طبقہ کے معزز افراد اور خواتین سے مجھے اس سے پہلے بارہا سابقہ پڑ چکا ہے۔ مگر اطمینان فرمائیے۔ نہ میں کسی سے کوئی گستاخانہ سوال پوچھتا ہوں۔ اور نہ کوئی ناراجب کلمہ زبان سے نکالتا ہوں۔ البتہ میرا یہ سوال داخل گستاخی نہ سمجھا جائے۔ تو میں اتنا ضرور پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں جو آپ کو درپیش ہے۔ میری خدمات حاصل کرنے کا خیال آپکو کس طرح آیا؟ "

ایڈلین بولی " میں سر دست اس بارہ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی " پھر ایک لمحہ بعد اُس نے کہا " کیا یہ بتانا کافی نہ ہوگا۔ کہ تمہارا پتہ مجھے اونچے طبقہ کے ان اشخاص میں سے ایک کے ذریعہ معلوم ہوا تھا جن کا تم نے ابھی ذکر کیا ہے "

ڈڈکنز کہنے لگا " بس میڈم اسقدر کافی ہے۔ اب یہ فرمائیے کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟ "

لیڈی ریونسورتھ نے کہا " مجھے حیرت ہے کہ اپنا مطلب تم سے کس طرح بیان کروں میں تم سے ایک بڑی خدمت ... نہائیت خوفناک خدمت لینا چاہتی ہوں۔ گو اس کا معاوضہ بھی نہایت معقول ہوگا "

ڈڈکنز کے خوفناک چہرہ پر یہ جان کر کہ اس نئے گاہک کی بدولت غیر معمولی رقم حاصل ہو سکے گی خوشی کی چمک پیدا ہو گئی اور وہ کہنے لگا " آپ بتامل فرمائیے۔ یقیناً آپ کوئی ایسی ہی خدمت لینا چاہتی ہیں۔ جس میں آپکو کسی قانون دان سے مدد نہیں مل سکتی۔ کیونکہ اگر معاملہ اندرونئے قانون طے ہو سکتا۔ تو آپ ضرور کسی وکیل کے ہاں تشریف لے جاتیں اس سے ثابت ہوا کہ آپ جو کچھ چاہتی ہیں۔ وہ خلاف قانون ہے اور ہر ایک کام جو خلاف قانون ہو اس میں مدد دینے کو میں حاضر ہوں "

" لیکن کیا تم ایک ایسے فعل پر آمادہ ہو جس کا اگر سراغ چل گیا ... نہیں نہیں

میں اسے بیان نہیں کرسکتی ... میں جاتی ہوں مجھے یہاں آنا ہی نہ چاہئے تھا ..."

ایڈلین کے دل میں یکایک خوف اور پشیمانی کا انتہائی احساس پیدا ہوگیا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر ڈکنز بولا "میڈم اس اضطراب کو رفع کیجئے۔ اگر آپ تشریف لے جانا ہی چاہتی ہیں تو میں ہرگز آپ کو روک نہیں سکتا۔ لیکن اگر آپ کو کسی بھی طریقہ پر کسی بھی معاملہ میں میری خدمت کی ضرورت ہو تو بلا تکلف کہہ ڈالئے میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں ہر ممکن کام میں مدد دینے کو تیار رہتا ہوں۔ میں آپ کو ناراض کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے متعلق اعتماد پیدا کرنے کی خاطر اور یہ جتلانے کی غرض سے کہ اور لوگ ... مرد اور عورتیں ... امیر و غریب مجھ سے کیسی کیسی خدمات لیتے ہیں۔ میں اپنے کاموں کی کچھ تفصیل عرض کئے دیتا ہوں۔ فرض کیجئے کسی خاتون نے روپیہ جوئے میں ہار کر اس کا قرض ادا کرنے کے لئے اپنے جواہرات گرو رکھے یا فروخت کر دیئے ہیں اور اس معاملہ کو چھپانے کے لئے وہ مکان میں نقب زنی کی بناوٹی واردات کرانا چاہتی ہے۔ اس صورت میں میں وہ شخص ہوں کہ رات کو اس کمرہ کا دروازہ توڑ کر جہاں پر جواہرات ہونے چاہئیں، چند ایک چیزیں اٹھالے جاؤں گا اور گھر والے سمجھیں گے۔ کہ چور جواہرات بھی اٹھالے گئے۔ پھر اگر کسی تاجر کا دیوالہ نکلنے کو ہو اور وہ اپنا مال کسی محفوظ مکان میں رکھنا چاہے۔ جہاں وہ کچھ عرصہ بعد اس پر قبضہ کر سکے۔ تو میں راتوں رات اس کام کو سرانجام دے کر ایسی صورت پیدا کر دیتا ہوں کہ لوگ سمجھیں۔ چور مال کو لوٹ کر لے گئے ہیں۔ یا فرض کرو کسی شخص نے اپنے مکان اور اسباب کا بیمہ کرایا ہو۔ اور اسے روپیہ کی ضرورت ہو تو میں اسے دیہات میں بھیج اس کی عدم موجودگی میں مکان اور اسباب کو خاک سیاہ کر دیتا ہوں۔ کسی کو خواب میں بھی اس کا خیال نہیں ہو سکتا کہ شخص مذکور کا اس معاملہ میں کچھ دخل تھا۔ میرا طریق عمل ایسا مکمل ہے۔ کہ سب لوگ اسے حادثہ ہی سمجھتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی خاتون کو اپنے بدمزاج شوہر سے نجات حاصل کرنا مطلوب ہو۔ ... یا وہ کسی ناجائز بچہ کو ٹھکانے لگانا چاہے ... یا اس کا عاشق جابر ہو ... یا رقیب کامیاب ہو یا وہ ..."

"یا وہ کسی دشمن سے نجات حاصل کرنا چاہے" لیڈی ریونسورتھ نے فقرہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس عرصہ میں جبکہ ڈکنز اپنے کارناموں کی تفصیل بیان کر رہا تھا۔ اس

نے اپنے خیالات کو زیادہ مجتمع کر لیا تھا۔

”ہاں میڈم یا وہ کسی دشمن سے نجات حاصل کرنا چاہے“ اُس نے اس جملہ کو دوہرا کر کہا ”میرے لئے بات ایک ہی ہے۔ کیونکہ“ اُس نے آدازہ پا کر سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ”میرے پاس اس قسم کا انتظام موجود ہے کہ میں اُس شخص کو اُس وقت تک قید رکھوں کہ وہ دیوانہ ہو جائے اور اُس کے بعد اُسے کسی پاگل خانے میں بھجوا دیا جائے یا اگر ضرورت ہو تو اس کا فیصلہ اس سے بھی مختصر طریق پر کیا جا سکتا ہے“ یہ آخری الفاظ اُس نے پر معنی انداز سے کہے۔

اڈلین نے اس فقرہ سے حوصلہ پا کر کہا ”اچھا تو تمہارے پاس لوگوں کو قید میں رکھنے یعنی راستہ سے ہٹا دینے کا طریقہ بھی ہے ؟ گویا اس طرح انتہائی صورت اختیار کرنے پر مجبور نہیں ہونا پڑتا ؟“

اُس نے پر سکون انداز سے جواب دیا ”جی ہاں یہ بھی ہے“

اس موقعہ پر اڈلین کے دل میں یکایک اس بارہ میں کچھ شبہ سا پیدا ہو گیا کہ یہ شخص غالباً مجھے پہچانتا ہے اور اس لئے یوں آزادی سے گفتگو کر رہا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی اُس نے اضطراب کی حالت میں پوچھا ”کیا بات ہے کہ تم مجھ سے یوں بے روک گفتگو کر رہے ہو اور مجھ پر راز کی ساری باتیں ظاہر کرنے میں تمہیں تامل نہیں ہوتا حالانکہ میں تمہارے لئے بالکل اجنبی ہوں ...“

”میڈم آپ بجا فرماتی ہیں اور اگر آپ چاہیں تو ہماری اس اجنبیت کا سلسلہ اسی طرح آیندہ بھی قائم رہ سکتا ہے“ ڈگنر نے اس کے الفاظ کا حقیقی مطلب سمجھ کر کہا ”آپ فرمائیے۔ مجھ سے کیا خدمت لینا چاہتی ہیں میرا حق الخدمت ادا کر دیجئے۔ اور اُس کے بعد میں آپ سے کوئی سوال نہ پوچھوں گا۔ اگر آپ کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ میں بڑا ہی غیر محتاط آدمی ہوں کہ آپ کو یہ سارے حالات بتا رہا ہوں۔ تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو ایسا ہرگز خیال نہیں کہ آپ پولیس کی طرف سے جاسوسی کرنے آئی ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ پولیس آپ جیسی عالی مرتبہ خاتون کو مجھ ایسے شخص کی گرفتاری کے لئے نہیں بھیجا کرتی۔ پس اطمینان رکھئے کہ مجھے پورا یقین ہے۔ آپ کسی خاص کام ہی کے لئے تشریف لائی ہیں۔ آپ کے لفظوں اور آپ کے انداز سے یہ بات ثابت

ہو رہی ہے۔ اس لئے اب مجھے ویسے ہی صاف لفظوں میں جن سے میں نے کام لیا ہے یہ بتایئے کیا آپ کا کوئی خاص دشمن ہے۔ جسے آپ راستہ سے ہٹوانا چاہتی ہیں۔ یا۔۔۔؟"

مردہ فروش کی گفتگو سے اڈلین کا بڑی حد تک اطمینان ہو گیا تھا وہ بولی "ہاں ہے اور وہ دشمن ایک عورت ہے۔"

ڈگنز کہنے لگا "حضور کی ذات کو مستثنیٰ قرار دیکر میں کہہ سکتا ہوں کہ عورت کی دشمنی مرد سے بھی بری ہے۔ بلاشبہ آپ یہ چاہتی ہیں آپ کے اس دشمن کو کسی طریقہ پر آپ کے راستہ سے ہٹا دیا جائے۔"

"بس میرا یہی مطلب ہے۔" اڈلین نے دبی ہوئی اور گلو گیر آواز میں جواب دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ الفاظ اُس کی زبان سے بدقت ادا ہوئے۔

مردہ فروش نے پرمعنی انداز سے کہا "میڈم اس کام کو کرنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ یا تو یہ کہ آپ کے دشمن کو زیر حراست رکھا جائے۔ یا یہ۔۔۔"

"میں تمہارا مطلب سمجھتی ہوں۔" لیڈی ریونسورتھ نے جلدی سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "مگر حیران ہوں۔ ان میں سے کونسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ میں خود اس معاملہ کی نسبت کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں۔ خدا جانتا ہے کہ میں انتہائی طریقہ اختیار کرنے سے ڈرتی ہوں۔ مگر اس کے ساتھ ہی۔۔۔"

"اس کے ساتھ ہی جو شخص مر جائے وہ کسی واقعہ کو ظاہر نہیں کر سکتا۔" مردہ فروش نے دبی زبان سے اطمینان دہ لہجہ میں کہا۔

اڈلین ان لفظوں کو سنکر کانپ اٹھی۔ مگر اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ وہ کرسی پر پیچھے کی طرف جھک گئی اور موجودہ حالت کے تمام خطرات پر اپنے دل میں غور کرنا شروع کیا۔

وہ لڈیا ہجنس سے ہمیشہ کے لیے نجات حاصل کرنا چاہتی تھی۔ یہ بھی اس کی خواہش تھی کہ کام ایسے پراسرار طریقہ پر ہو کہ بعد ازاں میری اپنی ہستی اُس شخص کے رحم پر نہ ہو جائے جس سے مجھے اس کام میں مدد لینا ہے۔ در حقیقت "ڈگنز" کے پاس آنے سے بیشتر اُس نے اس بارہ میں ایک خاص تجویز سوچ بھی لی تھی اور رات بھر اس خوفناک سکیم پر غور کرتی رہی اور اُس نے اسے ایسی خوش اسلوبی سے پختہ کر لیا کہ اُس پر عمل کر کے لڈیا کو بآسانی ٹھکانے لگایا یعنی قتل کرایا جا سکتا تھا اور اس کے باوجود وہ "ڈگنز" کو اس بارہ میں

لاعلمی کی حالت میں رکھ سکتی تھی۔ کہ اس نے کیسے قتل کیا... کہاں اس فعل کا ارتکاب ہوا اور کون اس قتل کا ذریعہ بنا۔ چنانچہ وہ اچھی طرح سمجھتی تھی۔ کہ اس طریق پر جرم کا سراغ بالکل ہی مٹ جائے گا۔ اور میرے متعلق کسی کو مطلق شبہ نہ ہو سکے گا۔ ان حالات میں جب مردہ فروش نے قید کی تجویز پیش کی۔ تو اسے اپنی سکیم میں بہت کچھ خلل آنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ لڈیا کو زیر حراست رکھوایا جاتا۔ تو ڈکنز کو دونوں باتیں معلوم ہو جاتیں یعنی یہ کہ قید میں رہنے والی اور اسے رکھوانے والی کون ہے۔ اس طرح ممکن تھا۔ کبھی کوئی موقعہ اس راز کے افشا یا لڈیا کے فرار کا پیش آ جاتا۔ پھر یہ بھی اندیشہ لگا ہوا تھا کہ ایسا کرنے سے میری ذات اس خوفناک شخص کے رحم پر ہو گی جو ممکن ہے اپنے مطالبات سے ہر وقت مجھے خوف زدہ کرتا رہے۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کا کھٹکا لگا رہے گا کہ نہ جانے کب لڈیا رشوت یا کسی اتفاقی حادثہ کی بدولت رہا ہو جائے اور اس سے پہلے ہی لڈیا کی راز داری نے اسے جو تکلیفیں پہنچائی تھیں۔ انہیں پیش نظر رکھ کر وہ نہیں چاہتی تھی کہ اب میں ایک اور اس سے بھی زیادہ خوفناک شخص کو راز دار بنا کر اپنے آپ کو اس کے رحم پر چھوڑ دوں۔

اس نے ان تمام باتوں پر اس سے بہت کم عرصہ میں غور کر لیا۔ جتنا ہمیں ان کی تحریر میں صرف ہوا ہے لیکن جبکہ وہ ان خوفناک خیالات کے گرداب میں پھنسی ہوئی تھی۔ ڈکنز جو کسی حد تک سمجھتا تھا۔ اس کے ذہن میں کیا کیا خیالات گذر رہے ہیں چپ چاپ اس بات کا منتظر رہا کہ حراست یا موت ان دو میں سے کس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی طرح اس کی نگاہ اس سیاہ نقاب کی تہ کے اندر داخل ہو سکتی۔ تو وہ دیکھتا کہ اس حسینہ کے چہرہ پر ان خوفناک خیالات کی وجہ سے جو اس کے ذہن میں گذر رہے تھے۔ کیسی بھیانک زردی چھائی ہوئی ہے لیکن ملاقات کے دوران میں اسے اس کا چہرہ دیکھنے کا موقعہ بالکل ہی نہ ملا۔

بہت دیر سوچنے کے بعد آخر ایڈلین نے دبی زبان میں کپکپاتے ہوئے کہا "مسٹر ڈکنز معاملہ اس قدر حد انتہا تک پہنچ چکا ہے کہ آخری علاج کے سوا کوئی چارہ نہیں اگر تم ساری تفصیلات سے واقف ہو۔ تو یقیناً تم بھی اسی نتیجہ تک پہنچو۔ دو میں سے ایک بات ہونی ضروری ہے۔ یا تو میرے دشمن کی زندگی کا خاتمہ ہو۔ یا میں خود کشی کر لوں..."

"تو پھر آپ کے دشمن ہی کی زندگی کا خاتمہ کیوں نہ ہو؟" مردہ فروش نے اطمینان بخش لہجہ میں کہا۔

رحم کے آخری احساسات کو دبانے کی کوشش کرتے ہوئے اڈلین نے کہا "بس تو یہی ہو۔"

پھر اس نے اپنے لبادہ کے اندر سے ایک بھاری تھیلی نکال کر میز پر ڈال دی جس کے اندر بھری ہوئی طلائی مہروں کی جھنکار مردہ فروش کے کان کو نہائیت خوشگوار معلوم ہوئی۔ اسے میز پر رکھکر وہ بولی "اس تھیلی میں ایک سو پونڈ ہیں۔ یہ اس کام کا بیعانہ ہے۔ تمہارا باقی حق خدمت اس وقت ادا کیا جائے گا۔ جب تم میری اپنی مرضی کے مطابق اس سارے کام کو سرانجام دے چکو گے۔"

مردہ فروش کی تیز آنکھیں گھنے دار بھوؤں کے نیچے خوشی سے چمکنے لگیں اور وہ بولا "ابتدا تو بہت اچھی ہے مگر اب آپ ساری کیفیت بیان فرمائیے۔ میں ہر طرح خدمت کے لئے حاضر ہوں۔"

اڈلین نے اپنے دل پر جبر سے کام لے کر سکون کے ساتھ بیان کیا "میری تجویز یہ ہے کہ رات کو وقت اور جائے معینہ پر جس کا ذکر میں عنقریب تم سے کرونگی۔ تم مجھ سے تو میرے ساتھ گاڑی میں سوار ہو کر تمہیں چند میل کے فاصلہ پر جانا ہوگا۔ جب تک میں چاہوں تمہیں اپنی آنکھوں پر پٹی باندھے رکھنی پڑے گی۔ پھر جب تم اس فعل کو سرانجام دے چکو تو ان سو پونڈ کے علاوہ جو اب تمہارے سامنے رکھے ہوئے ہیں۔ دو سو پونڈ اور دئیے جائیں گے اور تمہیں دوبارہ پٹی بندھوا کر میرے ساتھ اس مقام تک جہاں میں تمہیں چھوڑنا چاہوں واپس آنا پڑے گا۔ بتاؤ یہ شرطیں منظور ہیں؟"

"مجھے ان کے ماننے میں ذرا بھی عذر نہیں" ٹوڈ کنز نے اس آسانی کے ساتھ اپنی سابقہ ناپاک دولت کی مقدار بڑھانے کا موقعہ پیش آتا دیکھکر خوشی سے کہا "فرمائیے میں آپ سے کس جگہ مل سکتا ہوں؟"

اڈلین بولی "آج رات نو بجے ایجویر روڈ اور آکسفورڈ سٹریٹ کی نکڑ پر۔"

مردہ فروش نے کہا "میں ضرور وہاں حاضر ہو جاؤں گا۔"

اس کے بعد لیڈی ریونسورتھ رخصت ہو گئی۔

غروب آفتاب کے بعد جب تاریکی پھیلنی شروع ہوئی ٹوڈ کنز نے کچھ سامان خوراک

ایک ٹوکرے میں رکھا اور اُسے اٹھا کر اُس تہ خانہ میں داخل ہوا جہاں بدنصیب بڑھی والہ قید تھی۔ اسے میز پر رکھتے ہوئے اُس نے پوچھا "کہو کس حال میں ہو۔ تمہارا کام ابھی کس منزل میں ہے؟"

بڑھیا نے جواب دیا "افسوس مجھ سے تو ابھی یہ کام نصف بھی ختم نہیں ہوا۔ خیالات منتشر ہیں۔ ہاتھ کانپتا ہے اور نظر بھی کمزور ہے۔"

مردہ فروش بولا "اس صورت میں تمہیں ابھی چند گھنٹے اور اس تہ خانہ میں رہنا ہوگا لیکن خیر اس ٹوکرے میں تمہارے لئے سامان خوراک رکھا ہے۔ اب میں تم سے کل صبح یا کل رات ہی کو ملونگا۔ تم کھا پی کر اطمینان کے ساتھ اپنا کام کئے جاؤ۔ اور اگر تم نے کیتھرائن کی ولدیت کے تحریری ثبوتوں اور تمام حالات کو صحت کے ساتھ قلم بند کرنے کے متعلق اپنے وعدہ کو ایفا کیا۔ تو میں بھی مقررہ انعام دینے میں کوتاہی نہ کرونگا۔"

بڑھیا نے جواب دیا "نہیں میں تمہیں ہرگز دھوکا نہ دونگی۔ میں خود جس قدر جلد ممکن ہو اس خوفناک مکان سے نکلنا چاہتی ہوں۔"

ٹڈکنز کہنے لگا "یقین ہے کہ تم یہاں سے کل رات جا سکو گی۔ مگر اس کا سارا دارومدار تمہیں پر ہے۔"

اس کے بعد مردہ فروش نے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا اور اسے مقفل کر کے اپنے کمرہ میں پہنچ گیا۔ پھر جب کہ وہ نقاب پوش لیڈی سے ملنے کے لئے مقام مقررہ تک جانے سے پہلے اپنے لباس میں چند مختصر تبدیلیاں کر رہا تھا۔ وہ اپنے دل میں سوچنے لگا "جی میں آتی ہے بفر کو اس کام پر لگاؤں کہ میرے اور اس لیڈی کے پیچھے جا کر معلوم کرے ہم کہاں جا رہے ہیں۔ مگر دقت یہ ہے کہ ہم چونکہ گاڑی پر سوار ہوں گے۔ اسی لئے بفر پیدل ہمارے پیچھے نہ جا سکے گا۔ اور اگر وہ بھی گاڑی پر سوار ہو کر گیا۔ تو ضرور ہے کہ اس لیڈی کو وہ گاڑی نظر آ جائے۔ اور اس کے دل میں کسی قسم کا شبہ پیدا ہو۔ اس صورت میں اندیشہ ہے وہ اس کام ہی سے دست بردار نہ ہو جائے اور میرے ہاتھ سے دو سو پونڈ نکل جائیں۔ نہیں یہ تجویز ٹھیک نہیں۔ مجھے اس بارہ میں سراغ حاصل کرنے کے لئے حالات ہی کا منتظر رہنا چاہئے۔ گو میں یہ جاننے کے لئے سخت بے چین ہوں کہ وہ کون ہے اور مجھے کہاں لے جانا چاہتی ہے۔"

ان معاملات پر غور کرتے ہوئے لباس کی تبدیلیوں سے فارغ ہو کر مردہ فروش نے اپنے آپ کو ایک خنجر اور ایک جوڑی پستولوں سے مسلح کیا۔ لبادہ پہنا۔ اور اپنی ٹوپی پیشانی پر اس قدر جھکا کر جس سے اس کی خوفناک صورت کسی حد تک چھپ گئی۔ وہ مکان سے باہر نکلا۔

نو بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے۔ کہ انتھنی ہڈکنز آکسفورڈ سٹریٹ اور ایجویر روڈ کی نکڑ پر پہنچا۔ آخر الذکر سڑک پر چند گز کے فاصلہ سے ایک گاڑی منتظر کھڑی تھی۔ اور چونکہ کوچبان بظاہر کوئی سواری حاصل کرنے کی کوشش نہ کرتا تھا۔ اس لئے مردہ فروش کو خیال پیدا ہوا۔ کہ غالباً وہی خاتون اس میں سوار ہے۔ اور میرا انتظار کر رہی ہے۔ چنانچہ وہ اس کی کھڑکی کے قریب پہنچا۔ اور ایک دوکان میں جلتے ہوئے گیس لیمپ کی روشنی میں اس نے دیکھا۔ کہ اس کے اندر وہی نقاب پوش لیڈی بیٹھی ہے۔ مردہ فروش کو دیکھ کر اس کے کسی قدر چھپے ہوئے چہرہ کو نہ پہچاننے کے باعث اس نے پوچھا۔ "تمہیں ہو؟"

"ہاں میڈم" کہہ کر اس نے پائدان پر پاؤں رکھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے گاڑیبان سے کہنے لگا۔ "چلاؤ"

گاڑی تیزی سے چلنے لگی۔ بظاہر گاڑیبان کو پہلے سے اس بارہ میں ہدایات دی جا چکی تھیں۔ کہ اسے کس طرف کو چلنا چاہئے۔ تھوڑی دور چل کر لیڈی نے کہا۔ "کھڑکی کی جھلملی بند کر دو"۔ ہڈکنز نے ایسا ہی کیا۔ اور اس کے بعد لیڈی کہنے لگی۔ "تمہیں وہ وعدہ یاد ہوگا۔ جو تم نے آنکھوں پر پٹی بندھوانے کے متعلق کیا تھا؟"

"میڈم مجھے ہر ایک لفظ جو ہمارے درمیان گذرا۔ پورے طور سے یاد ہے"

گاڑی میں داخل ہوتے وقت مردہ فروش نے ٹوپی اتار لی تھی لیڈی نے ایک بہت بڑا بھورے رنگ کا ریشمی رومال جو ٹوپی کی طرح بنا ہوا تھا۔ اور جس کے ساتھ ڈوری لگے ہوئے تھے۔ اس کے سر پر پہنا دیا اور ڈوروں کو اس کی گردن میں کس دیا۔ مگر نہ اتنے زور سے کہ اسے سانس لینے میں تکلیف ہو۔ پھر کہنے لگی "مجھے افسوس ہے۔ کہ میری خاطر سے تمہیں کچھ تکلیف پہنچ رہی ہے" ہڈکنز گو یہ الفاظ شائستہ ہوتے تھے اس بات کا سخت رنج ہوا۔ کہ مجھے ایک ایسے شخص کے ساتھ بھی ثابت ہو رہا تھا

قاتل ہے۔ یوں مصالحانہ گفتگو کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔

"میڈم اس کا ذکر نہ کیجئے۔ کاروبار میں ایسا ہوا ہی کرتا ہے!"

اس کے بعد دونوں میں خاموشی رہی۔ مردہ نیردش جو لندن کی پرپیچ گلیوں اور بازاروں سے پورے طور پر واقف تھا۔ اپنے ذہن میں یہ تحقیق کرنے کی بہت کوشش کرتا رہا۔ کہ گاڑی کس طرف کو چل رہی ہے۔ اور کچھ عرصہ تک وہ اس کوشش میں کامیاب بھی رہا۔ لیکن گاڑی نے اتنے چکر کاٹے۔ کہ تھوڑی دیر بعد ساری تفصیل اس کے ذہن سے نکل گئی۔ ناچار وہ اس سعی لاحاصل سے دست بردار ہو گیا۔ اور جی میں کہنے لگا "ممکن ہے کوئی آئیندہ واقعہ مجھے اس بارہ میں صحیح واقفیت مہیا کر سکے۔ سردست تو سارا معاملہ کسی گہرے راز میں مخفی معلوم ہوتا ہے"۔

اس کے سامنے بیٹھی ہوئی ایڈلین طرح طرح کے جذبات کا شکار بنی ہوئی تھی۔ اب جبکہ اس کی تجویز عملی صورت میں اس حد تک پہنچ چکی۔ تو اس کا ذہنی اضطراب دم بدم بڑھنے لگا۔ اس نے اپنی طبیعت کو سکون پذیر کرنے کی غرض سے بارہا یہ دلیل سوچی کہ قاتل بہر حال میں نہیں ہوں۔ کیونکہ مجھے قتل میں حصہ نہیں لینا ہے۔ اس نے یہ بھی سوچا کہ اگر میرا ضمیر مجھے قاتل قرار دے۔ تو بھی میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتی ہوں کیونکہ ایک سنگدل دشمن سے رہائی پانے کے لئے ہر قسم کی کوشش جائز ہے۔ لیکن باوجود ان دلیلوں کے اس جرم کی اہمیت جس کا ارتکاب عنقریب ہونے والا تھا۔ لحظہ بہ لحظہ اس کی نظروں میں بڑھتی ہی گئی۔ اس طویل سفر کے دوران میں بارہا اس کے جی میں آئی۔ کہ اپنے ساتھی سے کہہ دوں۔ میں اس معاملہ سے دست بردار ہوتی ہوں۔ لیکن پھر جب لڈیا کے مظالم اور انتقام کی زبردست خواہش کا خیال آتا۔ تو وہ اس ارادہ کو فوراً ہی ترک کر دیتی۔

اسی طرح قریباً پون گھنٹہ چل کر گاڑی یکایک ٹھہر گئی۔ ایڈلین نے یہ دیکھکر دبے لفظوں میں اپنے ساتھی سے کہا۔ "اب تم ٹوپی پہن لو۔ کالر کو اونچا اٹھا لو۔ اور سر جھکا کر نیچے اترو"۔

مردہ نیردش اس کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا۔ کچھ ان احتیاطوں سے اور کچھ رات کے بے چین ہونے کے باعث اس کام میں یہاں تک مدد ملی۔ کہ جب گاڑی بان نے دروازہ کھولا

تو اسے بالکل معلوم نہ ہو سکا۔ کہ ڈڈکنز کے چہرہ پر بھورے رنگ کی ریشمی نقاب چڑھی ہوئی ہے۔

چلتے وقت گاڑی بان سے مخاطب ہو کر ایڈلین نے کہا "تم نے ہماری واپسی کا منتظر رہنا۔ شاید ہمیں دو تین گھنٹے لگ جائیں گے۔ لیکن بہر حال تم نے یہیں ٹھیرنا" یہ کہتے ہوئے اس نے ایک سونے کا سکہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اور اس کے بعد ڈڈکنز کو بازو سے پکڑ کر وہ جلد جلد چلنے لگی۔ مردہ فروش کی آنکھیں بند تھیں۔ مگر پاؤں جس زمین پر اٹھ رہے تھے۔ اس کی نرمی سے اس نے معلوم کر لیا۔ کہ ہم شاہراہ کو چھوڑ کر چل رہے ہیں۔ اس طرح نصف گھنٹہ چلنے کے بعد دونوں اس باڑ تک پہنچے۔ جو بیلسوور تھیٹل کے باغ کے گرد بنی ہوئی تھی۔ ایڈلین نے ایک کنجی نکال کر پھاٹک کھولا۔ اور اپنے ساتھی کو لیکر ایک چور دروازہ کے راستے جو محل کے انتہائے جنوب میں واقع تھا۔ اندر داخل ہوئی دروازہ کو اندر سے بند کر کے وہ مردہ فروش کو ساتھ لئے زینہ پر چڑھنے لگی۔ اور آخر بسکے ساتھ اپنے کمرہ میں پہنچ گئی۔ یہاں پر اس نے اُسے ایک کرسی پر بٹھا دیا اور نقاب اس کی آنکھوں سے اتار دی۔ لیکن کمرہ میں چونکہ تاریکی تھی۔ اس لئے مردہ فروش کو کچھ نظر نہ آیا

ایڈلین آواز دبا کر کہنے لگی "میرا دشمن تھوڑی دیر میں یہاں آئے گا۔ ممکن ہے وہ فوراً ہی آ جائے۔ یا گھنٹہ بھر بعد آئے۔ بہر حال اس کا آنا یقینی ہے۔ میں تمہیں ایک پردہ کے پیچھے چھپائے دیتی ہوں۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کوئی اور شخص کمرہ میں داخل ہو کر غلطی کا شکار بنے۔ یاد رکھو کہ جب وہ عورت جو میری دشمن ہے۔ کمرہ میں داخل ہو اور تم میرے دروازہ بند کرنے کی آہٹ سنو۔ پھر جب میری زبان سے "بدبخت" کا لفظ تمہیں سنائی دے۔ تو لپک کر فوراً ہی اسے گردن سے پکڑ لینا۔ اور گلا گھونٹ کر اسے جان سے مار دینا۔ بتاؤ تم اس کے لئے تیار ہو؟ خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرنا چاہئے"

ڈڈکنز بولا "میڈم اطمینان رکھو۔ وہ عورت خواہ کوئی ہو۔ جب ایک بار میری آہنی انگلیوں نے اس کی گردن کو پکڑ لیا۔ پھر اس کے منہ سے آواز بھی نہ نکلے گی"

اس بخت دہن کے بعد ایڈلین نے اسے اپنے بستر کے پیچھے چھپا لیا۔ اور خود دروازہ کے قریب کھڑی ہو گئی۔ کم و بیش بیس منٹ تک شدید انتظار کا عالم رہا۔ بیس منٹ کا یہ خفیف وقفہ ایڈلین کے لئے نہایت خوفناک اور بیس سال کے برابر طویل ثابت ہو رہا تھا

اگرچہ مردہ فروش کو اس کی ذرا بھی پروا نہ تھی۔ کیونکہ اس کا ضمیر اس قدر سخت ہو چکا تھا کہ اسے اس تازہ واقعہ کی نسبت جو عنقریب پیش آنے والا تھا۔ ذرا بھی تشویش نہ تھی۔ اسے محض اس رقم کا خیال تھا۔ جو اس فعل کی بدولت حاصل کی جانی تھی

مگر ایڈیلین کی کچھ نہ پوچھو۔ اس کے خیالات انتہا درجہ خوفناک تھے۔ اسے اس بارہ میں کوئی اندیشہ نہ تھا۔ کہ کہیں یہ خوفناک سازش ناکام رہے اور لوگوں پر سارا راز فاش ہو جائے۔ کیونکہ اس نے اپنی تجاویز کو ایسی پختگی سے تیار کیا تھا کہ اس قسم کا واقعہ پیش ہی نہ سکتا تھا۔ خوف صرف اس کی انتہائی اہمیت کے متعلق لگا ہوا تھا۔ جس کی اس نے اس قدر غور و خوض سے تیاری کی تھی۔ اور جس کا پایہ تکمیل کو پہنچنا اب تھوڑی دیر کی بات تھا۔

ہم نے بیان کیا ہے۔ کہ اس طرح پر بیس منٹ کا عرصہ گزر گیا۔ لیکن نہیں یہ عرصہ ایڈیلین کو اس وقت اپنی ذہنی اذیت کی وجہ سے بیس سال ... بیس ہزار سال سے بھی زیادہ طویل معلوم ہوا۔

آخر کار برآمدہ میں کسی کے پاؤں کی چاپ سنائی دی۔ اور اس کے بعد رفتہ رفتہ یہ آواز قریب تر آتی گئی۔

اوہ! اس وقت لیڈی ریڈولسورتھ کے دل پر کیا حالت گزر رہی تھی۔ ہر چند کہ معاملہ اب انتہائی صورت تک پہنچ چکا تھا۔ تاہم اس وقت بھی کئی بار اس کے جی میں آئی۔ کہ آگے بڑھ کر اپنے ساتھی سے کہہ دوں۔ جانے دو اس کی جان لینا ٹھیک نہیں ہے۔

لیکن فوراً ہی کوئی شیطانی ہستی اس کے کان میں کہہ دیتی تھی۔ "یہی تو انتقام کا وقت ہے" اور اس آواز سے مسحور ہو کر وہ اپنی جگہ پر رک جاتی۔ اس کے اندر بارہا نیک خیالات نے اپنی آواز بلند کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ہر بار اسے دباتی رہی آخر جی کڑا کر کے اس نے اس بات کا فیصلہ کر لیا۔ کہ میں اپنے انتقام میں پورے طور سے بے رحم اور سنگدل ثابت ہونگی۔

جس شخص کے قدموں کی چاپ اسے قریب تر آتی سنائی دے رہی تھی۔ اس کے متعلق اسے یقین تھا۔ کہ یہ لڈیا ہی ہے کیونکہ وہ کسی دوسری خادمہ کو بس چلتے اپنی مالکہ

کے کمرہ میں داخل نہ ہونے دیتی تھی۔ اس کی وجہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا محض ظاہرداری کی خاطر اپنی مالکہ کے پاس جاتی تھی۔ ورنہ اپنے ہاتھ سے وہ کام جسے سرانجام دینا اس کا فرض تھا۔ ہرگز نہ کرتی تھی۔ کیونکہ یہ سب اس نے ایڈلین کے ذمہ ڈال رکھا تھا۔

اتنے میں کسی نے دروازہ پر ہاتھ رکھا۔ کواڑ کھلے۔ اور لیڈیا شمع ہاتھ میں لئے کمرہ کے اندر داخل ہوئی۔ ایڈلین نے جو اس موقعہ کی تاک میں تھی۔ جھٹ دروازہ بند کر دیا۔ اور چلا کر کہنے لگی "بدبخت لے تیرا آخری وقت آگیا" یہ الفاظ سنکر لیڈیا چونکی۔ اور گھبراہٹ کی حالت میں شمع اس کے ہاتھ سے فرش زمین پر گر پڑی۔ اس کے ساتھ ہی مردہ فروش پردہ کے پیچھے اپنی کمین گاہ سے شیر کی طرح جست کر کے نکلا۔ اور طرفۃ العین میں اس نے بدنصیب عورت کی گردن اپنی زبردست گرفت میں لے لی۔ اور اسے اس آسانی کیساتھ گویا وہ چھوٹا سا بچہ ہو۔ فرش زمین پر گرا لیا۔

شمع گل ہو گئی تھی۔ اس لئے وہ خوفناک فعل تاریکی ہی میں تکمیل کو پہنچا۔ ایڈلین کو جو اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی اس خوفناک عمل کو دیکھ یا زیادہ صحیح لفظوں میں محسوس کر رہی تھی صرف ایک ہلکی سی غرغراہٹ کی آواز سنائی دی۔ ایسی جو کسی شخص کے دم بند ہونے کے وقت نکلا کرتی ہے۔ اور اس کے بعد بدنصیب عورت کے بدن کی تشنجی حرکات نے اس پر واضح کر دیا کہ کام تمام ہو چکا

نہایت کمزور اور افسردہ دل اور اس حالت میں کہ دماغ کو چکر آ رہے تھے۔ اور آنکھوں کے سامنے چھوٹی چھوٹی روشن چنگاریاں اڑتی دکھائی دیتی تھیں۔ لیڈی ڈیلسورتھ سہارے کے لئے دروازہ کے ساتھ پشت لگا کر کھڑی رہی۔ اسی طرح دو منٹ کا عرصہ گذر گیا۔ آواز لمحہ بہ لمحہ مدہم ہوتی گئی۔ خاموشی چھا گئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے اپنے حواس بھی جواب دے جا رہے ہیں۔ اور میں ڈوبتی چلی ہوں۔ اس نیم بیداری کی حالت سے مردہ فروش کی گلوگیر آواز نے اسے چونکا دیا۔ جو کہہ رہا تھا "لیجئے کام تمام ہو گیا"

اب لیڈی ڈیلسورتھ کو اپنی خطرناک حالت کا احساس ہوا۔ اور ان تیاریوں کو عمل میں لانے کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ جو اس نے ساری تجویز کو مکمل کرنے کے متعلق پہلے سے سوچ رکھی تھیں۔ چنانچہ وہ جلدی سے آواز دبا کر کہنے لگی "اب کسی

طرح اس لاش کو ٹھکانے لگانا چاہیئے۔ تم اسے اپنی پیٹھ پر اٹھا لو۔ اور میرے ساتھ ساتھ تھوڑی دور جہاں میں تمہیں لے چلتی ہوں چلو۔ لیکن یہ لو اس تھیلی میں ڈیڑھ سو پونڈ ہیں۔ یعنی جس قدر میں نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ اس سے بھی پچاس زیادہ۔ اسے سنبھال لو۔"

مردہ فروش نے حریصانہ انداز سے تھیلی لے لی۔ اس کا وزن یہ واضح کرنے کو کافی تھا۔ کہ مجھے کسی قسم کا دھوکہ نہیں دیا گیا۔ جبکہ وہ اپنی اس ناپاک کمائی کو کوٹ کے اندر جیب میں چھپا رہا تھا۔ ایڈلین تاریکی میں راستہ ٹٹولتی اپنے سنگاردان کی دراز تک پہنچی۔ اور اسے کھول کر جواہرات کا ڈبہ نکال لیا۔ کنجی کو قفل ہی میں لگا ہوا اور دروازہ کو کھلا چھوڑ کر وہ دوبارہ مردہ فروش کے پاس آئی۔ پھر جب اس نے اس کے منہ پر وہی ریشمی ٹوپی پہنانی چاہی۔ تو مردہ فروش نے کسی قسم کا اعتراض نہ کیا۔ کیونکہ جس شخص سے اسے اس قدر وافر روپیہ ملا تھا۔ اس کے لیے وہ ہر قسم کے کام پر بتحمل و حجت آمادہ ہو سکتا تھا۔ پھر لاش کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر وہ ایڈلین کا ہاتھ پکڑے کمرہ سے باہر نکلا۔ دونوں دبے پاؤں سیڑھیوں سے اترتے ہوئے چور دروازہ کے راستہ عالیشان محل سے باہر نکل گئے۔ ایڈلین جب اول مرتبہ اپنے رفیق کی معیت میں اس راستہ سے داخل ہوئی۔ تو وہ اس دروازہ کو بند کر کے کنجی قفل ہی میں لگی چھوڑ گئی تھی۔

مکان سے باہر نکل کر وہ مردہ فروش کو لیے دوبارہ کھیتوں کے اوپر سے ہوتی ہوئی باڑ کا پھاٹک کھلا چھوڑ رہنے دیا۔ اور آخر اس کا ہاتھ پکڑے ایک ایسے مقام پر پہنچی۔ جہاں ایک بہت بڑا اور گہرا تالاب واقع تھا۔ تالاب کے کنارے پتھروں کا ڈھیر تھا یہاں پہنچکر ایڈلین نے کہا۔ "لاش کو فرش پر ڈال دو۔" مردہ فروش نے ایسا ہی کیا۔ اور خود بھی چپ چاپ اس کے پاس بیٹھ گیا۔

رات کی تاریکی میں آسمان پر چھائے ہوئے بادلوں میں سے چاند کی ایک ہلکی سی شعاع شب یلدا کی سیاہی کو چیرتی ہوئی بدنصیب مقتول لڑکی کے زرد چہرہ پر پڑی۔ مگر ایڈلین نے جھٹ اپنی نگاہ دوسری طرف کو پھیر لی۔ اور منہ دوسری طرف کر کے جلد جلد اپنے جواہرات کا ڈبہ اور بہت سے بھاری پتھر لاش کے ساتھ باندھ دیے۔ اس مطلب کے لئے وہ اپنے ساتھ ایک مضبوط رسی مکان سے لیتی آئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ

ایڈلین نے اپنی بھیانک سکیم کی ہر ایک تفصیل کو پہلے سے نہایت کامل طریقے پر سوچ لیا تہا۔ اور اس موقع پر اپنی سلامتی کی خاطر اس نے اپنے قیمتی جواہرات سے دستبردار ہونے میں بہی تامل نہ کیا۔

یہ کام تہوڑی سی دیر میں ہو گیا۔ جس کے بعد ایڈلین نے لاش کو خود دھکا دے کر تالاب میں پھینک دیا۔ لاش کے گرنے سے پانی کی ہموار سطح پر ایک بھنور سا پیدا ہوا۔ پھر اس کے غرق ہونے کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد جب پانی نے اس بدنصیب پر پھر اپنی چادر پھیلا دی۔ تو بالکل خاموشی ہو گئی۔

مردہ فروش تالاب کے کنارے بیٹھا اپنے دل سے کہہ رہا تہا: "میں نے بہی دنیا کے بہت رنگ دیکھے ہیں۔ مگر خدا کی قسم اپنی زندگی میں ایسی ہوشیار عورت سے بہت کم واسطہ پڑا تہا۔ اس کی ہوشیاری کی جتنی تعریف کروں کم ہے۔"

یہ الفاظ ہر چند کہ اس نے کسی قدر بلند لہجہ میں کہے تہے۔ مگر وہ ایڈلین کے کانوں تک نہ پہنچے۔ ورنہ ان تعریفی کلمات سے بہی جو ایک مسلمہ بدمعاش ... ایک مردہ فروش ... ایک قاتل نے اس کی نسبت کہے تہے۔ ضرور اس کے دل میں انتہائی نفرت کا احساس پیدا ہوتا۔

آخر جب یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا۔ تو ایڈلین زیادہ آزادی سے سانس لیتے ہوئے اپنے ساتھی سے کہنے لگی "اب یہ کام ہو چکا آؤ واپس چلیں"۔

وہ بدستور مردہ فروش کا ہاتھ پکڑے پھر کھیتوں سے گزرنے لگی۔ اس کے ننگے پاؤں رات کی شبنم سے بھیگ کر ٹھٹھر گئے تہے۔ تکان کا یہ عالم تہا۔ کہ تہوڑی تہوڑی دیر کے بعد گرنے کو جی چاہتا تہا۔ لیکن اس وقت اس عورت میں جو صرف چند ہفتوں میں ایک بچہ کی ماں بننے والی تہی۔ کوئی فوق الفطرت طاقت کام کر رہی تہی۔ وہ ان ساری صعوبتوں کو خوشی خوشی برداشت کر رہی تہی۔ کیونکہ وہ جانتی تہی۔ اب مجہے اپنے جانی دشمن سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل ہو چکی۔ اور جو کچہ ہونا تہا۔ وہ نہایت ہی خوش اسلوبی اور رازداری کے ساتہ پورا ہو گیا۔

جب یہ دونوں گاڑی کے پاس پہنچے۔ تو گاڑی بان خارجی نشست پر لیٹا ہوا سو رہا تہا۔ اس کے اچہی طرح بیدار ہونے سے پیشتر مردہ فروش اس میں سوار ہو گیا۔

اس کے بعد ایڈلین بھی گاڑی میں بیٹھ گئی - اور کہنے لگی " اب تم اسی مقام کو واپس چلو - جہاں تم نے میرے رفیق کو سوار کیا تھا "

اب وہ اس نعش کے پہلو بہ پہلو پھر ایک بار اس طویل سفر کو طے کرنے لگی جس کے ہاتھوں ایک خوفناک قتل کی تازہ واردات ہو چکی تھی - لیکن سچ پوچھو تو دونوں میں فرق بھی تھوڑا ہی تھا - کیونکہ وہ قاتل تھا - اور یہ اسے قتل پر اکسانے والی - قانون بھی تو دونوں میں بہت کم امتیاز روا رکھتا ہے -

پون گھنٹہ کے عرصہ میں گاڑی ایجویر روڈ کی نکڑ پر رکی - یہاں پہنچنے سے تھوڑی دیر پہلے ایڈلین نے مردہ فروش کے چہرے سے ریشمی نقاب ہٹا لی تھی - ایڈلین اور اس کا ساتھی دونوں گاڑی سے اترے - اور اول الذکر نے گاڑی بان کو کوئی معقول رقم دے کر جس کے بعد اس کے لئے حیل و حجت کا امکان ہی نہ رہا - اس کو رخصت کر دیا - ڈرائیور نے گاڑی کا نمبر معلوم کرنے کی بہت کوشش کی - لیکن وہ اسے کہیں نظر نہ آیا - کیونکہ ہوشیار ایڈلین نے گاڑی بان کو کچھ دے کر نمبر پہلے ہی اکھڑوا دیا تھا -

رخصت ہوتے وقت ڈرائیور بولا " حضور اگر کبھی میری خدمات کی ضرورت ہو یا آپ کسی دوست سے میری سفارش کریں ... "

" ہاں ہاں ضرور " - ایڈلین نے دلی نفرت سے قطع کلام کر کے کہا -

" شب بخیر "

مگر اس کا جواب دیئے بغیر ہی وہ تیزی سے قدم اٹھاتی ایک طرف کو ہو لی -

مردہ فروش دل میں سوچنے لگا " اب اس کے پیچھے جانا بھی بے سود ہوگا - کیونکہ عورت بڑی ہی چالاک ہے - وہ کسی طرح اپنا سراغ نہ چلنے دیگی " ناچار ان خیالات میں محو رات کے کام سے ہر طرح مطمئن ہو کر مکان کی طرف لوٹا -

ادھر ایڈلین اپنے شہر والے محل میں بدستور خفیہ دروازے کے راستہ اپنے کمرہ تک پہنچ گئی - اس نے سارا انتظام ایسے طریق پر مکمل کیا تھا کہ خادمہ کو جو اس مکان کی نگرانی کیا کرتی تھی - ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کا خیال نہ آیا کہ لیڈی ریولسنور تھوڑی دیر کو رات کے وقت تھوڑی دیر کے لئے بھی کہیں باہر گئی ہے -

اس رات کو تین اور چار بجے کے درمیان زور کا پانی برسنے لگا - اور آٹھ بجے تک

لگاتار برستا رہا۔ اس سے لیڈی ریونسورتھ کو اطمینان ہو گیا۔ کہ ہال کے نواحی میدان اور کھیتوں سے جن پر سے گذر کر اس نے مقتولہ کی لاش کو تالاب میں ڈلوایا تھا۔ میرے اور انتھنی ٹڈ کنز کے قدموں کا نشان بھی مٹ گیا ہوگا۔

کیا تماشا ہے کہ بعض اوقات قدرت بھی نہایت خوفناک جرائم کا سراغ مٹانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے!

چھٹا باب — لارڈ ریونسورتھ کا انتقال، لالہ ورمردہ فروش

دوسرے دن صبح کو لیڈی ریونسورتھ حاضری کی میز سے کچھ کھائے پیئے بغیر اٹھی ہی تھی۔ کہ خادمہ نے کمرہ میں داخل ہو کر عرض کیا "حضور کونٹین گھوڑے پر سوار ہو کر ابھی ابھی ہال سے آیا ہے۔ اور آپ سے فوراً ہی ملنا چاہتا ہے۔" ایڈلین اس قسم کے واقعہ کے لئے تیار نہ تھی لیکن اس نے ظاہر یہ کیا کہ گویا اس کے خیال میں کونٹین لارڈ ریونسورتھ کی بیماری کی کوئی خبر لے کر آیا ہے۔ چنانچہ جب وہ کمرہ میں داخل ہوا۔ تو اس نے آگے بڑھ کر مصنوعی فکر کے لہجہ میں پوچھا "کونٹین تمہارے آقا کی طبیعت تو اچھی ہے؟ کہو تم کس طرح اتنے سویرے آئے ہو؟"

نوکر نے عرض کیا "حضور یوں تو ان کی طبیعت بھی آج زیادہ ناساز ہے لیکن ۔ ۔ ۔"

"لیکن خطرناک تو نہیں؟" ایڈلین نے اس انداز سے پوچھا گویا وہ گھبرائے اضطراب کی حالت میں ہے۔

کونٹین بولا "بانو مائی لارڈ کی طبیعت یقیناً آج بہت زیادہ ناساز ہے۔ لیکن اس وقت میں علی الصباح خاص طور پر ان کی بیماری کی خبر ہی لے کر نہیں آیا۔ بلکہ یہ اطلاع دینے کو حاضر ہوا ہوں۔ کہ حضور کی خادمہ لڈیا ہیجنس فرار ہو گئی ہے ۔ ۔ ۔"

"کیا کہتے ہو! لڈیا فرار ہو گئی!" لیڈی ریونسورتھ نے بناوٹی گھبراہٹ سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن پہلے میں حضور سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل جب آپ تشریف لائے تو جواہرات کا ڈبہ ساتھ لیتے آئے تھے؟"

"نہیں کونٹین! بالکل نہیں۔ میں تو صرف چند گھنٹوں کے لئے ۔ ۔ ۔ بمقدار سے زیادہ

آج صبح تک کے لئے یہاں آئی تھی۔"

نوکر نے کہا" اس صورت میں ہمارے بدترین اندیشے صحیح ثابت ہوئے۔ لڈیا حضور کے جواہرات کا ڈبہ لیکر فرار ہوگئی ہے۔"

"بدبخت! ناشکری!" اڈلین نے سخت غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا" کیا میرے ہاں اس کے ساتھ اچھی طرح سلوک نہ ہوتا تھا؟ کیا میں اس پر کسی طرح کی سختی کرتی تھی؟"

کونٹین بولا" حضور نے تو اسے اتنا سر لگا رکھا تھا کہ باقی نوکروں سے اس کی بن نہ آتی تھی۔"

"لیکن یہ واقعہ کب پیش آیا؟ تمہیں اس کے فرار ہونے کا علم کس طرح ہوا؟" لیڈی ریونسورتھ نے پوچھا۔

خادم نے عرض کیا" حضور اس کے گم ہونے کا آج صبح تک کسی کو علم نہ تھا۔ گو خیال یہ ہے کہ وہ کل شام ہی کو کہیں چلی گئی ہوگی۔ کہتی تھی کہ پہلی نصف شب میں لارڈ ڈنسٹیبل کی نگرانی کروں گی۔ لیکن جب وہ وقت مقررہ پر نہ آئی۔ تو یہ سمجھ کر کہ وہ سو گئی ہے۔ یہ کام ایک خادمہ کے سپرد کر دیا گیا۔ صبح کو باغبان نے دیکھا۔ تو جنوبی حصہ میں باڑ کا پھاٹک کھلا ہوا اور کنجی قفل میں موجود تھی۔ اس لئے قدرتی طور پر اس کے دل میں شک پیدا ہوگیا اور جب مزید جستجو کی گئی۔ تو محل کے اس حصہ میں جو خفیہ دروازہ ہے۔ اس کی کنجی بھی قفل کے اندر موجود پائی گئی۔ مالی نے اس کی اطلاع اوروں کو دی۔ تحقیقات شروع کی گئی۔ اور کچھ دیر بعد جب ہم چند آدمی حضور کے کمرہ میں پہنچے۔ تو معلوم ہوا۔ میز کی ایک دراز کھلی ہے اور اس میں جواہرات کا ڈبہ موجود نہیں۔ سب نوکروں کو اکٹھا کیا گیا۔ مگر ان میں لڈیا نظر نہ آتی تھی اور بعد ازاں معلوم ہوا کہ وہ رات کے وقت اپنے کمرہ میں سوئی بھی نہیں۔ وہ شمع بھی جسے لیکر لڈیا حضور کے کمرہ میں جایا کرتی تھی۔ آپ ہی کے کمرہ کے وسط میں اس طرح پڑی ہوئی ملی۔ گویا کسی نے اضطراب کی حالت میں اسے جلدی سے گرا دیا ہو۔۔۔"

اڈلین جی میں خوش تھی۔ کہ میں نے جو جو تفصیلات سوچی تھیں۔ وہ حرف بحرف میری مرضی کے مطابق پوری ہوئیں۔ مگر ظاہرداری کے لئے اس نے کہا" میرے جواہرات کے سوا کوئی اور چیز بھی گم ہوئی ہے؟"

کونٹین نے جواب دیا" جب میں اس طرف کو آنے لگا ہوں۔ اس وقت تک تو اور

کوئی چیز گم معلوم نہ ہوتی تھی۔ زیادہ حیرت اس بات کی ہے کہ لڈیا چلتے وقت اپنا سامان بھی نہیں لے گئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضور کے کمرہ میں گئی۔ وہاں اسے دراز کی کنجی مل گئی۔ اور جواہرات کا ڈبہ موجود دیکھکر یکایک اسے چوری کا خیال پیدا ہوا چونکہ جاتے وقت وہ اپنا شال یا لبادہ یا ٹوپی بھی پہن کر نہیں گئی۔ اس لئے قیاس چاہتا ہے کہ وہ ڈبہ اٹھا کر فوراً ہی کسی طرف کو چلی گئی۔ گو اس لحاظ سے کہ اسے حضور کی خدمت میں آئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ نوکروں کو بھی اس بات کا صحیح طور سے علم نہیں کہ اس کے پاس کہاں کیا کپڑے تھے"

ایڈلین نے پوچھا "لیکن اسے خفیہ دروازے اور باہر کے پھاٹک کی کنجیاں کہاں سے ملیں ؟"

کونٹین نے کسی قدر مضطرب ہو کر کہا "ممکن ہے وہ کسی طرح اتفاقیہ طور سے حضور کے کمرہ میں پہنچ گئی ہوں ..."

"ہاں مجھے یاد آیا وہ یہیں تھیں" ایڈلین نے کسی قدر شرماتے ہوئے کہا کیونکہ نوکر کے تامل سے اسے خیال پیدا ہو گیا تھا کہ وہ جانتا ہے میں نے یہ کنجیاں کرنیل جرلونڈ سے کو خفیہ طور سے اپنے کمرہ تک پہنچانے کے لئے حاصل کی تھیں۔ لیکن اس نے لڈیا ہچلسن کے فرار کی شہادت زیادہ مضبوط کرنے کی غرض سے اس شبہ کو بھی اپنے اوپر لینا گوارا کیا۔

تھوڑی دیر کے بعد ایڈلین نے کہا "اس وقت تک لارڈ ریونسورتھ کو بھی اس واقعہ کا علم ہوا ہے یا نہیں ؟"

کونٹین بولا "میں نے اس کی اطلاع ان کو دی تھی۔ مگر انہوں نے کچھ ایسی لاپرواہی ظاہر کی کہ میں نے تفصیلات میں پڑنا ضروری نہ سمجھا۔ اب میں حضور کی اجازت سے بوسٹرپ کے تھانہ میں جا کر اس چوری کی رپٹ لکھواتا ہوں"

یہ کہکر وہ دروازہ کیطرف بڑھا۔ لیڈی ریونسورتھ دل سے چاہتی تھی کہ معاملہ کسی طرح لوگوں کی نظروں میں نہ آئے۔ کیونکہ ایسا ہونے سے انیتسی ڈکنز کو اس راز کا پورے طور سے علم ہو جاتا جس میں اس نے نہایت اہم حصہ لیا تھا۔ مگر ظاہر داری کی غرض سے وہ اس وقت تک خاموش رہی۔ کہ نوکر دروازہ تک پہنچ گیا۔ پھر اس انداز سے گویا اسے کوئی نیا خیال پیدا ہوا ہے وہ کہنے لگی "کونٹین ٹھیر جاؤ ... میرے خیال

میں یہ کارروائی نہ ہونی چاہئیے ...."

نوکر نے متعجب ہو کر کہا "حضور کیا فرماتے ہیں!"

وہ بولی "وہ لاکھ ناشکری ہو۔ میں پھر بھی اُس سے نرمی کا سلوک کرنا چاہتی ہوں"

نوکر نے اور بھی زیادہ متعجب ہو کر کہا "حضور خیال تو فرمایئے معاملہ کس قدر اہم ہے میرے نزدیک اُن جواہرات کی قیمت دو ہزار پونڈ سے کم نہ ہوگی۔ پھر بھلا جس عورت نے ایسے قیمتی جواہرات چرائے۔ اُس سے نرمی کا سلوک کس طرح مناسب ہو سکتا ہے؟"

وہ کہنے لگی "اب جب میں اس معاملہ پر غور کرتی ہوں۔ تو یہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے رفت گذشت کر دیا جائے۔ مجھے معلوم نہیں کیا بات ہے لیکن میری بہن لیڈی بونس کو اس عورت سے کچھ خاص انس ہے۔ اور میں خیال کرتی ہوں۔ کہ وہ لڈیا ہچنسن کو کسی مصیبت میں گرفتار دیکھنے کی بجائے اس بات کو زیادہ پسند کرے گی۔ کہ اس چوری کی نقصان اپنے شوہر سر جیری سے پورا کرا دے۔ لڈیا نے جو کچھ کیا بہت بُرا ہے۔ اور اس کی احسان فراموشی کا مجھے مدتوں افسوس رہیگا۔ مگر باوجود اس کے اپنی عزیز بہن لیڈی بونس کی خاطر سے میں چاہتی ہوں۔ کہ تم اس معاملہ کو نظر انداز کر دو۔ کم از کم اُسوقت تک کہ میں اس کے متعلق لیڈی بونس سے اس کی رائے دریافت کروں"

فرمانبردار نوکر نے مودبانہ طریق پر جواب دیا "مجھے حضور کے احکام کی تعمیل میں سرمو انکار نہیں ہو سکتا۔ تو گویا اب مجھے پارک ہی کو واپس چلے جانا چاہیئے؟"

اڈلین کہنے لگی "تم گاڑی تیار کراؤ۔ میں بھی چلتی ہوں۔ کیونکہ تم کہتے ہو۔ اُن کی طبیعت بہت ناساز ہے"

کونٹین واپس چلا گیا۔ اُس کے دل میں اس بات کا پورے طور سے یقین تھا۔ کہ بیگم صاحب کا یہ رحم آمیز سلوک اس وجہ سے ہے کہ انہیں اندیشہ ہے۔ خفیہ دروازہ اور پھاٹک کی کنجیاں اُن کے اپنے کمرہ میں پائے جانے کے واقعہ کے سلسلہ میں جو تحقیقات ہوگی۔ کہیں اس کی بدولت اُن کے وہ تعلقات ظاہر نہ ہو جائیں۔ جو کرنیل جولمونڈلے کے ساتھ ہیں۔ اس طرح پر گویا وہ بات جو لڈیا نے لیڈی ریونسورتھ سے انتقام لینے کی غرض سے سوچی تھی۔ یعنی خود ہی کرنیل کو اُس کے کمرے میں بھیجا۔ اور خود ہی باقی نوکروں کو اُس واقعہ کا گواہ بنایا۔ وہ اُلٹا اس وقت

اڈلین کے حق میں مفید اور معقول عذر ثابت ہوئی۔

پاؤ گھنٹہ میں گاڑی تیار ہو گئی۔ اور لیڈی ریونسورتھ اس پر سوار ہو کر ہال کو واپس روانہ ہوئی۔ وہاں پہنچی تو معلوم ہوا کہ لوگوں کی زبان پر لڈیا ہچنسن کی گمشدگی کی بجائے ایک اور زیادہ اہم معاملہ کا چرچا ہے اور وہ یہ کہ لارڈ ریونسورتھ قریب المرگ ہیں۔ یہ حالت دیکھکر وہ سیدھی اُن کے کمرہ میں پہنچی۔ دیکھا کہ بالکل بیہوش بستر پر پڑے ہیں۔ اور مسٹر گراہم جنہوں نے شہر سے قابل ڈاکٹر لانے کے لئے نوکروں کو اُس شاہراہ کی بجائے جس سے اڈلین واپس آئی۔ ایک زیادہ مختصر راستہ سے بھیجا تھا۔ اس اثنا میں خود تیمارداری کر رہے ہیں۔ حالات دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک گھنٹہ پیشتر لارڈ موصوف کے کمرہ کی گھنٹی بڑے زور سے بجتی سنائی دی۔ اور جب نوکر کمرہ میں پہنچے تو دیکھا کہ بے ہوش پڑے ہیں۔ نوکروں نے فوراً مسٹر گراہم کو اُن کی تیمارداری کے لئے بلوایا۔ اور انہی کے زیر ہدایت لارڈ ریونسورتھ کو بستر پر لٹا دیا گیا۔ گو باوجود تمام کوششوں کے وہ بدستور بیہوشی کی حالت میں پڑے رہے۔ آنکھیں بند تھیں اور زندگی کی واحد علامت سانس کا آہستگی سے چلنا تھی۔ یہ بیان کرنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ مسٹر گراہم نے انہیں ہوش میں لانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اڈلین نے جب اپنے شوہر کو اس حالت میں دیکھا۔ تو اُس نے بڑے رنج اور کرب کا اظہار کیا۔ اُسے سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی۔ کہ اگر پیدا ہونے والا بچہ لڑکی ثابت ہوا۔ تو مجھے عنقریب اس وسیع جائداد سے دست بردار ہونا پڑے گا۔ یہ غم سب سے زیادہ اُس کی جان کو کھا رہا تھا۔

کچھ عرصہ بعد لندن سے دو قابل ڈاکٹر بھی آ پہنچے۔ مگر انہوں نے لارڈ ریونسورتھ کی حالت سے مایوسی ظاہر کی۔ بیہوشی اس قدر غالب تھی۔ کہ اُسے کسی طرح رفع نہ کیا جاسکتا تھا۔ آخر کار اسی حالت میں انہوں نے شام کے قریب دم توڑا۔ اور سچ پوچھو تو اپنے ہاتھوں اپنے بھائی گلبرٹ ورتن کی سازش کا ذریعہ بنکر جان عزیز ضائع کی۔

یکم فروری کو ریونسورتھ ہال میں شادی کی دھوم دھام تھی۔ آج صرف دو ہفتہ بعد ۱۶ تاریخ کو وہاں جنازہ اٹھتا ہے۔ افسوس اس دنیا میں خوشی اور ماتم کا تعلق کس قدر نزدیک ہے!

جس رات کو لارڈ ریونسورتھ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اُسی کو ذیل کا واقعہ لندن میں وقوع پذیر ہوا۔

گیارہ بجے کا وقت تھا کہ مردہ فروش اور مسٹر بلنکس دونوں اُس تہ خانہ میں اُترے جس میں بدنصیب بڑھیا قید تھی۔ اندر داخل ہوکر ٹڈکنز نے تلخ لہجہ میں گویا اسے کسی مزید تاخیر کا اندیشہ ہو پوچھا "تمہارا کام ابھی تک ختم ہوا یا نہیں؟"

گنہگار بڑھیا نے جواب دیا" خدا کا شکر ہے کہ پورا ہوگیا" یہ کہتے ہوئے اُس نے کاغذ کے چند تختوں کی طرف اشارہ کیا جو میز پر ایک طرف کو رکھے ہوئے تھے۔ جن کی تحریر کو دیکھکر ہر شخص کہہ سکتا تھا کہ جوانی کے دنوں میں اس عورت کی تحریر کچھہ کم قابل تعریف نہ ہوگی۔

مردہ فروش نے جھپٹ کر اس مسودہ پر ہاتھ ڈالا۔ اور اُس کے ہر صفحہ کو غور کی نظر سے دیکھنے لگا۔ جوں جوں وہ اسے پڑھتا جاتا تھا۔ اُس کے خوفناک چہرہ پر اطمینان کے آثار نمودار ہوتے جا رہے تھے۔ آخر ایک گھنٹہ کے عرصہ میں ان تمام کاغذات کو پڑھ کر انہیں جیب میں ڈالتے ہوئے اُس نے کہا" بیشک تم نے باہمی معاہدہ کی پورے طور سے پابندی کی ہے"

بلنکس کفنیا بھی اپنے سرکو بڑی سنجیدگی سے ہلاکر کہنے لگا" ہاں ہاں معلوم ہوتا ہے اس نے اپنا فرض اچھی طرح ادا کیا ہے اور اب اس کے لئے یہ جاننا کس قدر موجب اطمینان ہے کہ دو خاص شخص اُس کے دوست ہیں۔ ایک تم جو اُسے زندگی بھر دشمنوں سے بچا سکتے ہو۔ ایک میں جو اُسے مرنے پر جدید ترین اور باکفایت اصولوں پر دفن کردوں گا"!

"بیشک یہ بہت بڑا اطمینان ہے" ٹڈکنز بولا۔ اور پھر میز پر دس پونڈ رکھتے ہوئے اُس نے کہا" یہ لو وہ رقم ہے۔ جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ پہلی شرط پوری ہوگئی۔ اُس کا معاوضہ موجود ہے۔ اب دوسری شرط پوری ہونے پر باقی دس پونڈ بھی پیش کردوں گا۔ اور وہ شرط یہ ہے کہ میں اور بلنکس تمہیں گھر لے چلتے ہیں۔ وہاں تم نے دو تحریری ثبوت بھی جن کا تم ذکر کرتی ہو۔ ہمارے حوالہ کردینا"

بڑھیا نے ان ورقوں کو کاغذ کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر اپنے کپڑوں میں

چھپا لیا اور کہنے لگی" اوہ میں نے یہ رقم کتنی محنت سے کمائی ہے!"

اب مردہ فروش نے بڑی احتیاط سے اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھی۔ اور ایسا کرتے ہوئے اُسے وہ عمل یاد آیا۔ جو شب گذشتہ کو نقاب پوش عورت نے خود اُس کے متعلق کیا تھا۔ پھر اُس نے بڑھیا کو لبادہ اوڑھنے اور ٹوپی اس انداز سے پہننے میں مدد دی۔ کہ اُس کا چہرہ کسی حد تک چھپا رہے۔ آخر بنکس اُس کا ہاتھ پکڑ کر تہ خانہ سے باہر آیا اور ٹڈکنز دروازے بند کرنے کے لئے چند منٹ کو پیچھے رہ گیا۔

مکان سے باہر آکر یہ تینوں غیر آباد رستوں پر چلتے ہوئے گلاب ٹون سے بتھنل گرین کی طرف ہو لئے۔ راستہ بھر دلالہ کی آنکھوں پر پٹی بندھی رہی۔ اور اسے آخر کار شورڈچ پہنچکر مردہ فروش نے اتار دیا۔

بڑھیا نے جلد جلد ارد گرد نظر ڈالی۔ تاکہ معلوم کرے میں اس وقت کہاں ہوں لیکن مردہ فروش نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا" تم لاکھ کوشش کرو۔ یہ نہ جان سکوگی کہ پچھلے دس بارہ دن تم نے کہاں بسر کئے"

"ہرگز نہیں" بنکس نے تائید کے لہجہ میں کہا" اور اس سیاہ کار بڑھیا کو یہ جاننے کی ضرورت بھی کیا ہے"

اب ان تینوں کی جماعت گولڈن لین کیطرف ہولی۔ اُس احاطہ میں پہنچکر جہاں دلالہ رہا کرتی تھی۔ بڑھیا نے اپنے سکونتی مکان کو دیکھ کر غیر معمولی خوشی کا اظہار کیا مگر یہ خوشی فوراً ہی افسوس میں بدل گئی۔ کیونکہ کچھ سوچکر وہ کہنے لگی" معلوم نہیں اُن غریب لڑکیوں کا کیا ہوا۔ جو میری بدولت روزی کماتی تھیں"

یہ بیان کرنا غیر ضروری ہے کہ اُس کا اشارہ اُن نو عمر لڑکیوں کیطرف تھا جنہیں وہ خود گناہ کا سبق سکھایا کرتی تھی۔

ایک گہری آہ بھر کر اُس نے جیب سے کنجی نکالی اور باہر کا دروازہ کھولا۔ روشنی حاصل کرنے میں تھوڑی دیر لگ گئی۔ لیکن آخر ڈیوڑھی کے سرے پر ایک الماری میں شمع اور دیاسلائیاں پڑی مل گئیں۔

مسٹر بنکس نے آگے بڑھکر بڑھیا کی نشست گاہ کا دروازہ کھولا لیکن معاً زور

کی سرسراہٹ سی سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کفنیا چیخ مار کر بے تحاشا پیچھے ہٹ گیا۔

بڑھیا کے منہ سے بھی چیخ نکل گئی۔ اور شمع اس کے ہاتھ سے گرنے کو تھی۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ میری بڑی سیاہ بلی ہنکس کو کمرہ میں داخل ہوتے دیکھکر اس پر حملہ آور ہوئی ہے۔ بات یہ تھی کہ جب بڑھیا مردہ فروش اور کفنئے کے ساتھ ہوسٹلہ کی طرف روانہ ہوئی۔ تو اسے کمرہ ہی میں بند چھوڑ گئی تھی۔ کیونکہ اسے دوسرے دن تک واپس آجانے کی امید تھی۔ لیکن اس کے زمانہ حراست میں بلی اندر ہی بند رہی۔ اور مارے بھوک کے دیوانی ہو گئی۔

ٹڈکنز اپنے دوست کو چیخ مار کر پیچھے ہٹتے دیکھکر آگے کو لپکا۔ اور اس نے بلی کو گردن اور پچھلی ٹانگوں سے مضبوط پکڑ کر جبکہ وہ بڑے غصہ سے کفنئے کی چھاتی سے چمٹی ہوئی تھی۔ اور اس کے ناخنوں سے اس کی میلی قمیص بالکل پھٹ گئی تھی۔ زور سے کھینچ کر پرے ہٹایا۔

والدہ نے فکر کے لہجہ میں چلا کر کہا "دیکھنا اس کا گلا نہ گھٹ جائے" بات یہ ہے کہ اس دنیا میں اسے اگر کسی چیز سے محبت تھی۔ تو وہ اس کی بڑی سیاہ بلی ہی تھی۔

"ٹڈکنز بولا" چل ہٹ۔ یہ وحشی بلی تو تجھے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گی"

ہر چند کہ اس نے اپنی انگلیوں سے بلی کا گلا مضبوط دبایا ہوا تھا۔ مگر وہ خوفناک طور پر جدوجہد کرتی رہی۔

ہنکس اپنی پھٹی ہوئی قمیص اور اپنی چھاتی پر بلی کے پنجوں کے زخم دیکھ کر درد سے کراہتے ہوئے کہنے لگا "لوگ کہتے ہیں۔ اس کمبخت کی نو جانیں ہوتی ہیں"

بڑھیا نے پھر ایک بار چلا کر کہا "دیکھو اسے جان سے نہ مار دینا۔ یہ مجھے کچھ نہ کہے گی" لیکن مردہ فروش نے بڑی بے رحمی سے بلی کی گردن مروڑ کر اسے سیڑھیوں پر پھینک دیا اور بولا "اب تمہاری سفارش بے سود ہے"

"افسوس۔ افسوس!" بوڑھی عورت نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا "تم نے بڑا ظلم کیا۔ خیر اب اسے میں بڑے اہتمام کے ساتھ دفن کرونگی" یہ کہتے ہوئے اس نے آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ پونچھا۔۔۔ ہاں اس عورت نے جسے کسی انسانی ہستی سے تعلق

ہمدردی نہ تھی۔ اور جو رحم کے احساس سے بالکل عاری تھی

اتنے میں ہنیکس اپنی قمیص کو صاف کرتے ہوئے کہنے لگا "تم اسے دفن کرنا چاہتی ہو تو مجھ سے مشورہ لیکر بالکفایت اصولوں پر کرنا"

اب یہ تینوں نشست گاہ میں داخل ہوئے۔ لیکن معاملہ کی طرف آنے سے پیشتر بڑھیا کو اپنی طبیعت سکون پذیر کرنے کی غرض سے تھوڑی سی شراب پینی پڑی۔ جس کی کچھ مقدار حسن اتفاق سے بوتل میں پڑی تھی۔ اس کے دونوں ساتھیوں نے بھی اسی طریق پر اپنے آپ کو تازہ دم کیا۔ اور اس کے بعد ڈگنز بولا "لاؤ اب وہ ثبوت میرے حوالہ کرو۔ جس کا تم نے اس تحریر میں ذکر کیا ہے"

بڑھیا کہنے لگی "سب نہیں سب نہیں۔ میں نے یہ کب کہا تھا۔ کہ سارے ثبوت تمہارے حوالہ کردونگی۔ تھوڑے سے دینے کا وعدہ ہے اور اس وعدہ پر میں اب بھی قائم ہوں۔ اگر تم دس پونڈ میز پر رکھ دو۔ تو میں وہ ثبوت تمہارے حوالہ کر دیتی ہوں"

بڑھیا اب زیادہ اطمینان کے لہجہ میں گفتگو کر رہی تھی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی۔ یہاں میرے اپنے مکان پر ان دونوں کا مجھ پر آتنا زور نہیں۔ جتنا تہ خانہ میں تھا۔ مردہ فروش بھی اس کا مطلب سمجھ گیا۔ اور اس نے تلخی سے مسکراتے ہوئے پونڈ گن کر میز پر رکھ دیئے بڑھیا نے قینچی لے کر اپنے توشک میں ایک جگہ چھوٹا سا سوراخ کیا۔ اور ایک پاکٹ بک نکال کر ڈگنز کے حوالہ کر دی۔ اس کے گردفیتے کا ایک ٹکڑا بندھا ہوا تھا۔ جو شاید کبھی ارغوانی رنگ کا ہوگا۔ مگر اب مرور زمانہ سے گویا سفید ہو گیا تھا۔ اس کے اندر کچھ خطوط تھے۔ مردہ فروش نے جلد جلد ان کے پتوں پر نظر ڈالی۔ اور جھنجھلا کر کہنے لگا۔ "بہر حال تم نے مجھے دھوکا نہیں دیا۔ میں جانتا تھا۔ کہ تم جلد سیدھی ہو جاؤ گی۔ اور ایسا ہی ہوا اچھا یہ چٹھی کس کے نام ہے۔ مسٹر مارکہم مارکہم پلیس لوئر ہالوے پر دوسری بھی اسی کے نام ہے۔ تیسری بھی۔ لیکن یہ ان سے مختلف ہے۔ اس پر لکھا ہے مارکوئس آف ہالمسفورڈ ہالمسفورڈ ہاؤس اچھا میں سمجھ گیا۔ وہی بوڑھا عیاش جس کی نسبت مشہور ہے کہ اس نے باقاعدہ حرم سرا بنا رکھی ہوئی ہے۔ یہ ایک اور اسی کے نام ہے۔ پھر یہ تین چٹھیاں مسٹر ولمٹ کے نام ہیں۔ مگر ان پر پتہ کچھ نہیں شاید دستی پہنچائی گئی ہونگی بس"

یہ کہکر مردہ فروش نے جس قدر ممکن تھا پرسکون انداز اختیار کرکے مسکراتے ہوئے پاکٹ بک کو معہ ان کاغذات کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اور اپنے دوست بنکس کے ساتھ دلالہ سے رخصت ہوا۔

ساتواں باب — واپسی

ماہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں ایک نہایت خوشگوار صبح کو ایک بہت بڑا جنگی جہاز گریوسنڈ کے پاس سے گذر کر تیزی سے چلتا ہوا وولچ کی طرف جاتا دکھائی دیا۔ یہ نہایت شاندار جہاز تھا۔ اور اس پر بارہ توپیں سجی ہوئی تھیں۔ سوائے سامنے حصہ اور کھڑکیوں کے اس کی رنگت سیاہ تھی۔ اور اندرونی حصہ کو بڑے اہتمام کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ چنانچہ اس میں جو سب سے بڑا کمرہ تھا۔ اس کے اندر لگے ہوئے قدآدم آئینے نہایت خوشنما قالین اور گدے دار کوچیں ظاہر کرتی تھیں کہ یہ کسی امیر کبیر کی نشستگاہ ہے صحن جہاز پر ہر طرف ضبط انتظام اور سلیقہ کے آثار نظر آتے تھے۔ ملاح اپنے فرائض کو اس تیزی اور قابلیت کے ساتھ انجام دے رہے تھے۔ جو تجربہ کار افسروں کے ماتحت کام کرنے والے تمام ملاحوں کا خاصہ ہے۔ دو ملاح توڑے دار بندوقیں شانوں پر رکھے صحن جہاز پر گشت کر رہے تھے۔ جہاز کے سفید بادبان عمدگی کے ساتھ لپٹے ہوئے تھے۔ اور وہ اس عظیم الشان طاقت یعنی دخان کی مدد سے چل رہا تھا۔ جس نے روئے زمین پر حیرت خیز تبدیلیاں پیدا کردی ہیں۔ اس کی بلند چمنی سے کثیف دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے۔ اور اس کی جنبش سے عالیشان دریا کی فراخ سطح پر جھاگ اور لہریں پیدا ہو رہی تھیں۔

جہاز کی چوٹی پر مستول سے بندھا ہوا کیسل سیکالا کا شاہی جھنڈا لہراتا تھا۔ اور صحن پر ایک جانب جرنیل کی وردی پہنے چھاتی پر ستارہ نما تمغے سجائے رچرڈ مارکیم مارکوئس آف اسٹیلا کیٹرا اپنے نائبوں سے گفتگو کر رہا تھا۔ اور اس سے تھوڑے فاصلہ پر اس کا وفادار رفیق مورز سادہ لباس پہنے موجود تھا۔

کیا یہ بیان کرنے کی حاجت ہے کہ اس جہاز پر سوار ہو کر رچرڈ پھر ایک بار اپنے

وطن کو واپس آرہا تھا؛ لیکن اس شان سے کہ جس کا صحیح اندازہ اس وقت اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ جب وہ انگلستان سے رخصت ہوا۔ روانگی کے وقت اسکی حیثیت ایک معمولی آدمی کے برابر تھی۔ وہ ایک ادھوری سی مہم میں اوروں کا ماتحت تھا۔ لیکن آج کہ وہ واپس آرہا ہے۔ اس کے سینہ پر افسری کا ستارہ چمکتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے کارناموں کی بدولت عصر حال کے مشہور جرنیلوں میں درجہ حاصل کرلیا ہے چند ماہ پیشتر جب اس نے انگلستان کے سفید کراروں کو الوداع کہی۔ تو وہ ایک بے خانماں ... غیر معروف آدمی تھا۔ مگر آج واپسی کے وقت وہ ایک ایسے ملک کا جسے خود اس نے آزاد کرایا۔ ریجنٹ اور اپنے عظیم الشان کارناموں کی بدولت خطاب حاصل کرکے مارکوئس بنا ہوا ہے! اوہ۔ زمانہ کا انقلاب انسان میں کیسی عظیم تبدیلیاں پیدا کردیتا ہے! انگلستان کے قریب پہنچنے پر جب وہ حالت جس میں وہ رخصت ہوا تھا۔ اور یہ صورت جس میں وہ واپس آیا۔ اس کی نظروں کے سامنے آئی۔ تو بے اختیار اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر آئے۔ اور سینہ میں ناقابل بیان راحت کی امنگیں اٹھنے لگیں۔

لیکن یہ نہ سمجھ لیا جائے۔ کہ ان جذبات کا موجب کسی بے جا غرور کا احساس تھا ہرگز نہیں۔ گو یہ کہنا بھی صداقت سے بعید ہوگا۔ کہ جس عظمت کو اس نے اپنی کوشش سے حاصل کیا۔ اس پر اسے جائز فخر نہ تھا۔ کیونکہ یہی جذبہ اگر جائز خواہشات کے سلسلہ میں ہو۔ تو ہر طرح قابل تعریف ہے۔ سچ پوچھو تو فخر اور غرور میں اختلاف عظیم حائل ہے۔ کیونکہ غرور ایک کمزوری ہے۔ قابل نفرت اور فخر ایک اخلاقی طاقت کا ثبوت ہے باعث ناز۔

بے شک رچرڈ کو ان اعزاز پر جو اس کے نام سے منسوب تھے۔ جائز فخر تھا۔ اور اس بات پر بھی کہ اب وہ رکاوٹیں جو میرے اور شہزادی اسابیلا کے درمیان حائل تھیں۔ بالکل رفع ہوگئی ہیں۔

چنانچہ اب اس خیال سے اس کے دل میں ناقابل بیان خوشی پیدا ہورہی تھی۔ کہ میں دو دن میں جہاز سے اتروں گا۔ تو کنارہ پر میرے استقبال کے لئے حسین اور پاکباز اسابیلا۔ جو میری راحت جان ہے ضرور میری منتظر ہوگی۔

شاندار جہاز تیزی سے اپنا راستہ طے کرتا رہا۔ اور آخر ایرتھ سے گذر کر وولچ کے قریب پہنچ گیا۔ اتنے میں قلعہ سے توپوں کی گھنگرج آواز سنائی دینے لگی اور دہوئیں کے سفید بادل دریائے ٹیمز کی فراخ چہاتی پر اڑتے نظر آئے۔ کیونکہ برطانیہ کا توپ خانہ کیسل سکالا کے شاہی جھنڈے کی سلامی اتار رہا تہا۔ بارکوں کے سامنے فوجیں اپنے اس شجاع ہموطن کے اعزاز میں صف لبستہ تھیں۔ جسے اس وقت تک شاہی رتبہ حاصل تہا۔ کہ وہ اس عزت کو اس کے جائز حقدار پرنس البرٹو کے حوالہ کردے۔ جس کو تاج پہنانے کی غرض سے وہ اس وقت انگلستان آیا تہا دریا کا پانی جوبر کی حالت میں تہا۔ آخر کیسل سکالا کے جہاز نے گہاٹ سے تہوڑے فاصلہ پر لنگر ڈال دیا۔ اور اس کے بعد جبکہ اس کی توپیں سلامی اتارنے میں مصروف تھیں۔ مارکوئیس آف اسٹیلا اس بجرے پر سوار ہو کر کنارہ کی جانب چلا۔ جو ساحلی قلعہ کی طرف سے اسے لانے کو بھیجا گیا تہا۔

لیکن ابھی ساحل سے دور ہی تہا۔ کہ اس کی تیز آنکھ نے چند معروف صورتوں کو اس مقام کے قریب کھڑے ہوئے پہچان لیا۔ جہاں اسے برلب ساحل اترنا تہا۔ اس نے دیکھا۔ کہ گرینڈ ڈیوک البرٹو اور گرینڈ ڈچس وولچ کے کمان افسر اور اس کے سٹاف کی معیت میں اس کی آمد کے منتظر ہیں۔ اور گرینڈ ڈیوک کے بازو میں شہزادی اسابیلا بھی موجود ہے۔

اس وقت گرینڈ ڈیوک سادہ لباس میں تہا۔ بظاہر وہ اس حالت میں وہاں اپنے اس دوست کے استقبال کے لئے جس کی بدولت اس نے تخت حاصل کیا۔ اس لئے آیا تہا کہ ہر قسم کا اعزاز جو اس موقعہ پر مجھے حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی شخص کو حاصل ہو جو کیسل سکالا کا ریجینٹ ہے۔

آخر کار کشتی گہاٹ کے قریب پہنچ گئی۔ اور وہ چہرڈ ساحل پر اترا۔ گہاٹ کی سیڑھیوں پر چڑھ کر وہ تیزی سے قدم بڑھاتا گرینڈ ڈیوک کی طرف گیا۔ اور جبکہ گورہ سپاہیوں کی پلٹنیں اس کی سلامی اتار رہی تہیں۔ گرینڈ ڈیوک اس سے بڑی محبت کے ساتھ بغل گیر ہوا اور اسے اس طرح اپنی چہاتی سے لگا کر گویا وہ اس کا اپنا عزیز بیٹا ہو۔ کہنے لگا "خوش آمدی اے قابل عزت جوان خوش آمدی!"

مارکھم کا دل مختلف جذبات سے بھرا ہوا تھا۔ الفاظ بمشکل منہ سے نکل سکتے تھے۔ آخر بڑی کوشش سے اس نے صرف اتنا کہا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ میرے آقائے نامدار میری ادنیٰ کوششوں سے ہر طرح مطمئن ہیں۔ جو میری طرف سے کمیل سکا لا کو آزادی دلانے کے لئے کی گئیں"۔

گرینڈ ڈیوک کہنے لگا "تم انہیں ادنیٰ نہ کہو۔ میرے نزدیک وہ ایسی اہم خدمات ہیں۔ کہ میرے اختیار میں جو بڑے سے بڑا انعام ہے۔ وہ تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں"۔ یہ کہتے ہوئے البرٹو نے ہمارے ہیرو کا ہاتھ حسین اسابیلا کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور گرینڈ ڈچس راحت آمیز جذبات کے زیر اثر کپکپاتی ہوئی آواز میں کہنے لگی "ہاں پیارے رچرڈ آج سے تم ہمارے فرزند ہو"۔

مارکھم نے اپنی معشوقہ کے والدین کا ایک تیز لیکن موثر نگاہ سے شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے بعد اس میں اور اسابیلا میں آنکھوں ہی آنکھوں میں پیار اور محبت کی باتیں ہوئیں۔ دونوں کے ہاتھ ملے ہوئے مگر لب بند تھے۔ کیونکہ دلوں کے ارمان الفاظ کی صورت میں ظاہر نہ ہو سکتے تھے۔

لیکن وہ نگاہیں! کیا وہ بجائے خود کافی طور سے فصیح نہ تھیں۔ کیا ان میں ان امیدوں کی جھلک نہ پائی جاتی تھی۔ جو دونوں کے دلوں میں عرصہ سے موجود تھیں!۔ جو کئی بار دھندلی اور غبار آلود ہو گئیں۔ مگر کسی نے انہیں ترک نہیں کیا۔ حتیٰ کہ آخر کار اب ان کے حصول کا وقت آ گیا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اس دنیا میں زندگی کی نعمتوں سے وہی شخص پورے طور پر بہرہ اندوز ہو سکتا ہے۔ جس نے اس کی تلخیوں میں بھی حصہ لیا ہو۔ کیونکہ دونوں کا اختلاف ہی ہمیں ان کے امتیاز کا موقعہ دیتا ہے۔ اور اسی کی بدولت ہم راحت کے اثر کو مصیبت کے قہر سے عزیز تر سمجھنے لگتے ہیں۔ جنہیں اپنے عشق میں کسی وقت کا سامنا نہیں ہوا۔ جنہیں اپنے معشوق کے والدین سے کوئی اعتراض سننے کا موقعہ نہیں ملا۔ جنہیں مشکلات کے خلاف جدوجہد کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ وہ اس ناقابل بیان راحت کو کیونکر محسوس کر سکتے ہیں۔ جو اس وقت رچرڈ اور اسابیلا کو حاصل ہوئی۔ کیونکہ یہ ان تمام امیدوں کا جنہیں انہوں نے اپنے دل میں جگہ دی۔ ان تمام سرد آہوں کا جو انہوں نے

کھینچیں۔ ان تمام آلسوؤں کا جو انہوں نے بہائے ایک معقول معاوضہ تہا۔

ناظرین ان سطور کو قلمبند کرتے ہوئے ہمارے اپنے دل میں بہی حقیقی راحت کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس افسانہ کے دوران میں بارہا ایسے موقعے پیش آئے ہیں۔ جب ہمیں محسوس ہوا ہے کہ ہمارا ہیرو اور اس کی معشوقہ دونوں حقیقی وجود رکھنے والی جاندار ہستیاں ہیں۔ جنہیں ہم کئی بار دیکھ چکے ہیں۔ اور جن سے ہم پورے طور پر واقف ہیں۔ یہ موقعہ بہی اسی قسم کا ہے۔ اور اگر اس بات کو ہماری خودپسندی پر محمول نہ کیا جائے تو ہم امید کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ یہی خیال ہمارے بعض ناظرین کے دلوں میں بہی پیدا ہوا ہوگا۔ بیشک ہم اپنے ذہن میں اس تصویر کو دیکھ سکتے ہیں۔ جب اس شکیل نوجوان نے جو اپنے بلند رتبہ کی وردی میں اور بہی زیادہ ذی شان نظر آتا تہا حسین اطالوی دوشیزہ کے ساتھ ناقابل بیان پیار اور محبت کی نگاہوں کا تبادلہ کیا۔ کیا یہ بتانے کی ضرورت ہے۔ کہ اس وقت اس پاکباز دوشیزہ کا حسن راحت کی ان امنگوں کی بدولت جو اس کے سینہ میں تلاطم پیدا کر رہی تہیں اور جن کی بدولت اس کے رخساروں پر اس قسم کی سرخی چہائی ہوئی تہی۔ جو طبقات جنوب کے باشندوں میں ان کی رنگت کی سفیدی کو ضرر پہنچائے بغیر پائی جاتی ہے۔ کیسا دلفریب نظر آ رہا تہا۔

آخر جب اس ملاقات کا ابتدائی جوش کسی حد تک فرو ہوا۔ لورچرڈ نے اپنے اڈیکانگ افسروں کو یکے بعد دیگرے اس ذی منزلت خاندان کے روبرو پیش کرنا شروع کیا۔ مورگر کو اپنی طرف اشارہ سے بلا کر اس نے کہا۔ اپنے اس وفادار دوست کی مدد سے ہی اس شان و عظمت کی زندگی میں جس کی بدولت مونٹونی کی آخری فتح کے بعد کیسل سکالا کو آزاد کیا گیا۔ میں پہلا قدم اٹھا سکا تہا۔"

گرینڈ ڈیوک نے جنہی نوجوان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دلی جوش کے ساتھ ہلایا۔ اور کہنے لگا۔ "میرے نوجوان دوست تم دیکھو گے۔ کہ میں کیسل سکالا کے بادشاہ کی حیثیت میں تمہاری ان خدمات کا پورے طور سے معاوضہ ادا کر سکتا ہوں۔"

مورگر نے استقلال لیکن ادب کے لہجہ میں کہا۔ "میں حضور سے ان کلمات کی معافی چاہتا ہوں۔ لیکن اگر ان کاموں میں جن کا ہز لارڈشپ نے ابہی حوالہ دیا ہے۔ مجہ سے کچہ بہی امداد حاصل ہوئی۔ تو میں اس کے لئے ہرگز کسی معاوضہ کا طلبگار نہیں۔۔۔

نہیں غریب زنگاری کا صرف اتنا فرض ہے کہ وہ اس آقا کی بے غرضانہ خدمت سرانجام دے۔ جس سے اسے دلی محبت ہو" یہ کہتے ہوئے مورکر نے رچرڈ کی طرف دیکھا۔ اور ساتھ ہی اپنی آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ بڑی تیزی سے پونچھ ڈالا پھر کہنے لگا "اے حضور اب میرے لئے فقط یہ باقی ہے۔ کہ دوبارہ اپنے کنبہ کے لوگوں سے جا ملوں۔ اور بدستور آوارہ گردی کی زندگی اختیار کر لوں۔ جس کے ہم لوگ عادی تھے۔ آپ ہر دو احباب سے مجھے اگر کسی رعایت کی خواہش ہے۔ تو وہ اسی قدر ہے کہ جب آپ کسی شخص کو جپسی قوم کو بدنام کرتا دیکھیں۔ جیسا کہ بارہا ہوتا ہے۔ تو اس وقت یہ فرمایا کریں کہ نہیں یہ قوم کلیتاً بری نہیں۔ اس میں بعض مستثنیات بھی ہیں"۔

ڈیوک زنگاری نوجوان کے ان لفظوں کو سنکر حیرت زدہ ہو گیا۔ اور بولا "لیکن کیا اس کے سوا اور کوئی خدمت نہیں۔ جو تمہارے لئے کی جائے؟ کیا تمہاری حالت کو بہتر بنانے کا مجھے کچھ بھی اختیار حاصل نہیں؟"

مورکر نے بدستور مودبانہ اور پر استقلال لہجہ میں عرض کیا "حضور ہر طرح مختار ہیں۔ لیکن یہ ناچیز اس کے سوا کسی معاوضہ کا طلبگار نہیں۔ فی الحقیقت اس سے زیادہ معاوضہ میرے لئے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی خصلت سے" یہ کہتے ہوئے اس نے پھر ایک بار محبت کی نظر سے مارکیم کی طرف دیکھا "جو ویسی ہی بلند ہے۔ جیسے کہ وہ شرافت جو ان میں پائی جاتی ہے۔ نیز ان کی صحبت اور نظیر سے میں نے اپنے لئے بہت سے اخلاقی سبق حاصل کر لئے ہیں۔ اور اب میں ایک نیا اور بہتر آدمی بنکر اپنے قبیلہ میں واپس جاتا ہوں"۔

یہ کہکر مورکر نے ہمارے ہیرو کا ہاتھ برادرانہ گرمجوشی کے ساتھ دبایا۔ اور سامعین کو اپنے الفاظ سے متاثر چھوڑ کر بجائے وہاں سے رخصت ہونے کو تھا۔ کہ اسابیلا نے آگے بڑھ کر آہستگی سے اس کا بازو پکڑ لیا۔ اور اپنی دلفریب رسیلی آواز میں جو نہایت صاف تھی کہنے لگی "مورکر مجھے معلوم ہے۔ کہ تمہاری شادی ہو چکی ہے۔ جب تم اپنی بیوی کے پاس واپس جاؤ۔ تو اس سے کہنا۔ تمہاری ایک سہیلی شہزادی اسابیلا بھی ہے۔ یہ لو میں اس کے لئے تمہارے ہاتھ ایک تحفہ بھیجتی ہوں۔ دیکھو تم نے اسے لے جانے سے انکار نہ کرنا" یہ کہتے ہوئے شہزادی نے ایک بیش قیمت طلائی زنجیر اپنی گردن سے نکال کر مورکر کے حوالہ کر دی۔

جیسی نوجوان نے کہا۔ معزز خاتون۔ الو آپ کے اس تحفہ کو قدر کی نظر سے دیکھے گی اور شب و روز آپ کی خوشی کے لئے دعا کرتی رہے گی۔ نہ صرف یہ بلکہ" اس نے اپنی آواز کو دبا کر کہا۔" وہ اپنے بیٹے کے سامنے اس شخص کی زندگی کو نظیر کے طور پر پیش کریگی۔ جس نے اپنی کوششوں سے آپ کو روئے زمین پر سب سے زیادہ خوش و خورم بنایا۔"

یہ الفاظ کہکر مور کر جلد جلد قدم اٹھاتا گھاٹ سے اُترنے لگا۔ اور وہاں ایک کشتی پر سوار ہو کر اس نے اس کے ملاحوں کو اسے چلانے کا اشارہ کیا۔ چند گز کے فاصلہ پر جا کر اس نے ان اشخاص پر جو کنارہ پر جمع تھے۔ ایک آخری نظر ڈالی۔ اور اشارہ سے الوداع کہی۔ اس کے اس سلام کا جواب سارے حاضرین نے دلی جوش اور مسرت کے ساتھ اسی طرح اشارہ میں دیا۔ اور اس کے بعد وہ کشتی فاصلہ پر نظروں سے غائب ہوگئی۔ مور کے چلے جانے پر یہ لوگ بندرگاہ کی قلعہ نشین فوج کے کمان افسر کے مکان کی طرف گئے۔ جہاں ان کے لئے پہلے سے دعوت کا سامان تیار تھا۔ رچرڈ اسابیلا کے پہلو میں بیٹھا۔ اس روز وہ خوشی کی انتہائی رفعت پر پہنچا ہوا تھا۔ اثنائے گفتگو میں اس نے اپنی معشوقہ سے کہا۔" میں بیان نہیں کرسکتا۔ اس وقت مجھے کس قدر خوشی ہوگی۔ جب ہم ان رسمی آداب سے جو شہرت اور رتبہ کا لازمہ ہیں نجات حاصل کر کے بے تکلف اس محبت کا جس کے جذبات ہمارے دلوں کو عزیز ہیں۔ ذکر کرسکیں گے۔ میری جان میں نے تم سے بہت سی باتیں بیان کرنی ہیں۔ اور اب کہ جنگ و جدل کے تمام خطرات کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ میں اُن واقعات کی بھی پورے طور سے کیفیت بیان کرسکوں گا جن کی وجہ سے میں تمہیں اس قدر مختصر چٹھیاں بھیج سکا۔ اسابیلا یقین جانو۔ میری دلی خواہش یہ تھی کہ اس نمود و نمائش کے بغیر انگلستان واپس آتا۔ لیکن کچھ تو اس رتبہ کی وجہ سے جو مجھے دیا گیا ہے۔ اور کچھ اس عزت کی بدولت جس کے آپ کے والد مستحق ہیں۔ مجھے ان تمام رسمی طریقوں کو منظور کرنا ہی پڑا۔ کیونکہ اس شخص کی حیثیت میں جو اس بات کی اطلاع دینے آیا۔ کہ تمہارے جد محترم کے لئے تخت و تاج منتظر ہے۔ مجھے بھی کسی قدر عزت کا مستحق سمجھ لیا گیا۔ مگر یہ خیال کرنا کہ اس عروج نے جو مجھے حاصل ہوا ہے۔ میرے اندر کسی طرح کی نخوت یا خود پسندی کے جذبات پیدا کردیئے ہیں۔"

اسابیلا کہنے لگی" نہیں رچرڈ تمہاری نسبت میرے خیالات اس سے بہت بلند ہیں۔ ان میں ایسی رائے کو مطلق دخل نہیں۔ میں جانتی ہوں۔ تمہیں اس عز و جاہ پر بالکل غرور نہیں ہے۔ لیکن ہاں رچرڈ خود مجہہ کو تمہاری ذات پر غرور ناز اور فخر سبہی کچہہ ہے"

رچرڈ نے آواز درباکر کہا" میری جان حقیقت یہ ہے۔ کہ جو کچہہ مجھ سے ہوا۔ اس میں ہر وقت تمہاری تصویر میری حوصلہ افزائی کا موجب ہوتی رہی اس کی اطلاع میں نے تمہیں اس چٹھی میں بہی دی تہی۔ جو میں نے اس خوفناک معرکہ کے بعد لکھی۔ جس کی بدولت کیبل سکالا کی قسمت کا فیصلہ ہوا"

شہزادی کہنے لگی" رچرڈ تم نہیں جانتے۔ تمہاری عدم موجودگی میں ہم کتنے متفکر اور پریشان رہے۔ بارہا جب تمہاری چٹھی آنے میں دیر ہو جاتی۔ تو ہمارے دلوں میں ناقابل بیان خطرہ محسوس ہونے لگتا تہا۔ مگر خیر اب وہ خطرہ کا زمانہ گذر گیا۔ اور ہم انتہائی خوشی سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔ جب میں زمانہ ماضی پر نظر ڈالتی ہوں۔ تو میرے دل میں اس بات سے بہی خوشی پیدا ہوتی ہے۔ کہ ان واقعات نے ہمیں زمانہ آئندہ کی راحت کے لئے پورے طور سے تیار کر دیا۔ تمہیں یاد ہوگا۔ کہ بارہا مایوسی کی حالت میں میں تم سے امید کو ہاتھ سے نہ دینے کی درخواست کیا کرتی تہی۔ خدا نے ان سارے تفکرات اور مصیبتوں کا یہ معاوضہ دیا ہے۔ کہ اب تم قابل عزت رتبہ حاصل کر چکے ہو"

رچرڈ بولا" میری جان عزت اور رتبہ میرے نزدیک کچہہ بہی وقعت نہ رکہتا۔ اگر اس کی بدولت وہ رکاوٹیں جو ہم دونوں میں حائل تہیں۔ دور نہ ہو جاتیں"

عین اس وقت ایک نوکر نے کمرہ میں داخل ہو کر اطلاع دی کہ گاڑیاں تیار ہیں چنانچہ اس پارٹی کے لوگ۔ کمانڈ افسر اور باقی فوجی افسروں سے رخصت ہو کر جہنڈ کی طرف جہاں گرینڈ ڈیوک البرٹو کا مکان تہا۔ روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچکر البرٹو اور رچرڈ باہم میں کچہہ دیر تنہائی میں گفتگو ہوتی رہی۔ رچرڈ نے وہ تمام سرکاری دستاویز پیش کیں۔ جو کیبل سکالا کے وزیروں نے اس کے ہاتھ بہیجی تہیں۔ اور جن میں البرٹو کے گرینڈ ڈیوک مشتہر ہونے کی خبر اور کیبل سکالا میں آکر تخت پر بیٹھنے کی درخواست موجود تہی۔

یہ دستاویز پڑہی جا چکیں۔ تو رچرڈ نے کہا" مجھے یقین ہے۔ معرکہ مونٹونی کے بعد اس ملک کے انتظامی معاملات کو میرا عارضی طور پر اپنے ہاتھ میں لینا غلطی میں داخل

نہ تھا۔ دراصل میرا مدعا یہ تھا۔ کہ ملک کے اندر امن و سکون قائم ہو۔ اور حکومت کے اس آزاد طریق کی ابتدا قائم ہو جائے۔ جسے حضور اس قدر پسند کرتے ہیں۔ میں نے ان لوگوں کو وزیر مقرر کر دیا ہے۔ جو حامی آئین ثابت ہوئے تھے۔ اور جنہیں ہر طرح قابل اعتماد سمجھا جا سکتا تھا۔ سابق بادشاہ اینجلو سوم کے متعلق مجھے روانہ ہونے سے چند گھنٹے پیشتر اطلاع ملی۔ کہ وہ آسٹریا میں پناہ گزین ہے۔ لیکن گرینڈ ڈچس الزا کی نسبت اب تک معلوم نہیں ہو سکا کہ کہاں ہے۔"

گرینڈ ڈیوک نے کہا۔ "رچرڈ جو کچھ تم نے کیا۔ وہ نہایت مناسب تھا۔ تمہارا طرز عمل ہر قسم کی تعریف سے بالاتر ہے۔ اور میں تمہاری ہر بات کو تہ دل سے پسند کرتا ہوں۔ یہی بات میں نے تمہیں اپنے اس خط میں لکھی تھی۔ جس میں تمہیں اطلاع دی تھی۔ کہ میں اس وقت تک انگلستان میں رہوں گا۔ حتیٰ کہ تم خود آ کر مجھے اس کی اطلاع دو۔ کہ کیسل سکالا کے باشندے میری حکمرانی کو پسند کرتے ہیں۔ میں نے اس خط میں تمہیں یہ بھی اطلاع دی تھی۔ کہ گو میں ایک شدید بیماری سے حال میں صحت یاب ہوا ہوں۔ لیکن ملکی خدمت کا تقاضا ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ میں کیسل سکالا چلا جاؤں۔ اس لئے اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ چار دن کے عرصہ میں اسی جہاز پر سوار ہو کر جس میں تم انگلستان آئے ہو۔ یہاں سے رخصت ہو جاؤں گا!"

مارگیم نے کسی قدر مضطرب ہو کر پوچھا۔ "حضور اس قدر جلد رخصت ہونا چاہتے ہیں؟"

گرینڈ ڈیوک نے مسکرا کر کہا۔ "میں کل ہی یہاں سے چلا جاتا۔ اگر ایک خاص کام جو میرے لئے بدرجہ غایت راحت بخش ہے۔ درپیش نہ ہوتا۔ رچرڈ اطمینان رکھو کہ اب تمہاری خوشی کا زمانہ بھی دور نہیں۔ کیونکہ اگر تم اس معاملہ میں کچھ جلد بازی کو ناپسند نہ کرو۔ تو میرا ارادہ ہے۔ پرسوں اسابیلا کی شادی تم سے کر دوں۔"

"حضور۔۔۔ مجھ غریب پر یہ نوازش!۔۔۔ میں اس احسان کا شکریہ کس منہ سے ادا کر سکتا ہوں۔" رچرڈ نے دو زانو ہو کر شاہ ذیجاہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔ "اٹھو رچرڈ اٹھو۔" گرینڈ ڈیوک نے کہا۔ "حقیقت میں تم میرے شکر گزار نہیں۔ بلکہ میں خود تمہارا احسان مند ہوں۔ تم نے میرے وطن کو ناگوار مظالم سے نجات دلائی۔ گو وہ شخص جس سے مجھے ظلم کا کلمہ منسوب کرنا پڑتا ہے۔ میرا ہی

اپنا رشتہ دار تھا۔ اس کے علاوہ تمہیں نے مجھے اس ملک کا تخت دیا۔ اس کے عوض اگر میں اپنی عزیز ترین چیز یعنی اپنی بیٹی اسابیلا کو تمہارے حوالہ کرتا ہوں۔ تو یہ کچھ بڑی بات نہیں۔"

رچرڈ نے خوشی سے پھولے نہ سما کر کہا۔ "حضور اطمینان رکھیں۔ میری بقیہ زندگی کا مقصد اس کی خوشی کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ لیکن ابھی مجھے آپ سے ایک اور رعایت طلب کرنی ہے۔ میں اسے زبان پر لاتا ڈرتا ہوں۔ مبادا آپ سرد مہری سے جواب دیں۔ یا۔۔۔"

گرینڈ ڈیوک بولا۔ "رچرڈ وہ کونسی چیز ہے جسے طلب کرنے میں تمہیں تامل یا میرے لئے انکار کا موقعہ ہو سکتا ہے۔ تم بے تکلف کہہ ڈالو۔ وہ رعائت اگر حقیقت میں میرے اختیار میں ہے۔ تو تمہارے مانگنے سے پہلے ہی میں اسے منظور کئے لیتا ہوں۔"

اس طرح حوصلہ پاکر رچرڈ نے کہا۔ "مجھے یہ عرض کرنا ہے۔ کہ بعض اہم معاملات کے متعلق کچھ عرصہ تک میرا انگلستان ٹھیرنا ضروری ہوگا۔ ایک قدیم دوست اور اس کی بیٹی میرے مکان میں رہتے ہیں۔ اور میری ہی آمدنی پر ان کی گذر اوقات ہے۔ میں چاہتا ہوں انہیں کسی ایسے طریق پر آباد کر دوں کہ وہ ہمیشہ کے لئے فارغ البال ہو جائیں۔ ایک اور نوجوان لڑکی کیتھرائن ولمٹ میری نگرانی میں ہے۔ جس کی زندگی کے واقعات میں کبھی فرصت کے وقت عرض کروں گا۔ کیسل سیکالا سے رخصت ہونے سے چند دن پیشتر چند خطوط مجھے موصول ہوئے۔ ان سے معلوم ہوا۔ کہ وہ اب میرے قدیم دوست اور اس کی بیٹی کے پاس رہتی ہے۔ اس کی بہبودی کا خیال بھی پیش نظر ہے۔ اور اس کے معاملہ کو میں اسابیلا کی مدد سے طے کروں گا۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے بھائی سے بشرطیکہ وہ" رچرڈ نے ایک گہری آہ بھر کر کہا۔ "بشرطیکہ وہ اب تک زندہ ہو۔ ملنے کی امید ہے۔ حضور کو معلوم ہے کہ ہماری ملاقات کی تاریخ ۱۰ جولائی ۱۸۴۳ء مقرر ہے۔ ان حالات میں میں شادی کے بعد حضور کے ساتھ فوراً ہی کیسل سکالا کو نہ جا سکوں گا۔"

گرینڈ ڈیوک تھوڑی دیر ان تمام باتوں پر غور کرتا رہا۔ اور رچرڈ بڑے اضطراب کی حالت میں اس کے جواب کا منتظر رہا۔ آخر کار البرٹ نے کہا۔ "اے نیک نہاد جوان میں

تمہاری اس درخواست کو بھی منظور کرتا ہوں۔ مجھے اس کے منظور کرنے میں تامل نہ ہونا چاہیے تھا۔ لیکن معاف کرنا۔ میں اس بات پر غور کر رہا تھا کہ اس کی منظوری سے مجھے اپنی عزیز بیٹی سے عرصہ تک جدا رہنا پڑے گا۔"

رچرڈ نے کہا" اطمینان فرمائیے۔ جس تاریخ کو مجھے اپنے بھائی سے ملنا ہے۔ اس کے گذرنے پر میں فوراً ہی اسابیلا کو ساتھ لیکر مونٹونی پہنچ جاؤں گا۔ اور خدا نے چاہا تو ہم اپنی باقی عمر آپ ہی کے قدموں میں بسر کرینگے۔"

البرٹو مسکرا کر کہنے لگا" میں ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جن شخصوں کا تم پر انحصار ہے۔ ان کا انتظام کر کے تم اس وقت تک کہ تمہارے بھائی کی ملاقات کا زمانہ قریب آئے۔ میرے پاس مونٹونی میں رہو۔ اور تاریخ معینہ سے پہلے لندن واپس آجاؤ۔"

رچرڈ نے کہا" مجھے آپ کا ارشاد منظور کرنے میں ہرگز عذر نہ ہوتا۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ مجھے اپنے بھائی سے وقت مقررہ سے پیشتر ملنے کی ہر وقت امید لگی رہتی ہے اور اگر اتفاق سے وہ اس تاریخ سے پیشتر ہی مجھ سے ملنے کو آئے۔ یا بالفرض وہ غریب یا مصیبت زدہ ہو۔ یا اسے میری امداد یا تسلی کی ضرورت ہو۔ اس صورت میں اگر میں لندن میں نہ ہوا۔۔۔"

گرینڈ ڈیوک نے قطع کلام کر کے کہا" میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ اچھا اگر اسابیلا نے بھی اس انتظام کو منظور کیا۔ تو میری طرف سے تمہیں ۱۸۴۳ء کے موسم خزاں تک انگلستان میں ٹھیرنے کی اجازت ہے۔"

رچرڈ بولا" ہر چند کہ شہزادی کو آپ سے جدا ہونا شاق گذریگا۔ تاہم۔۔"

ڈیوک نے پھر ہنستے ہوئے کہا" میں جان گیا۔ غالباً تم یہ کہنا چاہتے ہو۔ کہ وہ تمہاری صحبت میں رہ کر خوش رہے گی۔ میرا خیال ہے کہ تم نے پہلے ہی سے ساری تجاویز تیار کر رکھی ہیں۔ لیکن خیر یہاں گرینڈ ڈچس دونوں تم سے اس قدر خوش ہیں اور اپنی احسان مندی کو ظاہر کرنے۔ اور زمانہ گذشتہ کی غلطیوں کی تلافی پر اس درجہ آمادہ ہیں یہ آخری فقرہ گرینڈ ڈیوک نے پر معنی انداز سے کہا" کہ ہم تمہاری تجاویز میں ذرا بھی خلل انداز ہونا نہیں چاہتے۔ اس لیے جس طرح تم چاہتے ہو۔ اسی طرح ہوگا۔"

رچرڈ نے ڈیوک کا ہاتھ پھر اپنے لبوں سے لگایا۔ اور کہنے لگا۔ "یہ حضور کی انتہائی عنایت ہو گی۔"

اب البرٹو نے گھنٹی بجائی۔ معاً ایک نوکر حاضر ہوا۔ جسے اس نے حکم دیا۔ کہ "گرینڈ ڈچس اور شہزادی سے کہدو۔ اس کمرہ میں چلی آئیں۔"

دونوں خواتین ذرا دیر بعد کمرہ میں داخل ہوئیں۔ اسابیلا سمجھتی تھی کہ اس طویل ملاقات میں جو میرے والد اور عاشق کے درمیان ہوئی ہے۔ ضرور میرے ہی متعلق کچھ معاملہ زیر بحث ہو گا۔ اس لئے وہ ایک خوشگوار انتظار کی حالت میں تھی۔ ان دونوں کو کمرہ میں داخل ہوتے دیکھکر گرینڈ ڈیوک اور رچرڈ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد البرٹو نے اپنی بیٹی کا ہاتھ رچرڈ کے ہاتھ میں دیکھکر کہا۔ "اسابیلا فرض کا تقاضا ہے کہ میں تمہاری والدہ سمیت بلا تاخیر کیسل سکالا کو واپس چلا جاؤں۔ لیکن جانے سے پیشتر میں تمہیں اور اس نوجوان کو جو ہر طرح تمہاری محبت کے قابل ہے۔ خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے فوری ضرورت کے باعث میرا فیصلہ یہ ہے۔ کہ تمہاری شادی کی رسم جلد تر ادا ہو جائے۔ میں نے پرسوں کا دن اس مطلب کے لئے مقرر کیا ہے۔ لیکن اسابل تم شادی کے بعد اپنے معزز شوہر کے ساتھ انگلستان ہی میں ٹھیرو گی۔ اس کی وجہ اگر اس نے پہلے تم پر ظاہر نہیں کی۔ تو اب کر دے گا۔ میرے عزیز بچو۔ خدا تمہیں برکت دے۔" پھر گرینڈ ڈیوک نے سیدھا کھڑا ہو کر جبکہ اس کے چہرہ پر فتح کے آثار نمودار تھے۔ کہا۔ "مجھے اس وقت اگر کسی بات سے اپنے شاہی رتبہ حاصل کرنے کی زیادہ خوشی ہے تو وہ یہ ہے۔ کہ اس طریق پر میں اس عالی نسب نوجوان کو ایک ایسی بلندی . . . ایسے عروج پر پہنچا رہا ہوں۔ کہ کوئی شخص جو اس کے سابقہ حالات سے واقف نہ ہو بھولے سے بھی خیال نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کبھی مصیبتوں کے زمانہ سے گذرا ہے۔ اس غرض سے کہ وہ اپنی دلہن کو اپنا خطاب دے سکے۔ اور اس آزادی کے ساتھ جو کسی شوہر کا جائز حق ہے۔ رسم شادی میں شریک ہو۔ میں ابھی وقت اسے شہزادہ مونٹونی کا خطاب دیتا ہوں۔ اس کی دستاویز میرے پاس پہلے سے تیار ہے۔ اور اس پر میری شاہی مہر بھی لگی ہوئی ہے۔"

اتنا کہکر گرینڈ ڈیوک نے میز سے ایک کاغذ نکالا۔ اور ہمارے ہیرو کے

حوالہ کر دیا۔ اس نے ایک زانو جھکا کر سے حاصل کیا۔ پھر وہ کھڑا ہوا۔ تو البرٹو نے اسابیلا کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور عاشق و معشوق بڑی گرمجوشی کے ساتھ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔

اپنی حسین بیٹی۔ اور اس نوجوان کو جس سے اُسے گہری محبت تھی۔ اس قدر خوش دیکھ کر والدین بھی خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ اتنے میں کھانا کھانے کا وقت ہو گیا۔ اس تقریب پر میز کے گرد جس قدر آدمی جمع ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک کے چہرہ پر مسرت کے آثار نمودار تھے۔

رات کو نو بجے رچرڈ گرینڈ ڈیوک کی گاڑی میں اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا۔ جس قدر لیڈی کا نگ اس کے ہمراہ تھے۔ ان سب کی خدمات اس نے بادشاہ کو منتقل کر دی تھیں۔ اس مرتبہ جب وہ اسابیلا سے رخصت ہوا۔ تو دونوں کے دلوں میں اس بات کا یقین اطمینان پیدا کر رہا تھا۔ کہ ہم عنقریب ہی پھر ایک دوسرے سے ملیں گے۔ وہ مطمئن تھے۔ کہ اب ہماری ملاقاتیں عارضی نہیں۔ اور ہماری محبت کو اسابیلا کے والدین کی منظوری کی سند حاصل ہو چکی ہے۔

آٹھواں باب
رچرڈ مارکھم اپنے مکان میں

جس دن کے واقعات سطور بالا میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ اسی کی شام کو مارکھم پلیس کی نشستگاہ میں مسٹر منرو۔ ایلین اور کیتھرائن بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرہ میں ایک طرف لیمپ روشن تھا۔ میز پر چند کتابیں پڑی تھیں۔ لیکن کسی میں ان کو پڑھنے کا شوق نہ تھا کیونکہ بظاہر وہ کسی اہم واقعہ کے انتظار میں تھے۔ اثنائے گفتگو میں ایک طویل وقفہ کے بعد مسٹر منرو نے کہا ”وہ ضرور آج رات واپس آ جائے گا۔ آخری خط جو اس کی طرف سے موصول ہوا۔ اس میں لکھا تھا۔ میں آج کے دن انگلستان میں پہنچ جاؤں گا“۔

ایلین بولی ”اس خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ میں کیسل سکالملک کے ایک سرکاری جہاز پر واپس آؤں گا۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ تاخیر خرابی موسم کی وجہ سے ہوئی ہے

یا کسی اور سبب سے"۔

مسٹر سنرو نے کہا" تم ٹھیک کہتی ہو"۔ اور اپنی جگہ سے اٹھکر وہ کھڑکی کے قریب جا کھڑا ہوا۔ اور بھیگی ہوئی رات کو دیکھنے لگا۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ جب کسی شخص کو کسی عزیز کی آمد کا انتظار ہو۔ تو وہ عموماً کھڑکی کے پاس کھڑا ہو جاتا۔ اور دیر تک عصبی اضطراب کی حالت میں باہر کی طرف دیکھتا رہتا ہے۔ گویا ایسا کرنے سے آنیوالا جلد پہنچ جائے گا۔

ایلین اور کیتھرائن صوفہ پر ایک دوسرے کے پاس بیٹھی ہوئی دبی زبان سے گفتگو کر رہی تھیں۔ ایلین نے کہا" پیاری کیٹ کیا بات ہے کہ تم کچھ افسردہ خاطر نظر آتی ہو۔ حالانکہ آج ہمارے محسن کی واپسی کا دن ہے۔ غالباً تمہاری اس پژمردگی کا باعث تمہارے اس شکیل اجنبی کا نظر نہ آنا ہے"!

کیٹ شرمیلے انداز سے کہنے لگی" ہمیں اس میں شک نہیں۔ کہ اس کا خیال بھی کبھی کبھی دل میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت میرے اضطراب کی وجہ کچھ اور ہے۔ کیا تم خیال کرتی ہو۔ کہ وہ ملاقات جو اس قابل نفرت شخص مسٹر بنکس کیساتھ ہوئی تھی۔۔۔"!

ایلین نے قطع کلام کر کے کہا" کیٹ میں اچھی طرح سمجھتی ہوں کہ اسکی باتیں ضرور تمہارے دل میں اضطراب پیدا کرنے والی ہیں۔ لیکن اس کی واپسی کا انتظار بہر حال مناسب ہے جو تمہیں بہترین مشورہ دے سکتا ہے۔ اب چونکہ اس کے واپس آنے کا وقت قریب ہے۔ اس لئے تم صبر سے کام لو۔ رچرڈ کے آنے پر تم نے سارے حالات اس کے روبرو بیان کر دینا"!

کیتھرائن اس کا کچھ جواب دینے کو تھی کہ مسٹر سنرو جواب تک کھڑکی کے قریب ہی کھڑا ہوا تھا۔ یکایک چلا کر کہنے لگا" سننا! کوئی گاڑی آ تو رہی ہے"!

اس پر یہ دونوں بھی اٹھ کر کھڑکی کے قریب پہنچیں۔ بلاشبہ فاصلہ پر کسی گاڑی کے لیمپ دکھائی دے رہے تھے۔ اور اس کے پہیوں کی گڑگڑاہٹ بھی سنائی دیتی تھی۔ یہ دونوں لڑکے اور مسٹر سنرو ان کے پیچھے صدر دروازہ کی طرف بڑھے کہ مالک کا گاڑی سے اترتے ہی استقبال کیا جائے۔ مسز وڈنگھم اور میری بھی ان سے آ ملے۔ چنانچہ جب گاڑی دروازہ پر رکی۔ تو پانچوں بحالت انتظار صف بستہ کھڑے تھے ایک

لمحہ بعد رچرڈ گاڑی سے اترا۔ اور اس کے بعد سبارک سلامت کا ایسا غل مچا۔ اس گرمجوشی سے ہاتھ ملائے گئے۔ اور حقیقی محبت کے ایسے ثبوت دیکھنے میں آئے۔ کہ اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔

بوڑھے خانساماں ڈنگہم کی کچھ نہ پوچھو۔ وہ تو مارے جوش کے دیوانہ سا ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے نوجوان آقا کو اس دلی محبت کے ساتھ چھاتی سے لگایا۔ گویا دونوں میں باپ بیٹے کا تعلق ہو۔ گو اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمارے ہیرو کی وردی پر کئی جگہ شکن پڑ گئے۔ اس کے بعد وہ ہیرو کو ساتھ لیکر دیوانہ وار کمرہ کے اندر دوڑنے لگا۔ غریب ہیرو نے بمشکل اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔ اور ذرا دیر بعد وہ خود ہی تھک کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور بچوں کی طرح رو رو کر کہنے لگا۔ "خدا کے لئے میری حرکتوں سے درگذر کرنا۔ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ میرے اندر اس جگہ بے اختیار ولولے اُٹھ رہے ہیں"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے سینہ پر ہاتھ مارا۔ "آہ آج ماسٹر رچرڈ ایک بہت بڑا آدمی بنکر اپنے آبائی مکان پر واپس آیا ہے۔ حالانکہ ان بدمعاشوں مارلبرو (مارلبرو) اور اکیسٹر نے اسے تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا تھا!"

نوجوان شہزادہ نے کہا۔ "میرے نیک دل دوست تم سکون اختیار کرو"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے ڈنگہم کا ہاتھ دبایا۔ "میں اب عرصہ دراز تک رہنے کے لئے واپس آیا ہوں"۔

اتنے میں وہ نوکر جو گاڑی کے ساتھ آیا تھا۔ ننگے سر رچرڈ کے پاس پہنچا۔ اور ادب سے کہنے لگا۔ "حضور یہ چاہتے ہیں۔ کہ گاڑی ٹھیرے یا رچمنڈ کو واپس چلی جائے؟"

رچرڈ بولا۔ "نہیں تم لوگ کل تک یہیں ٹھیرو۔ میں کل پھر بادشاہ سلامت سے ملنا چاہتا ہوں"۔

اس پر نوکر نے واپس جاکر ملنداذانہ سے کوچبان کو کہا۔ "حضور شہزادہ صاحب کا حکم ہے۔ کہ گاڑی یہیں رہے"۔

شہزادہ کا لفظ سنکر ڈنگہم اور باقیوں کے کان کھڑے ہو گئے۔ سب سے پہلے ڈنگہم ہی بولا۔ "ایں! یہ کیا! میں نے تو سنا تھا۔ ماسٹر رچرڈ مارکوئس بن گیا ہے مگر اب... اب..."

رچرڈ نے اپنے وفادار نوکر کو مضطرب دیکھکر ہنستے ہوئے کہا۔"میرے آقائے نامدار نے ازراہ عنایت مجھے پرنس کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے۔ لیکن تم سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح تم مجھے بچپن سے مخاطب کرتے رہے۔ اسی طرح آئندہ بھی کیا کرنا۔"

خانساماں کچھ دیر تک غور کرتا رہا۔ اس کی آنکھیں سنگ مرمر کے فرش پر لگی ہوئی تھیں۔ پھر وہ یکایک سر اٹھا کر بولا "نہیں ماسٹر رچرڈ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تمہیں اب آئندہ کے لئے بچہ سمجھنا ہتک میں داخل ہوگا۔ آخر ادب بھی تو کوئی چیز ہے۔ اس کے علاوہ کسی شہزادے کا خانساماں ہونا بڑی عزت ہے۔ اور شکر ہے۔ کہ مجھے یہ عزت اب حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے میں آئندہ آپ کو ماسٹر رچرڈ نہ کہوں گا۔ چلئے میز پر کھانا تیار ہے اور خیال رکھنا کہ گاڑی والوں کی اچھی طرح خاطرداری ہو۔ میں حضور کو نشستگاہ میں چھوڑ کر آتا ہوں۔"

یہ احکام ایک خاص شان سے صادر کر کے بوڑھے خادم نے شمع ہاتھ میں لی۔ اور بڑے وقار کے ساتھ نشستگاہ کی طرف چلا۔

رچرڈ نے اپنے دونوں بازو ایلین اور کیتھرائن کے بازوؤں میں دیئے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے درمیان سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے ہنس کر دبی زبان میں کہا۔ "غریب ڈنگہم کو اس وقت سر پیر کا ہوش نہیں۔ لیکن خیر میں چاہتا ہوں جس طرح اسکی خوشی ہو کرے۔ اس کی خاطر سے ہم نشستگاہ کیطرف رسمی آداب کیساتھ ہی چلیں گے۔"

ناظرین کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ نشستگاہ میں پہنچکر ان تینوں میں کیا گفتگو ہوئی۔ مارکہم نے انہیں اس قدر باتیں بتائی اور انہوں نے اس کی زبانی اس قدر حالات سننے تھے۔ کہ وقت بجلی کی رفتار کیساتھ گذرتا گیا۔ ہمارے ہیرو نے نہ صرف وہ تمام واقعات جو اٹلی میں پیش آئے تھے بیان کئے۔ بلکہ اسابیلا کے ساتھ اپنی محبت کے وہ تذکرات بھی شروع کئے۔ جو اس سے پہلے اس نے کبھی بیان نہ کئے تھے۔ اس نے ڈنگہم سے بھی بیٹھنے کی درخواست کی۔ اور وہ ان تمام حالات کو بڑی دلچسپی سے سنتا رہا۔ خاتمہ پر اس نے اس بات کا ذکر کیا۔ کہ میں عنقریب اسابیلا سے شادی کرنے والا ہوں۔ سلسلہ تقریر ختم کرتے ہوئے وہ کہنے لگا۔ "یہ یاد رہے کہ اس واقعہ سے ان تعلقات میں جو میرے اور تم لوگوں کے درمیان قائم چلے آتے ہیں۔ کوئی فرق واقع نہ ہوگا۔ مسٹر سنڈ اور ایلین تم دونوں نے بدستور میرے مکان میں رہا کرنا۔ اور آئندہ کے لئے کیتھرائن تم بھی اس

مکان ہی کو اپنا گھر سمجھو۔ مکان اس قدر فراخ ہے۔ کہ اس میں ہم سب بآسانی کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اور ان نوکروں کے لئے بھی کافی جگہ نکل آئے گی جنہیں رکھنا آپ ضروری ہونگا جن کے افسر اعلےٰ آئندہ کے لئے"۔ اس نے ڈننگھم کی طرف مخاطب ہو کر کہا "تم ہو گے"

بوڑھے خانساماں نے اہمیت کا لہجہ اختیار کر کے کہا "میں ان سب کو اچھی طرح یہ بات سکھا دونگا۔ کہ بڑے گھروں میں نوکروں کے آداب اور فرائض کیا ہوتے ہیں"

جس وقت ایلین نے یہ بات سنی۔ کہ رچرڈ کی عنقریب شادی ہونے والی ہے۔ تو اس کے چہرہ پر یکایک فکر کے آثار پیدا ہو گئے۔ اس نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر دبے لفظوں میں کہا "ذرا ڈننگھم کو باہر بھیجدو۔ میں تم سے اور والد سے ایک خاص معاملہ پر گفتگو کرنا چاہتی ہوں"

اس پر مارکیم نے اپنے عمر رسیدہ خادم سے کہا "تم جا کر اس بات کی دیکھ بھال کرو کہ گرینڈ ڈیوک کے نوکروں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اور ان کی ہر طرح مہمان نوازی کیجائے" یہ حکم پا کر ڈننگھم چلا گیا۔ اس کے بعد رچرڈ نے استفہامیہ نظر سے ایلین کی طرف دیکھا۔ اس نے اٹھ کر کیتھرائن سے کہا "پیاری بہن چند منٹ کے لئے تم بھی دوسرے کمرہ میں چلی جاؤ۔ میں ایک ضروری معاملہ کی نسبت رچرڈ اور اپنے والد سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں"

کیتھ نے یہ درخواست خوشی سے منظور کی۔ اور اٹھ کر دوسرے کمرہ میں چلی گئی۔ اس کے جانے پر رچرڈ نے فکرمندی کے لہجہ میں پوچھا "ایلین ان سب باتوں کا کیا مطلب ہے؟ خدا کرے۔ اس خوشی میں جو مجھے اس موقعہ پر حاصل ہوئی ہے کوئی بری خبر خلل انداز نہ ہو"

ایلین نے کہا "نہیں اس بارہ میں اطمینان رکھئے۔ لیکن میرے عزیز محسن اور میرے پیارے ابا ذرا میری باتوں کو غور سے سنئے۔ رچرڈ تم چند دن کے عرصہ میں اپنے ساتھ ایک دلہن لانے والے ہو۔ جس سے تمہیں محبت ہے۔ جس کا تم ادب کرتے ہو۔ اور جو یقیناً قابل احترام ہے۔ کیونکہ وہ ایک ہمہ صفت موصوف خاتون ہے نیک پاکباز اور برف کی طرح بے داغ اس لئے رچرڈ میرے نزدیک مناسب نہیں۔ کہ اسے مجھ ایسی عورت کی صحبت میں رکھا جائے۔ جسے سوسائٹی میں ایک قابل احترام جگہ حاصل ہے۔۔"

ان لفظوں کا رچرڈ کے دل پر گہرا اثر ہوا۔ کیونکہ ان کی بدولت وہ ناخوشگوار واقعات اس کی یاد میں پھر تازہ ہو گئے۔ جن کا تعلق مسٹر ممفرڈ کی دختر سے تھا۔ آخر وہ کہنے لگا "ایلین میری اسابیلا بڑی فیاض منش اور نیک دل خاتون ہے۔ اس لئے ...!"

ایلین نے انداز شکر گذاری کے ساتھ مسکراتے ہوئے قطع کلام کر کے کہا۔ "نہیں مجھے اپنا بیان ختم تو کر لینے دو۔ میں دراصل اب تمہیں زیادہ عرصہ کشمکش و رنج کی حالت میں رکھنا نہیں چاہتی۔ رچرڈ تم کہنا چاہتے ہو۔ کہ میں اسابیلا کی صحبت میں رہوں۔ مجھے یہ بات منظور ہے اور اطمینان رکھو۔ کہ میں اس کی صحبت کے ناقابل ثابت نہ ہونگی۔ لیکن میں اسوقت آپ لوگوں کو ایک راز سے واقف کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ جسے معمولی حالات میں میں اسوقت تک چھپائے رکھتی۔ کہ اسے ظاہر کرنیکا موقعہ آجاتا۔ لیکن حالات پیش آمدہ کا تقاضا یہ ہے کہ میں مہر خاموشی کو توڑ دوں۔ مگر اس راز کو ظاہر کرتے ہوئے بھی میں آپ کی فیاضی اور ہمدردی سے اس بات کی امید رکھتی ہوں کہ آپ لوگ سردست مجھ سے اس سے زیادہ سوالات نہ پوچھیں گے۔ جس قدر کہ میں ظاہر کرنے کی جرأت کر سکتی ہوں۔ مختصر لفظوں میں اباجان ... رچرڈ وہ راز یہ ہے کہ میری شادی ہو چکی ہے!"

"شادی"! مادکہم نے حیرت زدہ ہو کر خوشی کے انداز سے کہا۔

مسٹر ممفرڈ نے کہا۔ "میری پیاری بچی ایلین آؤ مجھ سے بغلگیر ہو جاؤ۔ کیونکہ اب مجھے تمہاری طرف سے شرمسار ہونے کی کوئی وجہ نہیں!" یہ کہتے ہوئے اس نے اسے پدرانہ جوش کے ساتھ چھاتی سے لگا لیا

ذرا توقف کے بعد ایلین بولی "ہاں میری شادی ہو چکی ہے۔ اور وہ بھی اس شخص سے جو میرے بچہ کا باپ ہے۔ لیکن اس سے زیادہ سردست میں کچھ اور بیان نہیں کر سکتی ہوں آپ ہر دو اصحاب سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ مجھ سے اس بارہ میں کوئی مزید سوال نہ پوچھئے۔ کیونکہ اگر میں ان کا جواب راستی سے دوں۔ تو اپنے شوہر سے وعدہ خلاف ثابت ہونگی یہ بھی یاد رہے۔ کہ اس رازداری کی وجہ قطعاً نامناسب نہیں۔ اور نہ ان کا میری ذات سے تعلق ہے۔ آئندہ دو تین سال کے عرصہ میں اس راز کو سربستہ رکھنے کی ضرورت باقی نہ رہیگی۔ اتنا بیان کرنے کے بعد اباجان ... اور رچرڈ میں آپ لوگوں سے پوچھتی ہوں۔ کیا آپ کو مجھ پر اس قدر بھروسہ ہے کہ زیادہ سوالات پوچھے بغیر ان باتوں کو قابل اعتماد سمجھیں؟"

مارکیم نے کہا "میرے نزدیک شبہ کی کوئی وجہ نہیں۔ تم نے اپنی شادی کا خوشگوار واقعہ ظاہر کرنے میں جس مقصد کو پیش نظر رکھا ہے وہ ایسا پاک اور صاف ہے کہ تمہارے حق میں صدہا دلیلوں سے بھی زبردست سمجھا جاسکتا ہے۔ ایلین میں سچ کہتا ہوں۔ کہ مجھے تم سے ویسی ہی محبت ہے۔ جیسی کسی بھائی کو بہن سے ہوسکتی ہے"

ایلین بھی خوشی اور جوش کے ساتھ کہنے لگی "میں بھی تم سے ویسی ہی محبت رکھتی ہوں جو بہن کو بھائی سے ہوتی ہے۔ اور تم نہیں جان سکتے۔ کہ تمہارے اطمینان بخش الفاظ سے مجھے کس قدر خوشی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن جو کچھ میں نے بیان کیا۔ اس میں کسی طرح کی غلط فہمی واقع نہ ہونی چاہیے۔ میں نہیں چاہتی۔ کہ آپ لوگ سمجھیں۔ میری شادی ہوئے عرصہ ہوگیا ہے اور نہ یہ کہ ماں بننے سے پیشتر میں بیوی کا درجہ حاصل کرچکی تھی" یہ کہتے ہوئے ایلین نے حیاداری سے آنکھیں جھکالیں "نہیں بلکہ میری شادی اس شخص سے جس نے اپنا نام میرے بچہ کو دیا ہے۔ اس سال جنوری مہینہ کی تیسری تاریخ کو ہوئی تھی"

مسٹر مینروے نے کہا "ایلین میں اس سے زیادہ جاننے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ بہرحال اب تم شادی شدہ ہو اور جب تمہارا بچہ بڑا ہوگا۔ تو اسے یہ جتلانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کہ اس کے والدین کی شادی کس تاریخ کو ہوئی۔ اور اگر اسے اس معمولی غلط فہمی میں رکھا جائے تو کچھ عیب نہیں ہے"

رچرڈ بولا "پیاری ایلین تمہاری باتوں سے تمہارے والد کا اور خود میرا بھی اطمینان ہوچکا ہے۔ اس لئے ہم دونوں کے لئے نامناسب ہوگا کہ اس راز کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ جسے تمہارے جیسی سمجھدار عورت پوشیدہ رکھنا ضروری سمجھتی ہے۔ میں بیان نہیں کرسکتا۔ کہ یہ خبر سنکر مجھے کس قدر خوشی ہوئی ہے۔ اور یقین جانو۔ کہ اب تمہارے لئے میری اسابیلا کے سامنے شرمسار ہونے کی کوئی وجہ نہ ہوگی"

ایلین نے دونوں کے ہاتھوں کو محبت سے اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا "ابا جان . . رچرڈ میں شکرگذار ہوں۔ کہ آپ نے میری بات پر اعتبار کرلیا"

اوہ! اس وقت جب اس کی بڑی بڑی نیلگوں آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھرے ہوئے تھے۔ اس کے چہرہ اور گردن پر حیا کی سرخی چھائی ہوئی تھی۔ تو وہ . . . پیاری ایلین! کیسی حسین . . . کیسی خوبصورت نظر آتی تھی۔

ذرا وقفہ کے بعد مارگریٹ نے کہا "کیا تم نے اپنی سہیلی کو کمرہ سے باہر بھیج دیا تھا؟"

ایلین بولی "میں اسے ابھی بلائے لیتی ہوں۔ کیونکہ خود اس نے بھی آپ کے روبرو بعض اہم واقعات بیان کرنے ہیں"

رچرڈ نے کہا "غالباً وہی داستان جس کا تعلق اس شیطان بصورت انسان مرد اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی قابل نفرت بوڑھی عورت سے ہے۔ جس کی نسبت تم نے کچھ تفصیلات چند ہفتے پہلے مجھے لکھ کر بھیجی تھیں؟"

ایلین نے کہا "ہاں وہی۔ مگر کچھ واقعات اور بھی ہیں۔ جو آپ لوگوں کے لئے عجیب ثابت ہونگے" یہ کہکر وہ کمرہ سے باہر نکلی۔ اور ذرا دیر بعد کیتھرائن کو ساتھ لئے واپس آگئی۔ صوفہ پر پہلو بہ پہلو بیٹھ جانے کے بعد اس نے کیتھرائن سے کہا "پیاری کیٹ اب تم اپنی داستان کا باقی حصہ رچرڈ کے روبرو اپنے لفظوں میں بیان کردو"

کیتھرائن نے کہا "کم و بیش ایک ہفتہ کا عرصہ گذرا۔ میں تھوڑی دور تنہا سیر کرنے کو نکلی تھی۔ ایلین کی طبیعت ناساز تھی۔ اس لئے وہ میرے ساتھ نہ جاسکی۔ اور مسٹر سنڈ کسی کام پر شہر میں گئے ہوئے تھے۔ میں پہاڑی پر چڑھ گئی۔ اور تھوڑی دیر اس جگہ کا خوشگوار نظارہ دیکھنے کے بعد سامنے کی طرف اتر کر کھیتوں میں چلنے لگی۔ میں مختلف معاملات پر غور کر رہی تھی۔ خصوصاً اس مایوسی پر جو مجھے اپنے والدین کا سراغ حاصل کرنے کے معاملہ میں ہوئی۔ کہ یکایک مجھے ایک شخص اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ اور مجھے یہ دیکھکر کسی قدر تشویش پیدا ہوئی۔ کہ یہ مسٹر بینکس کفنیا تھا۔ جس کا ذکر ایلین نے اس خط میں کیا تھا جس میں تمام سابقہ واقعات بیان کئے گئے تھے۔ میں واپس لوٹنے لگی۔ تو مسٹر بینکس نے مجھے آواز دیکر کہا۔ تم مجھ سے ڈرتی کیوں ہو۔ میں تمہارے لئے ایک ضروری خبر لایا ہوں میری امیدیں پھر تازہ ہوگئیں۔ اور مجھے یقین ہوگیا۔ کہ وہ اس سمجھوتہ کو تازہ کرنا چاہتا ہے۔ جو یکایک میرے اور بوڑھی عورت کے درمیان ہوتا ہوتا رک گیا تھا۔ اس لئے خوف کا احساس دل سے دور ہوگیا۔ اس نے پاس آکر بیان کیا۔ کہ میرے ایک دوست کے پاس چند کاغذات ہیں۔ جن سے تمہاری ولدیت کا راز پورے طور سے منکشف ہو جائے گا۔ آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ خبر سنکر میرے دل میں کسقدر خوشی محسوس ہوئی۔ میں اس کی بات پر پورے طور پر اعتبار کرتی بھی ڈرتی تھی۔ کہ کہیں کچھ

مایوسی نہ ہو یا ہو کا نہ دیا جائے۔ لیکن امید کا سہارا چھوڑنے کو بھی جی نہ چاہتا تھا۔ بینکس کی باتیں راستی پر مبنی نظر آتی تھیں۔ گو وہ اپنے طریق پر انہیں ناحق پیچیدہ بنا رہا تھا۔ آخر وہ کہنے لگا۔ میرے دوست نے سارے کاغذات بہت بڑی رقم خرچ کر اس بوڑھی عورت سے خرید لئے ہیں۔ اور اب اگر تم کچھ نفع دیکر انہیں حاصل کرنا چاہو تو لے سکتی ہو۔ مختصر یہ کہ اس نے مجھ سے ان کاغذات کے پانسو پونڈ مانگے۔ اور کہنے لگا۔ کہ یہ سودا تمہارے لئے مہنگا نہیں۔ کیونکہ ان کاغذات میں تمہاری ماں کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے خطوط موجود ہیں"

یہاں پہنچکر کیٹ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ لیکن اس نے انہیں جلدی ہی پونچھ کر کہا۔ "میں نے مسٹر بینکس سے کہا تھا۔ اتنا روپیہ میرے پاس تو جمع نہیں ہے۔ اس لئے یا تو مجھے اپنے وکیل سے حاصل کرنا پڑے گا۔ یا اپنے محسن رچرڈ کے اٹلی سے واپس آنے تک انتظار کرنا ہوگا۔ میں نے اس سے یہ بھی کہا۔ کہ نہ تو میرا وکیل مسٹر وہارٹن اور نہ خود رچرڈ یہ تحقیق کئے بغیر کہ ان کاغذات کی قدر وقیمت کیا ہے۔ روپیہ دینا منظور کریں گے وہ اس اعتراض کے لئے بھی تیار تھا۔ اور کہنے لگا۔ کہ تم جس روز چاہو۔ اپنے متعلقین میں سے کسی مرد یا عورت کو ساتھ لے کر میرے ہاں ان کاغذات کو دیکھ سکتی ہو۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان کی قیمت کیا ہے"

رچرڈ بولا۔ "آدمی تو پورا بدمعاش ہے۔ لیکن مجھے اس کی تجویز معقول معلوم ہوتی میں خیال کرتا ہوں۔ معاملہ ضرور کچھ اہمیت رکھتا ہے۔ پھر تم نے اسے کچھ جواب بھی دیا یا نہیں؟"

"میں نے اسے فقط اتنا کہا تھا۔ کہ دوستوں سے مشورہ کر کے دو ایک دن تک جواب لکھوں گی۔ وہ کہنے لگا۔ بہر حال وقت ضائع نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ میرا دوست تضیع اوقات کو ناپسند کرتا ہے"

رچرڈ مارکہم کہنے لگا" وہ دوست بلاشبہ وہی بدمعاش اسمتھ [illegible] ہے۔ وہ خود اس معاملہ میں اس لئے نہیں [illegible] کہ میں اس کا کھوج لگا لوں گا۔ اس لئے اس نے بینکس کو اپنا کارکن بنا لیا ہے۔ اب میں اس سارے معاملہ کو اچھی طرح سمجھ گیا

کیتھرائن نے کہا۔ کہ "تم [illegible] سے جدا ہونے سے پیشتر میں نے اس سے [illegible] تھا کہ

میں تمہارے مکان پر نہیں آسکتی۔ البتہ اگر میرے دوستوں نے منظور کیا۔ تو تم نے خود وہ کاغذات لے کر مسٹر وہارٹن کے دفتر یا مارکہم پیلس میں آجاتا۔ مگر اس سے اس نے انکار کیا۔ اور کہنے لگا کہ ان کاغذات کو میرے ہی مکان پر دیکھا اور خریدا جاسکتا ہے اور وہ بھی چوبیس گھنٹے پیشتر اطلاع دیکر"

رچرڈ بولا "میں سارے حالات سمجھ گیا۔ ٹڈ کینز کو اپنے ساتھی پر اعتبار نہیں۔ اور وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ وہ ان کاغذات یا ان کی قیمت کو اپنے پاس رکھے۔ اس لئے وہ وقت مقررہ پر ہنکیس کے مکان پر چھپا رہے گا۔ اسی لئے وقت کی قید لگائی گئی ہے"

کیتھرائن نے کہا "میں نے واپس آکر یہ سارے حالات ایلن اور مسٹر سنروے سے بیان کردئے تھے۔ اور چونکہ اس اثنا میں آپ کے انگلستان واپس آنے کی اطلاع مل چکی تھی۔ اس لئے یہی فیصلہ کیا گیا۔ کہ آپ کے مشورہ اور منظوری کے بغیر کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ میں نے یہی بات مسٹر ہنکس کو لکھدی۔ اور اسے اطلاع دی کہ میں ہفتہ عشرہ میں تمہیں پورا جواب دے سکونگی"

رچرڈ کہنے لگا "پیاری کیٹ تم نے بڑی دور اندیشی سے کام لیا مجھے حیرت ہے کہ صرف عمر دش نے کہیں اپنی حرص کو دور اندیشی پر غالب آنے کا موقعہ نہیں دیدیا لیکن خیر اس کا ذکر پھر ہوگا۔ اب میں اس بات کا انتظام کردوں گا۔ کہ تم مسٹر وہارٹن کو تکلیف دئے بغیر کاغذات خرید سکو۔ گورنمنٹ کمیل سکالا کی فیاضی سے میری آمدنی اب معقول ہے۔ اور یقیناً آئندہ مجھے مالی مشکلات سے تکلیف نہ ہوگی۔ تم اطمینان رکھو کہ ہم ان بدمعاشوں کو جو مقدس ترین انسانی رشتوں کے معاملہ میں یوں بے دردی سے تجارت کرتے ہیں۔ روپیہ دے کر وہ کاغذات خرید لیں گے۔ لیکن میری مصروفیتیں اس قدر بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ میں چند دن تک اس اہم معاملہ کی طرف توجہ نہ دے سکوں گا۔ البتہ کل اسے خط لکھدیا جائے گا۔ کہ میں تم سے ایک ہفتہ بعد رات کے آٹھ بجے تمہارے مکان پر ملوں گا۔ اسوقت تاریکی ہو جاتی ہے۔ اور اس بات کا بھی اندیشہ نہ ہوگا کہ کوئی مجھے ان نواحات میں دیکھ نہ لے"

کیتھرائن نے ہمارے ہیرو کا اس تازہ عنایت کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور کچھ بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جس کی دلچسپی میں وقت گذرتا بالکل معلوم نہ ہوا۔ یہاں تک

کہ اسی طرح رات کے دو بج گئے۔ اور آخر اس وقت یہ لوگ اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو گئے
اس سے دوسرے دن سلوے آدمی علے الصباح ہی بیدار ہو گئے۔ کیونکہ انہیں
بہت سے ضروری کام انجام دینے تھے۔ چنانچہ ایلین اور مسٹر مسز ودصبح کی حاضری سے
فارغ ہو کر اس قسم کا سامان خریدنے کے لیے شہر کو روانہ ہو گئے۔ جو مکان کو دلہن
کی آمد کے حسب حال بنانے کے واسطے ضروری تھا۔ روپیہ میں کچھ ایسی برقی طاقت
ہے۔ کہ کاہل ترین دوکاندار بھی پھرتیلے ہو جاتے ہیں۔ ہر چند کہ وقت تنگ تھا۔ لیکن
مسٹر مسز ودلے اپنے سابقہ تاجرانہ تجربہ کی مدد اور اس کی دختر نے اپنے مذاق سلیم کی بدولت
سارا سامان اس قسم کا خریدا۔ جو نہایت پسندیدہ تھا۔ چنانچہ سہ پہر کو وقت نئے اور قیمتی
سامان سے لدی ہوئی کئی گاڑیاں چینی اور شیشے کے بے شمار ظروف۔ پردے۔ قالینیں
غالیچے اور اسی قسم کا بہت سا سامان مارکہم پلیس میں پہنچ گیا۔ ادھر اس مکان میں بھی کچھ
کم چہل پہل نہ تھی۔ رچرڈ علی الصباح ہی گرینڈ ڈیوک کی گاڑی پر سوار ہو کر رچمنڈ کو چلا
گیا۔ اور کیتھرائن گھر کے انتظامات میں مصروف رہی۔ میری جین نے دو تین عورتیں اپنی مددگار
رکھ لی تھیں۔ اور ووڈنگھم نے اپنی ذمہ داری پر تین معتبر نوکروں کا اضافہ کر لیا۔ اس
طرح پر جب نوجوان پرنس یعنی ہمارا ہیرو رچرڈ مارکہم شام کے پانچ بجے واپس آیا۔ تو پرانے
مکان میں کچھ ایسی رونق اور ایسی آراستگی نظر آتی تھی۔ کہ وہ حیرت زدہ ہو گیا۔ اور اس
نے ان لوگوں کا جن کے اہتمام سے سارا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا تھا۔ تہ دل سے شکریہ
ادا کیا۔

نواں باب
شادی۔ گرینڈ ڈیوک کی پشیمانی

آخر کار وہ مبارک صبح نمودار ہوئی۔ جس کو رچرڈ مارکہم اور شہزادی اسابیلا کی شادی
ہونے والی تھی۔ موسم نہایت خوشگوار اور فرحت بخش تھا۔ آسمان پر بادلوں کا نشان بھی
نظر نہ آتا تھا۔ اور قدرت ابتدائے بہار کی خوشی سے مسکراتی تھی۔
مارکہم سات بجے کے قریب بیدار ہوا۔ اور اس نے اپنا سادہ لباس پہنا۔
لیکن اس کی چھاتی پر وہی ستارہ نما تمغہ چمک رہا تھا۔ جو اس کے اعلے درجہ کا نشان تھا

آج وہ جیسا خوبصورت اور شکیل نظر آیا۔ ویسا اس سے پہلے کبھی نظر نہ آیا تھا۔ حتےٰ کہ اس وقت بھی نہیں۔ جب اپنی پہلی کامیابی کی غیر معمولی خوشی میں سرشار۔ وہ قصبۂ اسٹیلا میں داخل ہوا۔ اور وہاں کے باشندوں نے اسے پرجوش مبارکباد دی تھی

صبح کا ناشتہ کرنے کے لئے وہ اپنے کمرے سے اترا۔ تو اس نے دیکھا۔ کہ مسٹر مسز ایلن اور کیتھرائن پہلے سے میز پر جمع ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نے اس قسم کا لباس پہنا ہوا تھا۔ جو شادی کی تقریب کے لئے موزوں سمجھا جا سکتا ہے۔ آٹھ بجے گرینڈ ڈیوک کی گاڑی دروازہ پر آئی۔ اور ہمارا ہیرو اپنے متعلقین سمیت رچمنڈ کی طرف روانہ ہوا۔

گاڑی میں بیٹھ کر ایلن اپنے دل سے کہنے لگی "کیسا عجیب اتفاق ہے۔ کہ میں نے بھی اپنے شوہر کے ساتھ اپنا چوبیس گھنٹہ کا زمانہ ہنی مون انہی نواحات میں بسر کیا تھا جہاں رچرڈ اپنی دلہن کو لانے جا رہا ہے"

گاڑی تیزی کے ساتھ چلتی گئی۔ اور ٹھیک ۱۰ بجے اس عالیشان محل کے سامنے ٹھیری۔ جو اب قصر شاہی کا درجہ حاصل کر چکا تھا۔ رچرڈ اور اس کے ساتھیوں کو نشستگاہ میں پہنچایا گیا۔ جہاں گرینڈ ڈیوک اور ڈچس۔ ان کے ایڈیکانگ۔ اور چند سربرآوردہ مہمان منتظر تھے۔ مسٹر مسز۔ ایلن اور کیتھرائن کا گرینڈ ڈیوک۔ اور ڈچس نے بڑے تپاک سے استقبال کیا۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہمارے ہیرو نے ان کا ذکر موزوں تعریفی لفظوں میں کیا ہے۔ اس کے ذرا دیر بعد اسابیلا بھی وہاں آ گئی۔ انگلستان کے ایک امیر کبیر کی دو بیٹیاں سہیلیوں کے طور پر اس کے ساتھ تھیں۔ رچرڈ نے اپنے دوستوں کا شہزادی سے معانقہ کرایا۔ اور وہ ان سب سے بڑے تپاک سے ملی۔ لیکن اگر اس کی طرف سے کسی کے ساتھ زیادہ اخلاق کا برتاؤ کیا گیا۔ تو وہ ایلن تھی۔ خود ایلن نے بھی اس بات کو محسوس کیا۔ کیونکہ اس نے رچرڈ پر فوراً ہی انتہائی شکر گذاری کی نظر ڈالی گویا وہ زبان حال سے یہ کہنا چاہتی تھی۔ کہ یہ سب آپ ہی کی عنایت ہے

اس وقت اسابیلا بالکل بے داغ سفید لباس میں جبکہ اس کے رخساروں پر حیا کی سرخی چھائی ہوئی تھی۔ کیسی خوبصورت معلوم ہوتی تھی۔ اسکے چہرہ پر ایک ایسی ناقابل بیان شرم و حیا اور معصومیت کا ایک ایسا اثر نظر آتا تھا۔ جس کا دیکھنے والے پر اس کے حسن سے بھی زیادہ اثر پڑتا تھا۔ آنکھیں نیچے کی طرف جھکی ہوئی تھیں۔ ...

اس کے رخساروں کو چھوتی تھیں۔ چہرہ پر انتہائی پاکبازی کی وہ جھلک نمودار تھی۔ جسے عام طور پر فرشتوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ حسن ایسا دلفریب اور ایسا شاندار تھا کہ دیکھنے والے کے دل میں تعریف سے بھی بڑھ کر پرستش کا جذبہ پیدا ہوتا تھا۔ شاعر آنکھوں کی تشبیہ ستاروں سے۔ دانتوں کی عاج سے۔ لبوں کی مونگے سے۔ چھاتی کی برف سے بدن کی موزونیت کی زنان دریائی اور آہستہ خرامی کی پریوں سے دیا کرتے ہیں۔ لیکن یہ ساری تشبیہات بھی اس حسن کی پوری کیفیت ظاہر کرنے سے قاصر ہیں۔ جو قدرت کی طرف سے اس پاکباز اطالوی دوشیزہ کو ملا تھا۔ جو اس وقت شادی کے لباس میں ملبوس تھی۔

اس تقریب پر دوگونہ مراسم ادا کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ رچرڈ تھیا پروٹسٹنٹ اور اسابیلا رومن کیتھولک تھی۔ اس لئے پہلے کلیسائے انگلستان کے ایک پادری نے ان کا عقد مناکحت گرینڈ ڈیوک کے محل میں خاص لائسنس کے ذریعہ کیا۔ اس کے بعد ساری جماعت گاڑیوں پر سوار ہو کر سمیر ستھ کے رومن کیتھولک گرجا میں پہنچی اور وہاں اس مذہب کے طریق پر از سر نو رسم شادی ادا کی گئی۔

آج رچرڈ کی بہترین دنیاوی امیدیں پوری ہو گئیں۔ اور وہ بات ظہور میں آئی جس کی بدولت اسے دائمی خوشی حاصل ہو سکتی تھی۔ آج زمانہ ماضی کے تمام رنج والم پر پردہ پڑ گیا۔ اس موقعہ پر جب اسے وہ زمانہ یاد آیا۔ جب اول مرتبہ اسکی اسابیلا سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور اس نے سوچا کہ اسی وقت میری محبت کا انجام کس قدر مایوسی بخش نظر آرہا تھا۔ پھر اس کے بعد جب اس نے ان تمام واقعات پر غور کیا۔ جو رفتہ رفتہ ان مشکلات کو دفع کرتے گئے۔ تو خوشی کے اس انتہائی لمحہ میں جبکہ وہ اپنی معشوقہ کے پہلو میں دولہا بنا بیٹھا تھا۔ اسے یہ سوچ کر انتہائی حیرت ہوئی۔ کہ اس قادر مطلق کے طریقے کس قدر ناقابل فہم ہیں۔ جو اگر چاہے۔ تو ان باتوں کو جو ابتدا میں محض ایک خواب و خیال کا درجہ رکھتی ہیں۔ بڑی آسانی سے عملی صورت دے سکتا ہے۔

شادی کی رسمیں ادا ہو چکیں۔ تو یہ جماعت پھر قصر جمسنڈ میں پہنچی۔ جہاں ایک نہایت شاندار دعوت تیار تھی۔ اس خوشی میں رنج اور افسردگی کی کوئی خفیف جھلک پیدا ہوئی۔ تو وہ صرف اس لئے تھی کہ اسابیلا عنقریب اپنے والدین سے جدا ہونیکو تھی۔

"نہیں مجھ سے یہ نہ ہوگا۔ میں ایسا نہیں کر سکتا"۔ گرین وڈ نے از سرِ نو جوش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔" ایلین اس ذکر کو جانے دو۔ کیونکہ اس معاملہ میں میرا ارادہ اٹل ہے۔ اگر تم کو مجھ سے محبت ہے۔ تو میری خودداری کو صدمہ پہنچانے کی کوشش نہ کرو۔ میری افسردگی جلدی ہی دور ہو جائے گی۔ اس کی وجہ شاید رشک ... غالباً حسد ہے۔ لیکن نہیں ایلین حسد اس کے لئے صحیح لفظ نہیں۔ کیونکہ میرے اندر لاکھ عیب ہوں مگر اس سے مجھے بہر حال محبت ہے۔ البتہ یہ مایوسی ... یہ افسردگی اس لئے ہے کہ میری ساری محنتوں کا انجام کچھ بھی نہیں۔ جب میں اپنی حالت کا اس کی حالت سے مقابلہ کرتا ہوں۔ تو مایوسی کے جذبات از خود دل پر طاری ہو جاتے ہیں۔ باوجود اس کے ایلین مجھے اس کی ذات پر فخر ہے۔ اور ایسا ہونا قدرتی ہے ..."

ایلین نے پھر اپنے شوہر سے بغل گیر ہو کر کہا۔" تمہارا یہ احساس فیاضی پر مبنی ہے اور ان لفظوں کو تمہاری زبان سے سنکر میرا جی خوش ہوتا ہے۔"

گرین وڈ کہنے لگا۔" میں نہیں جانتا۔ میرے منہ سے اس وقت کیا نکل رہا ہے۔ خیالات پریشان ہیں ... دماغ الجھا ہوا ہے۔ آؤ اب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوں۔ ہم پھر تھوڑے عرصہ بعد ملیں گے۔ اور اس وقت میں تمہیں بتاؤں گا۔ کہ خوش نصیبی کی منزل تک پہنچنے میں جس کا میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے مجھے کس قدر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔"

ایلین نے کہا۔" ہمیں ضرور جلدی ہی ایک دوسرے سے ملنا چاہئے۔ مگر یہاں نہیں" اس نے درختوں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔" اس جگہ تمہاری طبیعت رنجیدہ ہوتی ہے"

"اچھا میں کوئی اور جگہ تلاش کرلوں گا۔ الوداع ایلین الوداع پیاری ایلین ..."۔

"الوداع میرے جان سے عزیز شوہر۔"

اس کے بعد دونوں پھر بغل گیر ہوئے۔ اور ایک دوسرے سے رخصت ہو گئے ایلین مکان کی طرف واپس چلی۔ لیکن گرین وڈ کچھ دیر تک پہاڑی پر ہی کھڑا رہا۔

دوسرے روز صبح کو حاضری سے فارغ ہو کر رچرڈ اپنی دلہن کو ساتھ لئے باغ کی سیر کو نکلا۔ راستہ چلتے ہوئے اس نے کہا۔" پیاری اسابیلا آؤ میں تمہیں اس پہاڑی کی چوٹی پر لے چلوں۔ جہاں میں تمہیں اس محبت کی یادگار دکھانا چاہتا ہوں جو میرے اور میرے بھائی کے درمیان قائم ہے۔ یہ یادگار اس مقام کی علامت ہے

جہاں ہمیں ایک دوسرے سے ملنا ہے "

یہ دونوں پہاڑی پر چڑھ کر ان دو درختوں کے قریب پہنچ گئے۔ مگر جونہی رچرڈ کی نظر اس درخت پر پڑی جسے یوجین نے اپنے ہاتھ سے بویا تھا۔ اس نے حیرت زدہ ہو کر اسابیلا کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ وہ گھبرا کر اپنے شوہر کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگی۔ مگر اس کا اندیشہ فوراً ہی خوشی میں بدل گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ خود رچرڈ کے بشرہ سے ناقابل بیان خوشی ظاہر ہو رہی ہے۔

یکایک وہ بولا "شکر ہے کہ یوجین زندہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے وہ پھر یہاں آیا۔ اور اس مقام پر ہو گیا ہے۔ دیکھو اسابیلا یہ اس کے اس جگہ آنے کی علامت ہے"

شہزادی نے درخت پر نظر ڈالی۔ تو دیکھا۔ کہ اس پر ذیل کے الفاظ کندہ تھے :

یوجین

۲۵ دسمبر ۱۸۳۶ء

یوجین

۱۷ مئی ۱۸۳۹ء

یوجین

۶ مارچ ۱۸۴۱ء

رچرڈ کہنے لگا "اس سے ظاہر ہے کہ یوجین کل یہاں آیا تھا شکر ہے کہ وہ ابھی تک مجھے نہیں بھولا۔ اور اپنے بھائی کی یاد اس کے دل میں تازہ ہے۔ یقیناً اسے میری خوشی ... میری اقبال مندی کی خبر پہنچ گئی ہوگی۔ اور شاید اس نے یہ بھی سن لیا ہو۔ کہ کل میری راحت کا پیمانہ پیاری اسابیلا کی شادی سے پر ہو گیا۔ میرے نزدیک یہ کتبہ اس مبارکباد کی علامت ہے۔ جو وہ ہم دونوں کو دینا چاہتا ہے"

اب اسابیلا بھی اپنے شوہر کی خوشی میں شریک ہو گئی۔ اور کچھ عرصہ وہاں ٹھہرنے کے بعد یہ دونوں مکان کی طرف روانہ ہوئے۔ گاڑی دروازہ پر منتظر تھی۔ اس پر سوار ہو کر رچرڈ نے گاڑیبان کو ووولچ کی طرف چلنے کا حکم دیا۔ جب گاڑی وہاں اس گھاٹ پر پہنچی جس پر رچرڈ دو دن پیشتر جہاز سے اترا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک کشتی پہلے سے انہیں کمیل سیکا کے جہاز کی طرف لے جانے کے لئے منتظر ہے۔ اس پر سوار ہو کر وہ جہاز

کے قریب پہنچے۔ تو گرینڈ ڈیوک اور گرینڈ ڈچس نے صحن جہاز پر ان کا پرتپاک استقبال کیا۔

اسابیلا کے اپنے والدین سے جدا ہونے کا وقت آپہنچا تہا۔ کیونکہ البرٹو اور اس کی ملکہ دونوں تخت نشین ہونے اپنے ملک کو واپس جارہے تہے۔ گرینڈ ڈیوک نے رچرڈ کو علیحدگی میں لے جاکر کہا۔ "بیٹا تمہیں وہ وعدہ یاد ہوگا۔ کہ اپنے بہائی سے ملنے یا ملاقات کا وقت گذرنے کے بعد تم فوراً ہی مونٹونی میں چلے آؤگے۔"

مارکہم نے جواب دیا۔ "میں اپنی پیاری اسابیلا کے ساتہ جس قدر جلد ممکن ہوا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ مجہے یقین ہے کہ میرا بہائی ضرور وقت مقررہ پر مجہ سے ملیگا کیونکہ میں نے معلوم کیا ہے۔ کل وہ اس مقام پر جہاں ہماری ملاقات وقت مقررہ پر ہونے والی ہے۔ آیا تہا۔ اور جس درخت کو اس نے اپنے ہاتہ سے لگایا ہوا ہے۔ اس پر اپنا نام کندہ کرگیا۔"

گرینڈ ڈیوک بولا۔ "رچرڈ یہ اور بہی خوشی کی بات ہے۔ اور سچ پوچہو تو تم ایسے نیک لڑکے ہو۔ کہ میرے نزدیک تم دنیا کی تمام نعمتوں اور خوشیوں کے پورے طور سے حقدار ہو۔"

مارکہم نے کہا۔ "میں حضور کا کس منہ سے شکریہ ادا کروں۔ کہ آپ نے بہترین خوشی جو انسان کے بس میں ہے۔ مجہے عطا کی۔ آپ نے مجہے اتنا بلند رتبہ دیا۔ جو آپ کے رتبہ سے تہوڑا ہی کم ہے۔ اور اپنی دختر نیک اختر کی ذات میں ایک ناقابل بیان عطیہ بخشا۔ اس کے علاوہ کل آپ وہ فرمان میرے حوالہ کرچکے ہیں۔ جس کی روسے میں شاہی خزانہ سے میں ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی کا حقدار سمجہا جاؤں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ مجہ ناچیز کے متعلق آپ نے انتہائی فراخ حوصلگی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ اگر مجہے اس سے ایک چوتہائی بہی ملتا تو میری ضرورتوں کو کافی تہا۔ اس کے علاوہ جن دنوں میں نیپالا میں سینیور دیانی کے مکان میں رہتا تہا اور اس کے بعد جب اس نیک نہاد شخص نے وزیر مال کا وہ عہدہ حاصل کیا۔ جو میں نے حضور کی مرضی سے اسے دیا تہا۔ تو اس کی باتوں سے مجہے کسی حد تک معلوم ہوگیا۔ کہ غالباً جولائی ۱۸۴۳ء میں مجہے اپنے متوفی محسن طامس آرم سٹرانگ سے بہت بڑی دولت ورثہ میں ملنے والی ہے۔"

گرینڈ ڈیوک کہنے لگا۔ "رچرڈ مجہے اطمینان ہے۔ کہ جس قدر زیادہ وسیع تمہارے مالی

...و سائل ہونگے۔ اسی قدر ہماری فیاضیاں بڑہتی جاینگی"۔ پھر اس کے بعد اس خیال سے
...ڈ رچرڈ کچھ اور حجت نہ پیش کرے۔ شاہ کیسل سکالا نے کہا "وقت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے
اب ہمیں ایک دوسرے کو الوداع کہنی چاہیئے"۔
اس الوداعی نظارہ کی کیفیت قلمبند کرنا غالباً لاحاصل ہوگا۔ کیونکہ ناظرین خود اس
کا بہتر اندازہ کرسکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اسابیلا کو اپنے والدین سے جدا ہونے کا جو رنج تہا۔ وہ
بڑی حد تک اس خیال سے کم ہوگیا تہا۔ کہ میرا شوہر مجھ سے پیار اور محبت کرتا ہے اور
والدین کے غم میں اس خیال سے تخفیف ہوگئی۔ کہ ہم اپنی عزیز بیٹی کو اس کے حوالہ کر چلے
ہیں۔ جو ہر طرح اسے خوش و خرم رکہے گا۔

اتنے میں ملاحوں نے جہاز کا لنگر اٹہایا۔ اور زائد بہاپ خارج کرنے والے سوراخوں
سے بڑے رعد کی آواز آنے لگی۔ ایسا معلوم ہوتا تہا کہ وہ عظیم الشان سمندری دیو اس
غیر معمولی تاخیر سے بے چین ہے۔ یہ حالت دیکھ کر رچرڈ اور اسابیلا جہاز سے کشتی پر اترے
ادھر ان کی کشتی گہاٹ کی طرف چلی۔ دوسری طرف جہاز پانی کو چیرتا اٹھاتا سمندر
کو عبور کرنے لگا۔ اس موقعہ پر جبکہ کیسل سکالا کا ذی شان بادشاہ اور اس کی ملکہ سرزمین انگلستان
سے جہاں وہ مدت تک جلاوطن رہے تہے۔ واپس جانے لگے۔ تو قلعہ کی توپوں نے شاہی
الوداعی سلامی اتاری۔ جس کے جواب میں جہاز کے توپ خانہ کی باڑہ سر ہوئی۔ اور پھر جہاز
اور بہی زیادہ تیزی سے چلنے لگا۔

پھر جب ہوا کے جہونکوں نے دہوئیں کے اس کثیف بادل کو جو توپوں کے دہانوں سے
نکلا تہا منتشر کیا۔ تو گرینڈ ڈچس کے رومال ہلانے اور گرینڈ ڈیوک کے الوداعی سلام
کی حرکت اسابیلا اور رچرڈ کو نظر آئی۔ جس کا انہوں نے اسی طریق پر جواب دیا۔ ملتے
میں کشتی گہاٹ پر پہنچ گئی۔ اور پرنس اور پرنسس آف مونٹونی گاڑی پر سوار ہوکر
واپس مارکہم پیلیس کو روانہ ہوئے۔

دسواں باب — گفنٹے کی دوکان

جوڈن کیتھرائن نے اپنی ولادت کے کاغذات کی حزیہ کے لئے مسٹر بنکس

کفن کے ساتھ مقرر کیا تھا۔ اس کی رات کو آٹھ بجے کے قریب کفنیا اپنی دوکان کا دروازہ کھولے کام میں مصروف تھا اور بہت سے آوارہ گرد لونڈے باہر کھڑے اسے ایک نیا تابوت تیار کرتے دیکھ رہے تھے۔ معلوم نہیں کیا بات ہے۔ کہ لوگ راستہ چلتے کفنیوں کی دوکان کے سامنے ضرور ٹھیر جاتے ہیں۔ غالباً اس صورت میں ان کے اندر وہی جذبہ کام کرتا ہے۔ جس کے زیر اثر لوگ کھڑکیاں کھول کر کسی گذرنے والے جنازہ کو دیکھا کرتے ہیں۔ حالانکہ جنازہ کے افسوسناک اور افسردگی پیدا کرنے والے جلوس میں کوئی بات قابل دید نہیں ہوتی۔

مسٹر بنکس نے اپنا کوٹ اتار کر الگ رکھ دیا تھا۔ اور ایک میلی سی قمیص پہنے سر پر کاغذ کی ٹوپی لئے پتلون کے اوپر لمبا ساتہ بند باندھے جو اس کی واسکٹ کی جیبوں تک پہنچتا تھا۔ بڑی توجہ سے کام میں مصروف تھا۔ چونکہ دوکان میں گیس کی روشنی کا انتظام نہ تھا۔ اس لئے اس نے دو موم بتیاں جلا رکھی تھیں۔ جن کی لو کھلے دروازہ کی تیز ہوا سے متحرک ہو کر اس کام کو جس میں وہ مصروف تھا۔ اور بھی زیادہ بھیانک بنا رہی تھی۔ ہر لمحہ بنکس کو کام سے توجہ ہٹا کر موم بتیوں کی طرف دیکھنا پڑتا تھا۔ گویا وہ اس فکر میں تھا کہیں ہوا کی تیز رو انہیں گل نہ کر دے۔ باوجود اس کے دوکان کا دروازہ بند کرنے کی معمولی احتیاط اسے منظور نہ تھی۔ کیونکہ اس کے نزدیک دوکان کے سامنے چند آوارہ گردوں کا جمع رہنا کاروبار کی شان بڑھانے کا موجب تھا۔

فی الواقعہ مسٹر بنکس کی دوکان میں کاروباری عنصر ہر طرف غالب تھا۔ ایک جانب کھڑکی کے شیشہ کے پیچھے تابوتوں پر لگانے کی چمکدار سفید پلیٹوں کی ایک قطار اور پاس ہی کالے رنگ کی روغنی پلیٹوں کی دوسری قطار سجی ہوئی تھی۔ ایک وسطی شیشہ کے پیچھے تابوت کا چھوٹا سا ماڈل لٹک رہا تھا۔ سیاہ کپڑے سے منڈھا ہوا اور اس پر حسب معمول میخیں لگی ہوئی تھیں۔ دوکان کے اندر جا بجا بہت سے تابوت بعض تیار بعض نامکمل پڑے تھے۔ اور فرش پر لکڑی کے چھلکے۔ برادہ اور بڑھیوں کے مختلف قسم کے اوزار بکھرے ہوئے نظر آتے تھے۔ لیکن ان میں سب سے نمایاں ایک شیشہ کی الماری کے اندر رکھا ہوا تابوت کا وہ چھوٹا سا نمونہ تھا۔ جو اس نے ہولسلو کے قریب کاشتکار ہنٹ کے مکان میں ایک موقعہ پر دکھایا تھا۔

خود ہنیکس اس وقت ایک تابوت کو دوکان کے وسط میں سٹول پر رکھے اس کا ڈھکنا کسنے میں مصروف تھا۔ اور اس کے دو بڑے بیٹے جن میں سے ایک کی عمر پندرہ اور دوسرے کی تیرہ سال کی تھی۔ اس کے نائبوں کی حیثیت میں کام کر رہے تھے۔ بڑا ایک تختہ کو صاف کر رہا تھا۔ اور چھوٹا لکڑی چیرنے میں مصروف تھا۔

اپنے کام کو پوری توجہ سے سرانجام دیتے ہوئے مسٹر ہنیکس نے اپنے دل میں کہا مجھے امید ہے۔ مس کیٹ ضرور وقت مقررہ پر آئیگی۔ کیونکہ مڈکنز نے اس بارہ میں تخمینہ یقین ظاہر کیا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ کل جو شخص اس مکان کی پہلی منزل کو جو کرایہ کے لئے خالی ہے۔ دیکھنے آیا تھا۔ وہ اب تک واپس نہیں آیا۔ گو بظاہر اس نے اس جگہ کو اچھی طرح پسند کیا تھا۔ معلوم نہیں کیا بات ہے۔ اس نے مجھ سے بیسیوں سوالات پوچھے اور مکان کو ہر ایک پہلو سے غور سے دیکھتا رہا۔ اس نے اس بارہ میں بھی اپنا اطمینان کرنا چاہا تھا۔ کہ مکان کے پیچھے کوئی کھلا صحن موجود ہے یا نہیں۔ جہاں اس کی بیوی کپڑے دھو کر سکھا سکے۔ کام اس کی بیوی کے متعلق تھا۔ اور اگر وہ چاہتی۔ تو خود آ کر اپنا اطمینان کر سکتی تھی۔ لیکن جانے وہ کیوں نہیں آئی۔ پھر اس نے احاطہ کی دیوار کو بھی دیکھا کہ اس کے دوسری طرف کوئی اور صحن یا گلی ہے یا نہیں۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ وہ ضرور مکان کرایہ پر لے لیگا۔ مگر شاید اس نے تابوتوں کو پسند نہیں کیا۔ یا شاید اس کا یہ خیال ہو کہ اس کی بیوی ہتھوڑے کی آواز کو جس سے یہاں دن بھر کام رہتا ہے۔ پسند نہ کریگی۔ اُف! کیسی گنہگار دنیا ہے۔ ۔ ۔''

یہ کہتے ہوئے اس نے بڑی افسردگی سے سر کو ہلایا۔ اور اس کے بعد پھر اپنے خیالات اور کام میں مصروف ہو گیا۔ ذرا دیر بعد اس نے اپنے بڑے بیٹے کو (واضح رہے کہ اس کے پانچ چھ اور بھی چھوٹے بیٹے تھے) مخاطب کر کے اور اس کی طرف سختی سے دیکھ کر کہا۔ ''اب تم اس تختہ کو بے فائدہ نہ رگڑتے جاؤ۔ وہ کافی پتلا ہو چکا ہے۔ دیکھو میں کئی بار تم سے کہہ چکا ہوں۔ ہمیشہ کفایت کے اصولوں کو پیش نظر رکھا کرو۔''

لڑکے نے کہا۔ ''اس میں کفایت کی کیا بات ہے۔ کہ تابوت کی لکڑی کو اچھی طرح صاف بھی نہ کیا جائے۔ اس صورت میں تو لوگ تابوت خریدنا ہی پسند نہ کریں گے۔''

مسٹر ہنیکس نے جواب دیا۔ ''تمہارا خیال غلط ہے بھلا مجھ سے عزت دار شخص کا مال

کبھی رک سکتا ہے؟ کبھی گھرانوں سے میرے تعلقات گذشتہ نصف صدی سے چلے آتے ہیں۔ اگر ہم کفایت کے اصول کو پیش نظر رکھیں۔ تو نہ لکڑی ضائع ہوتی ہے نہ وقت۔۔"

لڑکے نے جھلا کر کہا۔ "اب ذرا اس تختے کو دیکھئے۔ کتنا کھردرا ہے، ہاتھ پھیرو تو انگلیاں زخمی ہو جائیں۔ واہ اچھی کفایت ہے۔ یہ تختہ تو ایسا ہے۔ گویا اس پر بے شمار سیہ کے تکلے لگے ہوئے ہوں۔"

بینکس کا پھر بھی اطمینان نہ ہوا۔ اور اس نے تختہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کافی طور پہ صاف ہو چکا ہے۔ میرے نزدیک تو ایسا ہے کہ جس مردے کو اس پر رکھا جائیگا خوش ہوگا۔ اس کے علاوہ اس میں کفایت بھی مدنظر ہے۔۔"

لڑکے سے اب برداشت نہ ہو سکا۔ اور اس نے باپ کی طرف گھور کر کہا۔ "اگر اسی کا نام کفایت ہے تو میری رائے میں وہ بالکل لغو اور مجھ جیسے ذلیل وہ کیا کہوں۔"

بینکس نے خوفناک صورت بنا کر کہا۔ "یہ بات ہے۔"

لڑکے نے کہا۔ "ہاں چھوٹی تھوڑی ہے۔"

اس پر مسٹر بینکس نے غصہ سے بے قابو ہو کر لڑکے کے کان پر زور کا تمانچہ رسید کیا۔ جس سے وہ لڑکھڑا کر اس تختے پر جس کی نسبت جھگڑا ہو رہا تھا۔ گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ "دیکھ میرے سچ جھوٹ کا مزا دکھاتا ہوں"۔ ایک مکے سے شاید لڑکے کا کس بل پورے طور پر نہ نکلا تھا۔ کیونکہ کفنئے نے اسے زور کا ایک گھونسا بھی لگایا۔ اور اس کے بعد پھر ایک تھپڑ مارا۔ جس سے وہ غریب بے سدھ ہو کر گر پڑا۔ یہ حالت دیکھکر ان آوارہ گرد لڑکوں نے جو دوکان کے سامنے کھڑے تھے۔ زور کا قہقہہ لگایا۔ اور چلا کر بولے۔ "واہ وا!"

بینکس کا بیٹا اس زدوکوب کے بعد چپکے سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور کپڑے جھاڑتا دوکان کے دوسرے حصہ کی طرف چلا گیا۔ وہاں پہنچکر وہ باپ کو کچھ سخت سست کہنا چاہتا تھا۔ کہ اتنے میں ایک مرد اور ایک نوجوان لڑکی دوکان میں داخل ہوئے۔ انہیں دیکھکر کفنئے نے کہا۔ "اوہ! اس دلمسٹ آپ وقت مقررہ پر تشریف لے آئی ہیں مسٹر ہیرکیسٹ کے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر جسے وہ پہچانتا تھا۔ لیکن جو حقیقت میں چرڈ ہارکہم تھا۔ اس نے مودبانہ طریق پر کہا۔ "میں آپ کا بھی ادنیٰ خادم ہوں۔ آئیے اندر تشریف لے آئیے۔"

ان کے اندر داخل ہونے پر کفنیئر نے دکان کا دروازہ زور سے بند کر دیا اور اس کے بعد ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "ادھر اس طرف کو تشریف لائیے۔ مس ذرا اس لکڑی کے ڈھکنے سے بچکر چلیے گا۔ یہ بہت جلد اس شخص کی لاش پر رکھا جائے گا جس کی بیوہ اور سات بچے رو رہے ہیں۔ میں نے ان کے لئے سستے میں ہی کام کر دیا ہے۔ یعنی مقررہ نرخ سے اٹھارہ پنس کم لئے ہیں۔ کیونکہ انہیں اپنا بستر فروخت کر کے تابوت خریدنا پڑا۔ آپ بھی" رچرڈ مارکھم سے مخاطب ہو کر اس نے کہا "لکڑی کے ان ٹکڑوں سے بچکر آئیے گا۔ یہ ان تابوتوں کے چھلکے ہیں جنہیں میں سستے اور پاکفانت طریق پر تیار کرتا ہوں۔ میرا خیال یہ ہے کہ جو کفنیا اپنا مال ارزاں فروخت کرے۔ وہ سوسائٹی کے لئے برکت اور عزت اور تکلیف سے بھری ہوئی دنیا کے لئے موجب راحت ہے۔ اگر میں نہ ہوں تو معلوم نہیں اس علاقہ کے غریبوں کا کیا حال ہو..."

اسی قسم کی باتیں کرتا اور اپنے سر کو بڑی سنجیدگی سے ہلاتا مسٹر بینکس ان دونوں کو مکان کے عقبی حصہ میں لے گیا اور وہاں پہنچکر اس نے اس کمرہ کا دروازہ بند کر لیا تاکہ دونوں لڑکوں میں سے کوئی اندر داخل ہو کر گفتگو میں مخل نہ ہو۔ پھر بڑی شائستگی کا لہجہ اختیار کر کے وہ کہنے لگا "تشریف رکھیے۔ مس میں آپکی صورت دیکھکر بہت ہی خوش ہوا کیونکہ دنیا گناہوں سے بھری ہوئی ہے۔ اور یہاں کسی پاک صورت کو دیکھنا بہت ہی کم نصیب ہوتا ہے... اور ہاں یہ صاحب جو آپ کے ساتھ ہیں مسٹر... مسٹر... افسوس مجھے آپ کا نام معلوم نہیں"

رچرڈ نے کہا "کیا مضائقہ ہے۔ میرے نام سے تمہیں سروکار نہیں۔ تمہارے اور مس ولمٹ کے درمیان سمجھوتہ ہوا تھا۔ کہ وہ ایک دوست کی معیت میں تمہارے ہاں آئے۔ بس میں وہ دوست ہوں۔ اس لئے آؤ ہم معاملہ پر توجہ دیں" یہ کہتے ہوئے ہمارے ہیرو نے پستولوں کی ایک جوڑی جیب سے نکال کر میز پر رکھ دی۔ انہیں دیکھ کر کفنیا عالم اضطراب میں زرد ہو کر پیچھے کو ہٹ گیا۔ اور لکنت آمیز لہجہ میں کہنے لگا۔ "جناب... مس کیتھ... میں... میں امید کرتا ہوں..."

مارکھم کہنے لگا "اس میں خوف زدہ ہونے کی بات نہیں۔ محض ایک ضروری احتیاط ہے۔ میں اور یہ نوجوان لیڈی ہم دونوں ایک اجنبی علاقہ میں آئے ہیں

اور میں ان کاغذات کی خرید کے لئے جن کی نسبت تم کہتے ہو۔ وہ میرے پاس ہیں بہت سا روپیہ ساتھ لایا ہوں۔ اس لئے تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ میرے واسطے کسی طرح کی دغا بازی سے بچنے کی خاطر ہر ممکن احتیاط اختیار کرنا ضروری تھا۔"

کفینیا بولا۔ "لیکن جناب اس پیاری لڑکی مس کیتھرائن نے جس کا چہرہ فرشتوں جیسا ہے یقیناً آپ کو بتادیا ہوگا۔ کہ میں ایک عزت دار آدمی ہوں۔ مسٹر سمڈرس سے ہی میری [illegible] تھی۔ میں کسی سے بددیانتی کرنا بہت ہی برا سمجھتا ہوں۔"

رچرڈ نے تحکمانہ لہجہ میں کہا۔ "اب اس سوال پر بحث کرنا عبث ہے جو کچھ میں نے ایسا [illegible] کے لئے میرے پاس معقول وجوہ ہیں۔ اگر تم کسی قسم کا ضرر پہنچانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ تو اطمینان رکھو۔ تمہیں بھی کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ بتاؤ وہ کاغذات کہاں ہیں؟"

"[illegible]غذات... جناب وہ کاغذات تو... حفاظت سے رکھے ہوئے ہیں۔" مسٹر ہینکس نے پھر بھی لکنت آمیز لہجہ میں ہی جواب دیا۔ "لیکن یہ پستول..."

"اس وقت تک یہیں رہیں گے۔ جب تک کہ معاملہ طے نہ ہو جائے۔" مارکہم نے فقرہ ختم کرتے ہوئے کہا۔ "میں پھر کہتا ہوں کہ میں پوری صفائی سے کام لینا چاہتا ہوں۔" یہ کہتے ہوئے اس نے جیب سے پاکٹ بک نکالی۔ اور اسے کھول کر کفینیا کی پرشوق نگاہوں کے سامنے بینک نوٹوں کی بڑی تعداد پیش کی۔

ہینکس بڑبڑا کر کہنے لگا۔ "بے شک معاملہ کاروباری صورت رکھتا ہے۔ مگر یہ کمبخت پستول... یہ اب بھی مجھے ڈرا رہے ہیں۔ مس کیٹ اور آپ"۔ اس نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جس شخص کی زندگی ایسے حالات میں بسر ہوئی ہو۔ جن میں میں رہتا ہوں۔ وہ دنیا کے غرور و تکبر کے اس قدر نظارے دیکھتا ہے کہ..."

مارکہم نے سختی کے ساتھ قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "ان غیر ضروری باتوں کو جانے دو۔ ورنہ مجھے یہ خیال کرنا پڑے گا۔ کہ تم موقعہ حاصل کرنے کے لئے وقت ضائع کر رہے ہو۔ اور اس میں یقیناً کوئی نیک منشا درپیش نہیں ہو سکتا۔ مختصر طور پر تم میرے اس سوال کا جواب دو۔ کہ تمہارے پاس وہ کاغذات موجود ہیں۔ جن میں اس نوجوان لیڈی کی ولدیت کا ذکر ہے؟"

کفشنے نے کہا "جی ہاں موجود ہیں"۔ اور یہ کہتے ہوئے اس نے ایک سالخوردہ چوبی ڈسک کا ڈھکنا آہستگی سے کھول کر اندر سے بھورے رنگ کے کاغذوں کا پلندا نکالا جس پر موٹی سی رسی بندھی ہوئی تھی۔ اور کئی جگہ مہریں لگی ہوئی تھیں۔

پھر ویسی ہی آہستگی کے ساتھ میز کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے کہا "یہ دستاویز اسی حالت میں مجھے ملی تھی"۔ ایک کرسی پر بیٹھ کر اس نے کاغذوں کا پلندا مارکھم کے حوالے کر دیا۔ اور کہنے لگا "آپ اگر اطمینان کرنا چاہیں۔ تو اسے کھول کر دیکھ سکتے ہیں اس کے لیے میں آپکو دو منٹ کی مہلت دیتا ہوں۔ جو میرے دوست نے جوان کا غذات کا مالک ہے۔ مقرر کی ہے۔ خود میں نے ان کی ایک سطر بھی نہیں پڑھی۔ اور نہ مجھے اس کا علم ہے کہ ان میں لکھا کیا ہے۔ لیکن میرے دوست کا جو بڑا ہوشیار آدمی ہے۔ یہ خیال ہے کہ کاغذات بہت قیمتی ہیں۔ اور اس قیمت پر آپ کو مفت کے بھاؤ ملتے ہیں جس طرح میں بھی اپنے تابوتوں کو قریباً مفت ہی بیچتا ہوں۔۔۔"

بنکس اس قسم کی لغو باتوں میں مصروف تھا۔ کہ مارکھم نے قینچی لے کر کاغذوں کے دونوں کو کاٹ دیا تاکہ اس بنڈل کو کھولا۔ سب سے پہلا خط جو اس کے ہاتھ آیا۔ اس پر یہ پتہ لکھا تھا "بنام بیجا اختیار مسٹر بار کہم مارکہم پلیس"۔

کیتھرائن رچرڈ کے چہرہ کو پوری توجہ سے دیکھ رہی تھی۔ معاً اس نے معلوم کیا کہ اس خط کو ہاتھ میں لیتے ہی رچرڈ نے اس قسم کی حرکت کی۔ جیسے کوئی شخص غیر معمولی تعجب کی حالت میں کیا کرتا ہے۔ اتنے میں رچرڈ نے لفافہ کو چاک کر کے خط کو غیر معمولی تیزی کے سے دیکھنا شروع کیا۔ جوں جوں وہ اسے پڑھتا تھا۔ اس کے چہرہ پر غیر معمولی خوشی اور انتہائی حیرت کے مشترکہ آثار نمودار ہو رہے تھے۔ خط کو پورے طور سے پڑھے بغیر اس نے اسے میز پر ڈال دیا۔ اور چلا کر کہنے لگا "اے فلک تیری نیرنگیاں عجیب اور حیرت خیز ہیں۔ عزیز لڑکی آؤ۔ مجھ سے بغلگیر ہو جاؤ۔ کیونکہ تم تو میری بہن۔۔۔ میری حقیقی بہن ہو"۔

"رچرڈ تمہاری بہن!" نوجوان دوشیزہ نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ اور اس کے بعد بے اختیار بھائی کے سینہ سے لپٹ گئی۔ اس سے برادرانہ محبت سے بغلگیر ہوتے ہوئے رچرڈ نے کہا "ہاں میری بہن۔ کیٹ تم سچ مچ میری بہن ہو۔ لیکن تم اپنی طبیعت کو سکون پذیر کرو۔ ساری کیفیت اس جگہ بیان کرنا غیر ممکن ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ تم میری ہی

بہت ثابت ہوئی ہو۔ اب تمہارا محافظ بننے کے لئے مجھے قدرتی حق حاصل ہے۔ اور میں آئندہ نہ صرف تمہارا محافظ بلکہ شفیق بھائی رہوں گا۔"

کیتھر اُن کی آنکھوں سے اس ناقابل بیان خوشی کے موقعہ پر بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ اور وہ کہنے لگی "رچرڈ یہ فوری ... یہ غیر متوقع خوشی بہت بڑی ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ جسے میں آجتک اپنا محسن سمجھتی تھی۔ وہ حقیقت میں میرا بھائی ہے ..؟"

مارکھم نے جواب دیا "اس میں کچھ بھی شبہ نہیں۔ اور نہ میں اس معاملہ میں شبہ کو دخل کرنا چاہتا ہوں۔ میں خوش ہوں کہ جس سے میں آجتک برادرانہ محبت کرتا تھا۔ وہ سچ مچ بہن ثابت ہوئی ہے۔" یہ کہتے ہوئے اس نے پھر بڑی محبت کے ساتھ کیتھر اُن کو اپنے گلے سے لگایا۔

پھر اُن بولی "آج کا دن مبارک ہے۔ کہ سب سے شریف آدمی میرا بھائی ثابت ہوا! میں ان جذبات راحت کو کس طرح اپنے قابو میں رکھ سکتی ہوں۔ یہ تو ایک خوشگوار اور راحت بخش خواب معلوم ہوتا ہے۔"

"نہیں یہ ایک حقیقت ہے"۔ رچرڈ نے کہا "اور اب ہم پہلے سے بھی زیادہ خوش رہینگے ہمارے متعلقین جو گھر پر ہمارے منتظر ہیں۔ اس خبر کو سنکر کس قدر خوش اور ... زدہ ہونگے۔"

مسٹر ہینکس نے آنکھوں کو گلوبند سے اس انداز سے پونچھتے ہوئے گویا وہ ان واقعات سے بہت متاثر ہوا ہو کہا "مائی لارڈ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ یہ کاغذات آپ کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہونگے۔ مجھے یقین تھا۔ وہ ضرور مفید ثابت ہونگے۔ میرے خیال میں اب مجھے حضور کا نام بھی معلوم ہو گیا ہے۔ میرے لئے اس سے بڑی عزت کیا ہو سکتی ہے۔ کہ آپ جیسا ذی جاہ شہزادہ میرے غریب خانہ میں جہاں ہر طرف تابوت بکھرے ہوئے ہیں۔ قدم رکھے"۔

رچرڈ اس نئے رشتہ کی عجیب و غریب دریافت پر اپنے خیالات میں اتنا محو تھا کہ اس نے کفنئے کے لفظوں پر بالکل توجہ نہ دی۔ اور کہنے لگا "لاؤ اس معاملہ کو ختم کیا جائے کاغذات میرے ہو چکے۔ تم اس پاکٹ بک کو سنبھالو۔ چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔ کہ اس میں پوری رقم موجود ہے"۔

بینکس نے اس قیمتی خزانے کو حریصانہ انداز سے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا "نہیں حضور دیکھنے کی کیا ضرورت ہے - بلاشبہ رقم پوری ہوگی - لیکن چونکہ آپ فرماتے ہیں - اس لئے میں محض کاروباری طریقہ پر اسے دیکھ لیتا ہوں - بے شک نوٹ بالکل ٹھیک ہیں" یہ کہتے اس نے ہر ایک کو جدا جدا کر کے بڑے غور سے دیکھا - پھر کہنے لگا "حضور اس گناہ آلود دنیا میں روپے کے بغیر ہماری حالت کیسی بری ثابت ہو سکتی ہے - ذرا غور فرمایئے ہمارے مرنے پر اگر ہمارے دوستوں اور رشتہ داروں کے پاس عمدہ تابوت خریدنے کو روپیہ نہ ہو - تو ہماری کیا گت بنے - اوہ! اوہ! یہ خیال بڑا ہیبت ناک ہے - اچھا اس میں چار نوٹ پچاس پچاس کے دو سو کے اور ۱۰ دس دس کے ہیں - گویا کل پانسو کے ہوگئے"

یہ کہکر بینکس نے اس بیش قیمت خزانہ کو اپنے ڈسک میں بند کر دیا - اس کے ساتھ ہی رچرڈ اور کیتھرائن اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے - گویا چلنے کو تیار ہیں -

مسٹر بینکس نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "حضور اجازت دیں تو شراب لاؤں - میں حضور کی کچھ بھی خدمت نہیں کر سکا"

"اچھا لے آؤ" یہ کہتے ہوئے مارکہم نے ایک پونڈ میز پر رکھ دیا - کیتھرائن اپنے بھائی کے اس طریق عمل سے بہت متعجب ہوئی لیکن رچرڈ نے اس کی طرف بالکل توجہ نہ دی - بینکس اس عزت افزائی پر بہت خوش ہوا - اور پونڈ اٹھا کر جس کو باقی وہ پہلے ہی اپنا سمجھتا تھا - شراب لانے چلا - مگر جانے سے پیشتر اس نے اس بات کا اطمینان کر لیا - کہ ڈسک کا ڈھکنا اچھی طرح بند ہے - دوکان میں سے گذرا - تو دیکھا کہ بالکل خالی ہے - دونوں صاحبزادے غائب تھے - بڑبڑا کر کہنے لگا "معلوم ہوتا ہے - بدذات کام ختم کئے بغیر ہی کھیلنے چلے گئے ہیں" مگر اس نے غصہ کو ضبط کئے رکھا - اور باہر کا دروازہ کھولکر بازار میں نکلا -

اس کے چلے جانے پر رچرڈ نے پستول اٹھا لئے - اور دبی زبان سے کیتھرائن کو کہنے لگا "بہن ذرا یہیں ٹھیرو - میں ابھی واپس آتا ہوں" یہ کہکر وہ اس دروازہ سے جو مکان کے اندرونی حصہ کی طرف کھلتا تھا - عقبی صحن کی طرف چلا - ایک زینے سے برآمدہ میں سے گذر کر وہ صحن میں داخل ہوا - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس مکان کے ہر حصہ سے پورے طور پر واقف ہے - صحن میں داخل ہو کر اس نے ایک خاص طریق پر سیٹی بجائی

اسے سنکر ایک شخص کٹہر کی کے قریب کونے سے نکلا۔ اور دوڑتا ہوا آگے کو آیا۔ پھر وہ چلاّ کر کہنے لگا۔" اوہ! اوہ! یہ دغابازی ۔۔"

ہارکہم نے آگے بڑھ کر پستول سامنے کیا۔ اور کہا "اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ ورنہ میں فیر کئے دیتا ہوں۔"

"احمق!" شخص مذکور نے چلاّ کر کہا۔ اور اس کے بعد جھلا کر ہمارے ہیرو پر ٹوٹ پڑا۔ مگر رچرڈ نے اوسان بحال رکھے۔ اور اپنے حملہ آور سے اُلجھ کر معاً اسے فرش زمین پر گرا لیا۔ اس جدوجہد میں پستول چل گیا۔ مگر اس سے شخص مذکور کو کوئی ضرر نہ پہنچا۔

عین اس موقعہ پر پولیس کے تین جوان دیوار پھاند کر صحن میں داخل ہوئے۔ اور ان کی مدد سے ہارکہم کے مخالف کو آسانی سے قابو میں لے لیا گیا۔ جس کے بعد اس کی مشکیں کس لینا کچھ زیادہ مشکل کام نہ تھا۔

پولیس کے جوانوں میں سے ایک نے پوچھا۔" حضور کو چوٹ تو نہیں آئی؟"

ہارکہم بولا۔" نہیں۔ ٹخنہ صرف ذرا سی رگڑ لگی ہے۔ مگر اس کا مضائقہ نہیں۔ تم قیدی کو اس طرف لے آؤ۔"

یہ سارا کام رچرڈ کے صحن میں نکلنے کے وقت سے لیکر قیدی سمیت واپس اس کمرہ میں پہنچنے تک صرف دو منٹ کے عرصہ میں ہوگیا تھا۔ وہاں پہنچکر اس نے دیکھا۔ کہ کیتھرائن خوف زدہ ہو کر پیچھے کو لیٹی ہوئی ہے۔ بات یہ تھی کہ پستول کی آواز اور اس کے بعد جو جدوجہد ہوئی اس کی آہٹ نے اسے بہت خائف کر دیا تھا۔ مگر جب اس نے اپنے بھائی کی آواز سنی۔ تو حیرت زدہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اس سے لپٹ کر کہنے لگی۔" رچرڈ تمہیں چوٹ تو نہیں آئی! ۔۔۔ مجھے بتاؤ۔ وہ پستول ۔۔۔"

رچرڈ نے کہا۔" بہن اطمینان رکھو۔ مجھے کسی طرح کی چوٹ نہیں آئی۔ کام میری منشا کے مطابق ہوگیا۔ دیکھو کیٹ آخر کار میں نے اس خوفناک شخص کو حوالہ پولیس کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔"

کیتھرائن نے گھبرا کر اس طرف کو نظر ڈالی۔ جہاں شخص مذکور بندھا کھڑا تھا۔ اور اس نے اس کے خوفناک اور تند چہرہ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا۔ کہ یہ وہی شخص ہے۔ جسے میں نے کاشتکار ہنٹ کی جھونپڑی کے قریب بوڑھی دلال کے ساتھ دیکھا تھا۔ عین

اس وقت دوکان اور اس کمرہ کا درمیانی دروازہ کہلا۔ اور مسٹر ہنیکس شراب کی بوتل ہاتھ میں لئے اندر داخل ہوا۔ مگر جب اس نے کمرہ میں پولیس کے جوانوں اور اپنے دوست اینتھنی ڈکنز کو زیر حراست دیکہا۔ تو حیرت زدہ ہوکر رہ گیا۔ کبھی وہ ایک اور کبھی دوسرے کو اس طریق پر دیکہ رہا تہا۔ گویا اپنے حافظہ پر زور ڈال کر معاملہ کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ پہر جب اس کی نظریں ہنبسڈ کے چہرہ پر پڑیں۔ تو وہ بولا۔ "میں سمجھ گیا۔ میری کتنی بڑی حماقت ہے۔ کہ میں نے اس چال کو پہلے نہ سمجہا۔ جو پولیس کے آدمیوں نے سفید پوش بن کر بچہایا تہا۔ لیکن مجھ سے غلطی یہ ہوئی۔ کہ میں نے سمجہا کوئی عزت دار شخص کرایہ دار بنکر آیا ہے۔ کچھ تعجب نہیں کہ تم نے مکان کا کونہ کونہ خصوصاً اس کا صحن بڑے غور سے دیکہا ہو۔ میں بڑا احمق۔ گدہا اور ناعاقبت اندیش نکلا۔" پہر وہ کسی قدر مذاقیہ لہجہ اختیار کرکے کہنے لگا۔ "لیکن خیر اب آپ لوگ چند قطرے شراب کے تو پی لیں۔ جو میں لایا ہوں۔"

اس کا یہ مذاقیہ لہجہ یقیناً مصنوعی تہا۔ کیونکہ اس کی اپنی زندگی بہی ایسے طریق پر بسر ہوئی تہی۔ کہ اسے اپنی ذات کے متعلق پولیس کی طرف سے اندیشہ نہ ہو۔ مگر اس بارہ میں جلدی ہی اس کا اطمینان کرادیا گیا۔ اور رچرڈ کہنے لگا۔ "تم شراب اپنے پاس ہی رکہو۔ اب اسے دوستوں کے ساتھ پینا تمہاری خوش قسمتی ہے۔ کہ اس شخص کا" اس نے نفرت کے ساتھ ڈکنز کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ "کارکن بننے میں تم سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ جس سے تمہاری اپنی سلامتی خطرہ میں ہو۔ میں دیکہ رہا ہوں۔ تم اپنے ڈسک کی طرف بے چینی کی نظر سے دیکہ رہے ہو۔ مگر اطمینان رکہو تم نے مجھ سے جو روپیہ ان کاغذات کے متعلق جو اس وقت میرے قبضہ میں ہیں نامناسب طریق پر حاصل کیا ہے۔ میں اسے تم سے واپس نہ لوں گا۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اگرچہ میں ان اوسنے خیالات کو پسند نہیں کرتا۔ جن سے کام لے کر تم نے ایسے مقدس راز کو جو ان دستاویزوں میں موجود ہے۔ فروخت کرنا پسند کیا۔ تاہم میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اس بات کا تمہیں حق ضرور حاصل تہا۔ کیونکہ کاغذات تمہارے قبضہ میں تہے۔ سچ پوچہو تو ان کاغذات کی یہ قیمت جو تم نے مجھ سے لی ہے۔ بہت ہی کم ہے۔ تم اگر مجھ سے ان کی قیمت ایک ہزار گنا زیادہ بہی طلب کرتے۔ تو میں سمجہتا۔ میں نے انہیں ارزاں خریدا ہے کیونکہ۔۔ لیکن نہیں تم ان جذبات کو نہیں سمجھ سکتے۔" اس نے اس طرف جہاں کیتھرائن کہڑی تہی

شفقت آمیز نظر ڈال کر کمفنٹ سے کہا۔

خوف اور فکر کی وجہ سے بنیکس کا ہر ایک عضو کانپ رہا تھا۔ وہ کہنے لگا " حضور میں ایک غریب آدمی ہوں۔ اور اپنی روزی باکفایت طریق پر تابوت مہیا کر کے پیدا کرتا ہوں۔ مجھے صاف بیانی کے لئے معاف فرمایا جائے۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرے ہاتھوں سے جو لاش نکلے۔ اسے میرے حق میں ایک تازہ سخنہ سمجھا جا سکتا ہے۔۔۔!!

رچرڈ نے یہ کلمات سنکر حقارت سے بنیکس کی طرف پیٹھ پھیر لی۔ اور نبشٹر سے مخاطب ہو کر کہنے لگا " تم اس شخص کو جو زیر حراست ہے۔ کہاں رکھنا چاہتے ہو؟"

سپاہی نے جواب دیا " لندن بھر میں کوئی حوالات ایسی محفوظ نہیں۔ جہاں اس خوفناک شخص کو رکھا جا سکے۔ مجھے اس کے فرار ہو جانے کا اسی قدر یقین ہے جیسے اس بات کا کہ میرا نام مارس نبشٹ ہے۔ اس لئے میں اسے سیدھا کولڈ باتھ فیلڈس کی حوالات کو لے جاتا ہوں۔ امید ہے اسے ایک رات وہاں بحفاظت رکھا جا سکے گا۔ کل حضور کو مہربانی سے لیمبتھ سٹریٹ کی عدالت میں تشریف لاکر اس کے متعلق شہادت دینا ہوگی "۔

مارکہم نے اس کا وعدہ کیا۔ فوراً ہی ایک کرایہ کی گاڑی طلب کی گئی۔ اور مردہ فروش کو جو گرفتاری کے وقت سے بالکل خاموش تھا۔ مگر ہمارے ہیرو کو کینہ ور نگاہوں سے دیکھتا رہا تھا۔ بحفاظت کولڈ باتھ فیلڈس کی حوالات میں پہنچا یا گیا۔ جہاں رات بھر اس کی اچھی طرح سے نگرانی ہوتی رہی۔

ادھر پرنس کیتھرائن کو لے کر اس گاڑی کی طرف گیا۔ جو ان کے لئے پاس کے بازار میں منتظر تھی۔ چنانچہ اس میں سوار ہو کر یہ لوگ دس بجے کے بعد مارکہم پلیس میں پہنچ گئے

اس تعجب اور خوشی کی کیفیت بیان کرنا لاحاصل ہوگا۔ جو اسابیلا۔ ایلن اور مسٹر منرو کو یہ معلوم کر کے ہوئی۔ کہ کیتھرائن ہمارے ہیرو کی بہن ہے۔ یعنی ایسی بہن جس پر ناجائز ہونے کا داغ نہیں۔ مختصر یہ کہ اس خبر کو سنکر سب کے دل باغ باغ ہو گئے۔ اور ہر شخص کیٹ کو تہ دل سے مبارکباد دینے لگا۔

اس کے بعد رچرڈ نے مردہ فروش کی گرفتاری اور اس تجویز کی کیفیت جس کی بدولت یہ گرفتاری عمل میں لائی گئی تھی۔ مختصر طور پر بیان کی۔ کیونکہ وہ جلد سے جلد ان قیمتی کاغذات کو دیکھنا چاہتا تھا۔ جو اس وقت اس کے قبضہ میں تھے۔ اس نے بیان کیا کہ "مجھے یقین تھا۔ ڈکنز کو بنکس پر کامل اعتماد نہیں ہے۔ اور اس لئے وہ خود اس سودے کی نگرانی کرنا چاہتا ہے۔ اس موقعہ پر اس کی جرمنی نے اس کی دور اندیشی کو بھی زیر کر لیا۔ کل میں نے اپنے خیالات مادسورنبڈسٹ سے جسے میں عرصہ سے جانتا ہوں۔ اور جو ایک وفادار پولیس افسر ہے۔ بیان کئے۔ اور وہ سیدھے کینٹ پر گئے۔ مکان کا ایک حصہ کرایہ پر لینے کے بہانہ سے اس کے مکان کی دیکھ بھال کرنے گیا۔ اس طریق پر اس نے مکان کے ہر حصے سے پورے طور پر واقفیت حاصل کر لی۔ اور ہم دونوں نے مل کر مردہ فروش کو گرفتار کرنے کی تجویز سوچی۔ نتیجہ عین میری امید کے مطابق ہوا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ وہ بدمعاش جس نے دو بار میری زندگی پر وار کیا تھا۔ اور جس کے گناہ اور جرم اسی طرح لاتعداد ہیں۔ جیسے اس کے سر کے بال۔ آخر کار زیر حراست آچکا ہے"۔

اسابیلا اس کیفیت کو سنکر کہنے لگی "پیارے رچرڈ تم نے ناحق اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا"

پرنس نے اسے پیار سے بوسہ دیتے ہوئے کہا "پیاری اسابل مجھے ملامت نہ کرو۔ ایک ایسا فرض تھا جو سوسائٹی اور خود اپنی خاطر سرانجام دینا ضروری تھا لیکن آؤ اب ہم ان کاغذات کو دیکھیں۔ جنکی بدولت ہمیں ایک نہایت عجیب اور خوشگوار راز معلوم ہوا ہے"

اس کے بعد اس خوش و خرم جماعت کے سارے آدمی میز کے گرد بیٹھ گئے۔ اور رچرڈ نے ان مختلف خطوط کو پڑھنا شروع کیا۔ جو ولال کے تحریری بیان کی تصدیق کرنے والے تھے۔ لیکن چونکہ ان خطوط سے اس بیان کی محض تائید ہوتی تھی۔ اور ان سے کوئی نئی بات ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے ہم انہیں درج کرنا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ بیان بجائے خود سارے معاملات کو واضح کر دے گا۔ اور ہم اسے بالتفصیل اگلے باب میں درج کرینگے۔

تیرھویں جلد ختم ہوئی

رینالڈس کے معرکۃ آرا ناول پیری سانڈ کا اردو ترجمہ

باپ کا قاتل

(از منشی شمیم الدین صاحب بلہوری)

کیا یہ بتانیکی حاجت ہے کہ یہ ناول کتنا دلچسپ ہے! کیا اس کا نام ہی نفس مضمون مظہر نہیں ہے!

"باپ اپنے چھوٹے بچہ کو زانو پر بٹھا کر پیار کرتا اور اس کے نرم چمکیلے اور گھومے ہوئے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ یہانتک کہ محبت میں وہ اپنی قابل فخر انسانی حالت کو بھی قطعی فراموش کرکے ننھے بچہ کی دلبستگی کے لئے بالکل مہمل اور بے معنی زبان میں گفتگو کرنے لگتا ہے۔ وہ اپنے بچہ کی خاطر حکایتیں بیان کرتا اور سنجیدگی۔ قائم مزاجی اور دنیاوی فکر سب کچھ اس پر قربان کر دیتا ہے۔ یہانتک کہ اس کے ساتھ اس کی اچھل کود میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور ان سب باتوں کی تہ میں صرف امید اس کے لئے باعث راحت ہوتی ہے۔ کہ میں اپنے بچے کے لئے وافر دولت کما سکوں۔ اسی فکر میں اسکی ساری زندگی بسر ہوتی ہے۔ اور اس کا انعام؟... ہاں اس کا انعام کتنا راحت بخش ہوتا ہے۔ بچہ اسکی آمد کے وقت تبسم زا۔ باغ باغ۔ خوشی سے اچھلتا۔ دروازے کے باہر معلوم قدموں کی آہٹ سنکر دوڑتا اور ننھے بازو پھیلا کر توتلی زبان میں کہتا ہے "ابا جان"۔

"آہ یہی بچہ جوان ہو کر باپ کو قتل کرے!... یہی ننھے ننھے ہاتھ اتنے قوی ہو جائیں۔ کہ اس پر محبت دل میں خنجر بھونک دیں۔ جو ہر وقت اسی کے لئے فکرمند اور مضطرب رہتا تھا! یہی معصوم بچہ بالغ ہو کر دنیا کے ذلیل ترین گناہ کا مرتکب ہوا... ہائے کیا فطرت انسانی اس درجہ قابل نفرین ہو سکتی ہے!" (مصنف کی تمہید سے ماخوذ)

گہرے جذبات سے پر — تخیل اور لفظی تصویر کشی کا بہترین نمونہ

۶ جلدوں میں مکمل قیمت للعہ علاوہ محصولڈاک

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

فرانس کے مشہور عالم ناولسٹ موریس لیبلانک کی بہترین تصانیف کے اردو ترجمے

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے

سراغرسانی — حب وطن — پالیٹکس

ان تینوں کا شاندار مجموعہ انہی ناولوں میں آپ کو نظر آئے گا

انقلاب یورپ

اس مصنف کے بہترین ناول ۸۱۳ کا ترجمہ اتنا پراسرار ناول ہے کہ یقیناً اس سے
آپ نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ اس کے ترجمے اس سے پیشتر یورپ کی تمام ترقی یافتہ زبانوں میں
ہو چکے ہیں۔ دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ اگر آپ پہلا باب پڑھ لیں۔ تو ختم کئے بغیر کھانا پینا اور سونا
بھی حرام ہو جائے۔ غضب کا دلفریب فسانہ۔ سکتہ میں لانے والے نظارے۔ ایسا دلکش
کہ برسوں یاد رہے۔ ایسا پراسرار کہ نیند حرام کر دے قیمت ۱۲؍

شریف بدمعاش

اسی مصنف کے ایک اور لاجواب ناول کنفشنز آف آرسین لوپن کا اردو ترجمہ جس میں
آرسین لوپن کی حیرت خیز عیاریوں کا ذکر نہایت دلکش پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ جس طریق پر اس شخص
نے پبلک کی آنکھوں میں خاک جھونکی۔ فرانسیسی پولیس کے اعلیٰ کارکنوں کو الو بنایا۔ عظیم خطرات
کا مقابلہ کیا۔ اور ہر بار بال بال بچتا رہا۔ اس کا نہایت دلچسپ حال۔ ۱۰۵ صفحہ قیمت ۱۲؍

خونی ہیرا

اسی مصنف کے دلفریب ناول دی اریسٹ آف آرسین لوپن کا اردو ترجمہ۔ اس ناول کو
اس مصنف کے سابق دو افسانوں پر یہ خاص فوقیت حاصل ہے کہ اس میں شہرہ آفاق سراغ
رساں شرلاک ہالمز کا مشہور عالم نیک نہاد چور آرسین لوپن سے مقابلہ ہوتا ہے کس طرح ایک
کی ہشیاری دوسرے کی عیاریوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتی ہے نہایت دلچسپ ہے ۲ حصوں میں قیمت

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

مسٹریز آف لنڈن

سلسلہ ثانی

مکمل اردو ترجمہ ۲۵ جلدوں میں

از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

رینالڈس کے معرکہ آرا ناول مسٹریز آف لنڈن کے دو سلسلے ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیے۔ کہ دو جداگانہ داستانیں ہیں جنہیں اس نام سے شائع کیا گیا ہے۔ سلسلہ ثانی سلسلہ اول سے بلحاظ نفس مضمون بالکل مختلف ہے۔ اس ناول کا ہیرو جدا۔ کیرکٹر الگ اور پلاٹ بالکل علیحدہ ہے مگر دلچسپی اور سحر نگاری کے اعتبار سے یہ سلسلہ ... اگر ممکن سمجھا جائے ... تو سلسلہ اول پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ جہاں سلسلہ اول میں امیر طبقہ کی برائیاں [دکھا]ئی ہیں۔ وہاں اس میں ان کی خوبیوں کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ قابل مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ دولت ہر حال میں انسان کی فطری خوبیوں کو تلف نہیں کر دیتی۔ اور آدمی میں فیاضی اور شرافت کا جوہر موجود ہو اور خدا اسے نیکی کی توفیق دے تو وہ اپنی ثروت کو دنیا کی بہتری کے لئے کیونکر صرف کر سکتا ہے۔ پھر دکھایا ہے کہ امیر اپنے غریب بھائی کی مصیبت میں دستگیری [کرتا] ہے تو وہ غریب ایک ایسے زبردست ایثار کا ثبوت دیتا ہے۔ کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ضمناً اس داستان میں سینکڑوں نئے کیرکٹر شامل کئے گئے ہیں۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ مصنف کے دماغ نے ایک شہر آباد کیا ہے جس کے افراد کی حرکات و سکنات آپ کے لئے غایت درجہ دلچسپی رکھتی ہے۔ ضخامت [illegible] صفحوں سے زیادہ قیمت [illegible] محصولڈاک الگ۔ جدا جدا حصے بھی طلب کئے جا سکتے ہیں۔ ہر حصہ کی قیمت ۱۲/ علاوہ محصولڈاک ہے۔

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

رینالڈس کے مشہور ناولوں کے ترجمے

نام کتاب	نام ترجمہ	نام مترجم	صفحات	قیمت
مسٹریز آف لنڈن (سلسلہ اول)	فسانہ لنڈن (۷ حصے)	منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری	۲۳۴۸	[illegible] ۸/
؍؍ (سلسلہ ثانی)	؍؍ (۲۵ حصے)	؍؍	۲۰۶۴	[illegible] ۱۲/
سیمسٹرس	سوزن عشق	پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سپرو	۵۱۹	[illegible] ۸/
پوپ جان	طلسمات	منشی خلیل الرحمن صاحب	۲۹۸	[illegible]
فاسٹ	فریب حسن	خواجہ اکبر حسین صاحب	۵۵۰	[illegible] ۸/
مے مڈلٹن	شکستہ دل	مسٹر پی۔ ایم کمار	۱۴۶	۱۲/
لیلی یا سٹار آف منگریلیا	فسانہ الہ دین و لیلی	منشی محمد امیر حسن صاحب	۶۲۶	[illegible] ۸/
بروزبیٹیچ	لعبت فرنگ	منشی رام نرائن صاحب	۷۲۴	[illegible] ۸/
مارگرٹ	مارگریٹ	منشی گرجا سہائے صاحب بی۔ اے	۱۴۸	۱۲/
عمر	عمر پاشا (۲ حصے)	منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی	۵۰۳	[illegible] ۸/
سولجرس وائف	سپاہی کی دلہن	ڈاکٹر شمیت صاحب عابد	۱۴۴	[illegible]
روز المبرٹ	روز المبرٹ (۲ حصے)	منشی جے نرائن صاحب درما اثر لکھنوی	۳۵۶	[illegible]
نیکرو منیسر	اسرار (۲ حصے)	منشی صدیق احمد صاحب	۴۶۴	[illegible] ۱۲/
وگیزوی ویروولف	وگیز ونسیڈا	منشی محمد امیر حسن صاحب	۶۲۴	[illegible]
ماسٹر ٹموتھی ہیز ہک گیس	دھوکا یا طلسمی فانوس	منشی سجاد حسین صاحب مرحوم	۳۶۱	[illegible]
کینتھ	پاداش عمل (۵ حصے)	مولوی صدیق حسن صاحب	۱۱۰۰	[illegible] ۱۲/
میری پرائس	سرگذشت (۴ حصے)	منشی نوازش علی صاحب	۱۱۱۶	[illegible] ۸/
الفرڈ	شادکام	منشی امجد حسین خاں صاحب مرحوم	۲۱۰	[illegible]
ینگ ڈچیس	شام جوانی (۲ حصے)	منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی	۶۰۰	[illegible]
فسٹرمین	نیرنگ	سید احمد شاہ صاحب لکھنوی	۹۵	۸/
[illegible] دی جرم	اسرار جرم	منشی احمد الدین صاحب بی۔ اے مرحوم	۲۱۰	[illegible]

کی ہشیا

لال برادرس، پبلشرز رووڈ نولکھا لاہور

[illegible] سٹیم پریس لاہور میں لالہ [illegible] پرنٹر کے اہتمام سے چھپا

بادام	سوجی	گری	چیرو
دو سیر	ادھ سیر	پاؤ	پاؤ

پستہ — پاؤ

[illegible]

۸

[illegible]